دیباچہ — سبب تالیف کتاب

لعلیٰ خلقٍ عظیم المحمود عزیزٌ علیہ ما عنتم حریصٌ علیکم بالمؤمنین رءوفٌ رحیم
رسول الراحة نبی الرحمة ہادی الامة مفتاح الجنة کاشف الکرب العظیم عزّ العرب
المجتنب العفو الولی الحق المبین الکریم شفیع المذنبین انیس الغریبین محبّ
الفقراء والمساکین مرفوع الذکر فی الملئکة المقربین قائد الغرّ المحجلین الی جنات
النعیم وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واصہارہ ومہاجریہ وانصارہ
ومحبیہ واتباعہ السالکین علی منہج القویم اللّٰہم ابلغ روحہ منّا افضل الصلوٰة والتسلیم
وہب لنا بالصلوٰة علیہ دار النعیم والعافیة والمعافاة والاولاد الصالحة والرزق الکریم

اما بعد غریق بحر زخار عصیان و معصیت حریق نار شرربار حرمان و حسرت تر دامن خشک لب ہیچمدان بے ادب
سخت دل درشت خو سئی الخلق تلخ گو رو سیاہ گنہگار تباہ روزگار المستغیث المستجیر الحقیر المذنب البائس الفقیر
محمد ناصر علی غیاث پوری منیری عظیم آبادی ثم الاروی ابن مجاور بارگاہ رحمت الٰہی شیخ حیدر علی
سقی اللہ ثراہ وجعل الجنة مثواہ خدمات بابرکات مین شائقان کلام معجز نظام احمدی و مشتاقان اخلاق
سراپا اشفاق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مژدہ رسان ہی مرحبا گویان ہی کہ جب مینے تالیف صلوات
ناصری سے فراغت پائی دل مین یہ بات سمائی کہ آپ جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
حسن اخلاق کی کچھ روایات کو جمع کیا چاہیے نتیجے مین اسکے ثمر سعادات دارین لیا چاہیے بل نے رفق
و نرمی کلام وہان موسی علیہ السلام کو فقولا لہ قولاً لیناً مین فرعون کے ساتھ نرمی کا حکم آتا ہی یہان
آپ پر واغلظ علیہم مین قریش کے ساتھ گرمی کا حکم آتا ہی اللہ اللہ صبر کس بلے پرے کا تھا اہل قریش
ابتدا مین آپ کو کیسی کیسی اذیتین دیتے آپ پر کیسا کیسا جبر کرتے مگر آپ سب کو سہتے صبر کرتے جسقدر وہ
گرم ہوتے اوسیقدر آپ نرم ہوتے اللہ غنی جنگ احد مین دندان درخشان کو کفار ملاعین نے سنگ
جفا سے توڑا [illegible] بر زبان کرم سے اونکے حق مین دعاے ہدایت کرنے سے موہنہ نہ موڑا اللہ رے حلم

سبب تالیف

دیباچہ

وتحمل جود کے حلقے رخسارہ انور میں گھس گئے ہیں بڑا وسکی ہی تحریر دعائے مغفرت اونکی طرف چشم ہمت
نگاہ کی داستان اللہ یہاں تواضع کا کچھ اور ہی ڈھنگ ہے جس لیکھا ہے ملأ اعلیٰ نے خواب خیال میں بھی
دیکھا ہی خُذِ العَفوَ وَأمُر بِالعُرفِ وَأعرِض عَنِ الجَاهِلِين آپ کے محرمانہ مکارم
اخلاق کا ایک قطرہ ہے حَرِیصٌ عَلَیکُم بِالمُؤمِنِینَ رَؤُفٌ رَحِیم اونکے کلیدار ہر ایہار رحمت
عامہ کا ایک شعبہ ہی جسمے اوس ہمدردی کے ادا حق میں تادیا کر حق تعالیٰ نے بقول وَلَا تَبسُطهَا
كُلَّ البَسطِ اس پر منع کیا قربان ایسی سخاوت کے کسی سائل کے جواب میں ملا اصلا کبھی حرف لا زبان
مبارک پر آیا نہیں لاکھ لاکھ اشرفیاں خیرات کی ہیں اونکی جانب نظر اوٹھا یا نہیں تا سارا اللہ حشم مدود
اوس ملک کی سیر جسم بھی اس حوصلے کی نظر تھی کہ میراث مت میں کوہ سیم و زر کی قدر کا تلے سے بھی کمتر تھی
غرض اسطرح ہر صورت سے جمال بہت اور حسن خلق میں شہر آفاق تھے اوسطرح ہر قسم کی جمال
سیرت اور حسن خلق میں طاق تھے تلا یہ متخلق باخلاق اللہ تھے قلم وحسن اخلاق کے تتابعستار تھے
مگر جوب ظاہر ہی ذا اس سے ہر عالم ماہر ہی کر محمد واحسا لوجود جسطرح ممکن سے ممتنع ہی محال ہی اوسطرح
زبان طوطی لسان بیان حسن خلق خلق میں آپ کے منقطع ہی لال ہی ملأ اعلیٰ کی ادنی بیان صفت میں
آپ کی کچھ چلتی نہیں کسی کی بیان دال گلتی نہیں جسکے خلق کو خود حق جل علا خلق عظیم فرمائے دوسرا کون
ہو جو اسمیں دم مارے حرف بیان زبان پر لائے ترم خوبی کی تعریف میں جسے پروردگار عالم آیت
فَبِمَا رَحمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنتَ لَهُم اوتارے دوسرے کا کیا منہ ہے جو اسمیں ایک بات بھی بولے
ہر اٹھو کر ہیں کھائے لاکھ سر مارے تو اوسے بیری جوانمردی رعث تحاشات کا حال بسکے ساری حد لاکی
سکتا ہی کچھ کسکا زہرہ ہی جو اسمیں لب ہلا سکتا ہی اللہ اللہ بڑے بڑوں کے حوصلے اسمیں تنگ رہے
آ میاں تعریض بلا تک تنہ ہیں بس سکتے دنگ رہے کیسے کیسے ہیں ایک اس ورطے میں ہاتھ پیر نول مارکر رہ گئے
آنسارا ملا اوتتے وقت ملکی کا سہارا ملا پھر بڑوں کی جب یہ کیفیت ہی تو جیسا ابیجا بیان کیا

باحقیقت ہی مگر کیا کیجیے دل فرط حرارت شوق سے موم سا پگھلا جاتا تھا سنبھلتا نہ تھا دن رات یہی
خیال تھا یہی فکر تھی کسی امر مین جی بہلتا نہ تھا کتابون مین متفرق روایات اخلاق کو دیکھ دیکھ جی پھڑکتا
تھا تلملت لذہ خاطر مین شعلۂ شوق جمع کرنے کا اونکے بھڑکتا تھا ہرچند یہ بحر لا ساحل الٰہی کوزے
مین کب سماتا ہی مگر جوش اشتیاق سے بار بار جی مین لہراتی ہی دل پانی ہوا جاتا ہی آخر بمقتضای مالا
یدرک کلہ لا یترک کلہ کے بطور مشتے نمونہ از خروارے و گلے نشانے از گلزارے کے چند
روایتونکو جمع کیا ان اوراق مین ترتیب دیا بقول شخصیکہ چھوٹا مونہہ بڑا نوالا ہی خدا ہی بیڑا پار کرنے والا ہی
بارے بعنایات باری وبتفضلات جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخیر وخوبی اوسکا انجام ہوا
ناصر المحسنین فی اخلاق سید المرسلین اسکا نام ہوا سب روایتین کتب احادیث وسیر سے لکھین ہین
دین ایمان کی باتین ہین کچھ کہانیان نہین ہین بلحاظ طول کے نام کتابونکا لکھا نہین مگر ہان کہین کہین
سبحان اللہ کیسی کیسی روح افزا روایتین ہین ماشاء اللہ کیا کیا دلربا حکایتین ہین جنکے سننے
سے ایمان تازہ ہوتا ہی نور عرفان زیادہ ہوتا ہی صرافان اس علم کے کھری کھوٹی روایتونکو پرکھ لیوینگے
اہل مذاق اسکا مزا چکھ لیوینگے منصفون سے امید ہی کہ جہان بھول چوک ہونے تکلف نہ کرین اصلاح
سے بنائین وا لاخذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل فرمائین اچھے برے کو بھلا برا کب کہتے ہین
عیب کو دامان اغماض سے چھپاتے ہین یا چپ رہتے ہین اب یہ آرزو ہی کہ محنت رائیگان نہ جائے
حق جل وعلی اسے قبول فرمائے زہے قسمت خوشا نصیب کہ اوس دربار عالی مین جناب حضرت رحمت
للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقبول ہو جائے دیکھنے والے نفع پائین کج خلقیان اونکی دفع
ہو جائین جو دیکھے پسند کرے زبان کو طعن وتشنیع سے بند کرے اور اس عاجز قسی القلب سیاہ رو
پہ بھی ذرا پرتو آپ کی خوش اخلاقی کا پڑ جائے نخل سوء خلقی زمین خاطر سے اکھڑ جائے خوش اخلاق
نیک اطوار متواضع سلیم ہو جاؤن حلیم وقیق القلب لین الکلام ہر کس پر رحیم ہو جاؤن خاک سے

۵

ادا ہو گی یوں آپ سے سادگی یوں خاک میں جاؤں ساب التی چھپ جاؤں تسر ہو جاؤں مگر کسی جو
دل سے نقش محبت و غرور حیث ساب تو نہ ہی جاؤں گلے ست سار ستی کی ٹوٹ جائے ہو تو دے
اور تابع رہوں تیرے حبیب صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی سیرت و سنت کا تابع رہوں تیرا ہی محتاج رہوں
حتی کہ مدد رہوں کسی سے میری نظر جھکے نہ سر سعد رہوں اپنی درستی جوئی مدا عمالی کا غیر
حساب میں تا کی ہوں ہمیں لوگ سمجھتے ہیں میں پاکی ہوں پھر کیسے گو سراپا مجرم ہوں گنہگار رہوں
فقط تیری حساب میں اس امر کا خواستگار ہوں کہ مروں تو جانتے ہو موقعہ مرنے کے حساب تیری
تنہا کلا نہاد کی سیر ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برابر یار رحمت ہے تیری دید رہے
رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے زمرے میں داخل ہوں ہمیشہ خوشی سے سعید رہے
اور نور چشم قرة العین ثمرة الفواد لخت جگر محمد یسین کو ادعمر و صلاح و عملا عالما باتقیا فی الدنیا والدین
کو جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہی پتلیوں کی بینائی ہے خوش خو خوش سلیقہ خوش اطوار کریا باقیات صالحات
میں شمار کریا دین عاقل صاحب الشرف و تمیز ہو اتباع شریعت غرا کی اوسے حیاء ہو عمر علم کا عزیز مواخذہ و ما
کی آفات دکن ما ظهر منها وما بطن سے بچائیے رزق حلال سے مت حاجت اوسے یو بچائیے بر الوالدین وکم
حکم اسمیا کا اوسے علامت دیجے زمرہ لا تعبدوا الا اللہ وبالوالدین احسانا میں اوسے داخل کیجیے آ
ست تا دوانی محمد جو میلہ محبت کی سحر ہو گئی تر کا صبح لیل مسی کا سو دہوا عمر سیاں میں بسر ہو گئی اوسکا
تدارک کسے مکافات کسے تیرے حق میں کرے حساب کرے عوض اس میں اوسکی دل سے ہمیں بلع
سے مطلب پہنچے جہاں احت وہاں ثواب پہنچے آمین ثم آمین بحق رحمة للعالمین صلی اللہ
علیہ وسلم الی یوم الدین تنبیہ امام فخر الدین رازی نے تفسیر مفاتیح الغیب میں لکھا ہی
کہ جس ملک میں دو سوین اول یہ کہ ابر سوس مختلف الماہیت ہوتے ہیں جیسا فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ الناس معادن کمعادن الذهب والفضة آدمی سب مثل

کان کے ہین جیسے کان سونے چاندی کی یعنی نقصان و کمال اور کمینے اور کھرے ہوتے ہین
پس آدمی جہانتک جانب پستی نقصان کے ہوگا تو منتہی ہوگا وہ طرف غایت بلادت اور حقارت
اور ذلت اور پلیدی کے اور غالب ہوگی اوسپر شہوت اور غصہ اور محبت مال اور لذات دنیاوی
کی اسیطرح آدمی جہانتک جانب بلندی کمال کے ہوگا تو پہونچیگا وہ طرف غایت قوت اور جلالت
کے قوت نظریہ مین اور قوت عملیہ مین گویا وہ شخص جنس ارواح ملائکہ سے ہوگا پس تابع ہوگا شہوات
کے اور نہ خواہش ہوگی اوسکو غصے کی اور نہ وہ کچھہ محبت رکھیگا مال سے اور نہ جاہ سے دوسرا
یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من عرف سر اللہ فی القدر ہانت علیہ المصائب
جسنے پہچانا اللہ تعالی کا بھید قدر کے بارے مین پس آسان ہوجاینگی اوسپر ساری مصیبتین کیونکہ
وہ شخص جانے گا کہ حوادث ارضیہ سب منسوب ہین طرف اسباب آسمانیہ کے پس جان لے گا کہ حذر
ہرگز نہ دفع کریگا قدر کو یعنی کسی چیز کے پرہیز سے قضاو قدر کی بات ٹلنے والی نہین پس ضرور جب
فوت ہوگا اوسکا کوئی مطلوب تو وہ ہرگز اس سے غمگین نہوگا اور جب حاصل ہوگا اوسکا کچھہ محبوب
تو نہ انس پکڑیگا اوسکے ساتھہ کیونکہ وہ مطلع ہی روحانیات پر جو اشرف ہین ان جسمانیات سے
پس وہ نہ جھگڑیگا کسی سے اہل عالم دنیا مین طلب مین کسی لذات اور طیبات دنیا کے اور نہ وہ غصہ
ہوگا کسی پر فوت ہوجانے سے کسی مطالب کے اور سبب ہوگا آدمی اس طرح کا تو ہوگا وہ بہت ہی اچھا
خلیق بہت بھلی طرح سے صحبت رکھنے والا لوگون کے ساتھہ اور چونکہ نفس مقدس آپکا
غایت جلالت اور کمال مین تھا اور ہر طرح سے آپ اکمل البشر تھے ان صفات کاملہ مین جو موجب
خوش اخلاقی کے ہین اسواسطے آپ اکمل الخلق تھے حسن خلق مین فائدہ دلیل کمال خلق پر
جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی بس ہی کہ خداوند عالم نے قرآن مجید مین آپکے
خلق مبارک کو عظیم کے ساتھہ صفت کیا ہی کہ وانک لعلی خلق عظیم یعنی بالتحقیق آپ کا

دلیل کمال خلق آنحضرت

فائدہ

خلق رب العالمین ہی اسواسطے کہ سب کمالات اور خوبیاں اور معجزات باہرات اور خوارق عادات انبیا
مکارم اخلاق و محاسن صفات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بوجہ اتم وطریق اکمل مجتمع تھے لیکنا
اسکے کہ سب کمالات اور خوبیاں اور خصائل اخلاق حسنہ و مکارم اوصاف سعیدہ واحمدہ اور
برکات انبیا علیہم السلام میں متوزع تھے او ذات میں ہر ایک ہی کے بحسب تقرب اوسکی کے اللہ
ان اخلاق سے ایک ایک حصہ ودیعت رکھا گیا تھا تا آنکہ تمامی صفات کمال واوصاف جلال
ذوات میں جمیع پیغمبران علیہم السلام کے مجتمع ہوگئے تھے پھر خلاق عالم نے حضرت سید الانبیا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو واسطے متخلق ہونے کے ساتھ اخلاق ان سب پیغمبروں کے اور متبع کرنے کے ساتھ
اوصاف کمال ان سب انبیا علیہم السلام کے اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ
فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ یہ وہی لوگ تھے جنکو ہدایت دی اللہ نے سو تو چل اونکی راہ مراد اہل اقتدا سے
اقتدا عرف میں کہ اوسے تقلید کہتے ہیں کیونکہ یہ شایان شان ورتبہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے نہیں اور نہ متابعت شریعت کیونکہ خود شریعت آپ کی ناسخ شرائع ماتقدم تھی پس لامحالہ اس اقتدا کو
اور اقتدا کرنے کے ساتھ صنائع واخلاق اور شمائل حضرات انبیا علیہم السلام کے محمول کیا جاتا ہے
اور بھی حدیث شریف میں آیا ہے کہ اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ میری بعثت اسواسطے
ہوئی ہے کہ عمدہ عمدہ عادات اور بزرگیاں سب پیغمبران گذشتہ کی میں تمام اور پورا کروں اسواسطے
جو جو کمالات اور خصائل اخلاق و مکارم اوصاف اور خوبیاں کہ جدا جدا اور تھوڑا تھوڑا انبیاء
علیہم السلام میں تھیں سو بالکل بمقتضائے اس آیت اور حدیث شریف کے اسطرح پر کہ مزید اسپر
ممکن ہو ہمارے حضرت خاتم الانبیا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں یکجا جمع ہوگئیں اور آپ
ہر طرح سے مستجمع جمیع اوصاف کمال کے ہوکر متخلق باخلاق اللہ ہوگئے حسن خلق وخلق میں
سارے انبیا علیہم السلام کے شاہنشاہ ہوگئے چنانچہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

فصل پہلا

دلیل بر کمال خلق آنحضرت

لِتَقْوِیْ وَاِسْتِغْفَار اور عدل و خلافت و صفوت ملی جیسے آدم اور داود علیہما السلام کو اور تواضع اور ولایت عامہ اور حکومت تامہ ظاہریہ و باطنیہ ملی جیسے سلیمان علیہ السلام کو اور آپ کو حسن نہایت درجہ کا ملا جیسے یوسف علیہ السلام کو اور حلم ملا اور خلت ملی یعنی جانی محبت خدا کے ساتھ جیسے ابراہیم علیہ السلام کو اور آپ کو درجہ اخلاص اور خدا کے ساتھ ہمکلام ہونے کا ملا جیسے موسی علیہ السلام کو اور آپ کو فہم دیا گیا جیسے ادریس علیہ السلام کو اور جود ملا جیسے ہود علیہ السلام کو اور عبادت ملی جیسے صالح علیہ السلام کو اور رتبہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ملا جیسے یحیی علیہ السلام کو اور آپ بڑے عابد تھے جیسے یونس علیہ السلام اور آپ بڑے شکر گذار تھے جیسے نوح علیہ السلام اور آپ بڑے زاہد تھے جیسے عیسی علیہ السلام اور آپ بڑے صابر تھے جیسے ایوب علیہ السلام بلکہ انسے زیادہ اقصا درجہ کمال میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اور کمالات تھے جسطرح دیدار الٰہی اور بے پایہ سر کی خدا کی نزدیکی اور شفاعت کبری اور ولایت اور تصرفات انواع قسم کے اور محبوبیت مطلقہ اور سب کاموں کی آپکے مقبولی اور جہاد کافروں سے اور علم اولین و آخرین کا اور غایت درجے کا عرفان اور فصل خطاب اور حجت شرعی سے جھوٹے کو سچے سے الگ کرنا اور فتوی دینا اور اجتہاد اور احتساب اور قرات اور شہادت سری اور آگے پیچھے سے اور اجالے اندھیرے میں نزدیک و دور کی چیز کو برابر دیکھنا اور جس گلی سے آپ چلتے اوس سے بوئے مشک اوڑتی اور سوا اسکے اور اور کمالات اور خصائص اور صفات کمال اور نعوت جلال کہ آپ اونکے ساتھ منفرد تھے اور شمار اونکا کتب احادیث و سیر میں مذکور ہے ان سب کے ساتھ حق تعالی نے منضم کر کے وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کے ساتھ آپ کو ممدوح فرمایا

اشعار

خلعت خاص خلیلی و برکات آدم	تو ہی داود نغم تو ہی سلیمان خاتم	فکر یحیی ہی تو ذکر زکریا ہر دم
انچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری	شکر یعقوبی و صبر ایوب بہم	حسن یوسف دم عیسی ید بیضا دارے

اور حدیث شریف میں ہے کہ عائشہ صدیقہ رض سے لوگوں نے پوچھا

دلائل کمال خلق آنحضرت
دلیل بر کمال

عادات اورا

فائدہ

کہ خلق آپ کا کیسا تھا کہ اوسے حق تعالی نے مقام مدح میں یاد فرمایا ہے کہ خلق آپ کا قرآن تھا
یعنی جن جن چیزوں کو حق تعالی نے قرآن مجید میں پسند کیا ہے وہ سب چیزیں آپ سے بالطبع
ہوتی تھیں اور جن جن چیزوں کی حق تعالی نے قرآن مجید میں مذمت کی ہے اون سے آپ بالطبع
متنفر ہوتے تھے اور ساتھ اوامر قرآنی کے قیام فرماتے تھے اور نواہی سے اوسکی احتراز
فرماتے تھے اور اوسکے اخلاق و آداب کے ساتھ ایسے کو مؤدب اور متخلق فرماتے تھے شعر
بود ہم بحر حکمت ہم کان ⁂ گوہرش کان خلقه القرآن ⁂ وصف خلق کسیکہ قرآنست ⁂ خلق را
وصف اوچہ امکانست ⁂ اور تفصیل اوسکی تفسیر میں اسطرح لکھی ہے کہ طاعت الٰہی جل و علا میں
بلیغ فرماتے تھے اور خضوع و خشوع تمام جناب قدس جل و علا میں بجا لاتے تھے اور اوسکے
دشمنوں کے ساتھ تشدد کیا کرتے تھے اور اوسکے دوستوں کے ساتھ تذلل اور فروتنی یاد فرماتے تھے اور
اوسکے بندوں کے ساتھ علی العموم مواساۃ فرماتے تھے اور ہمیشہ جی جان سے خیر خواہی خلائق
کی کرتے اور اونکے ایمان و نجات و خلاص پر حریص تھے اور تحمل اذیت پر اونکی اپنی حد طاقت سے
زیادہ کرتے تھے اور اونکی مصلحتوں میں جہاں تک آپ سے ہو سکتا تھا قیام کرتے تھے اور ساتھ حسنت
وارس کے اونکو ارشاد فرماتے اور جاہلوں سے حلم اور کنارہ کشی اختیار کرتے اور سارے مومنوں کے
ساتھ خفض جناح کر کے اونکے سارے میں اونکی کوشش فرماتے اور امام قشیری نے فرمایا کہ ملا
آپ متعرض ہوئے اور عطا سے متصرف ہوئے اور بعضوں نے لکھا ہے کہ خلق عظیم آپ کا یہ تھا کہ
حق تعالی نے آپ کو اس آیت پاک میں تعلیم فرمایا ہے کہ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ
عَنِ الْجَاهِلِينَ اور فی الواقع حالت دعوت الی اللہ اور نصرت حق میں اس سے مشکل کوئی چیز معلوم
نہ اور بعضوں نے لکھا کہ خلق عظیم آپ کا یہ تھا کہ کبھی بظاہر خلق کے ساتھ معاملت اور معاشرت
اور نزول خیال رکھتے تھے اور کبھی باطن حق کے ساتھ مشغول فرماتے تھے یعنی عبادت ذکر حق کی

یعنی خوش خلقی اور یہ بات بھی بہت ہی دشوار ہی اور بعضے کہتے ہین کہ تشمہ آپ کے خلق عظیم کا یہ تھا کہ
واسن معاشرت خلق اللہ کے ساتھ کرتے تھے جسطرح نرمی معاملات مین اور کہنی اچھی باتین
اور المعام طعام اور افشاے سلام اور ہر بیمار کی عیادت کو جانا وہ نیکوکار ہو یا بدکار مسلمان ہو یا کافر
اور مسلمانون کے جنازے کے پیچھے جانا اور رعایت حق جوار کی کرنی خواہ وہ ہمسایہ کافر ہو یا مسلمان
اور دعوت ہر شخص کی قبول کرنی خواہ وہ غلام ہو یا آزاد پس حسن خلق کے بہت ظاہر معنی یہ ہوے
کہ پیروی کرے آدمی اون اون چیزون کی کہ لائے ہین اوسکو ہمارے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی احکام شریعت اور آداب طریقت اور احوال حقیقت **افادہ** بیان ہین بعض بعض فضائل
حسن اخلاق کے **روایت** ہی عایشہ صدیقہ رضی سے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ بالتحقیق اللہ تعالی نرم و مہربان ہی اپنے بندون پر چاہتا ہی کہ بندے باہم نرمی کرین اور دیتا
ہی باہم نرمی کرنے سے وہ چیز کہ نہین دیتا سختی کرنے سے اور مسلم کی ایک روایت مین ہی کہ آپ نے
عایشہ صدیقہ رض کو فرمایا کہ لازم پکڑ تو نرمی کو اور بچ سختی اور بے حیائی سے کیونکہ نرمی نہین ہوتی
کسی چیز مین مگر یہ کہ زینت دے دیتی ہی اوسکو اور نرمی نہین دور کی جاتی کسی چیز سے مگر یہ کہ عیب دار
کردیتی ہی اوسکو اور فرمایا کہ جو کوئی محروم کیا جاوے نرمی سے تو وہ محروم کیا جاوے سب بھلائیون
سے **اور روایت** ہی نواس بن سمعان سے کہا پوچھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
حال نیکی اور گناہ کا پس آپ نے فرمایا نیکی تو خوش خلقی ہی اور گناہ وہ ہی کہ کھٹکے اور تردد کرے
تیرے سینے مین اور برا جانے تو کہ اسپر لوگ مطلع ہو جاوین **شعر** خوبی اخلاق کان دنیا و دین
را لیور ست ✤ با فقیری خوش بود با پادشاہی خوشتر ست ✤ اور فرمایا کہ بتحقیق تم لوگون مین سے
محبوب تر ہمارے نزدیک وہ ہی جو نیک ترین تمھارا ہووے از روی اخلاق کے اور دوسری روایت
مین ہی کہ بہترین تمھارے نیک ترین تمھارے ہین از روی اخلاق کے **شعر** نیکی مردم نہ نکوروی است

نوی بکو مانند بیاری ہے اور فرمایا کہ جسکو دیا گیا نصیبہ نرمی سے تو دیا گیا وہ بھلائی دنیا اور

آخرت کی اور جسکو نصیبہ نرمی کا نہ ملا تو وہ محروم رہا بھلائی سے دنیا و آخرت کی اور فرمایا کہ شرم

رکھنی برے کام سے ایمان سے ہے اور ایمان والے بہشتی ہیں اور بے حیائی بدی سے ہے اور بدکار

دوزخ میں ہیں شعر گر حیا سوی راه تقوی ست ایمان و بے حیائی در بیابان رہست ارتقا مدا

حیاست اور روایت ہے کہ پوچھا لوگوں نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو چیز آدمی کو دی گئی

گئی ہے اوسمیں کونسی چیز بہتر ہے فرمایا اخلاق نیک اور فرمایا کہ داخل ہوگا بہشت میں بہت کر کے

بسبب خو اور فرمایا کہ بالتحقیق بہت بھاری چیز کہ رکھی جاویگی مومن کی ترازو کے اعمال میں

قیامت کے دن خلق نیک ہے اور بالتحقیق اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے فحش بکنے والے بیہودہ گو کو

اور فرمایا کہ مومن پاتا ہے بسبب خلق نیک کے درجہ رات کے بیدار رہنے والا اور روزے رکھنے والا اور

فرمایا تقوی کر تو اللہ کا جہاں پر ہووے تو اور پیچھے کر برائی کے نیکی تاکہ مٹا دے نیکی برائی کو اور معاملہ کر

لوگوں سے ساتھ خلق نیک کے اور فرمایا کیا خبر دوں میں تم لوگوں کو اوس شخص کی کہ حرام

ہو وہ دوزخ پر اور اوس شخص کی کہ حرام ہو دوزخ اوس پر حرام ہے اوپر ہر آہستہ مزاج نرم طبیعت

نزدیک ہونے والے کے لوگوں سے ساتھ مہربانی کرنے کے اوس پر اور وہ نرم ہو کے اور فرمایا

کہ مومن ہوتا نرم جو متابعت ہوتے ہیں جس طرح اونٹ مہار دار اگر کھینچا جاوے کھنچ آوے اور اگر

بٹھلایا جاوے پتھر پر بیٹھ جاوے اور فرمایا جو مسلمان کہ ملتا ہے لوگوں میں اور صبر کرے اونکی ایذا پر

بہتر ہے اوس مسلمان سے کہ نہ ملے لوگوں میں اور نہ صبر کرے اونکی ایذا پر

کلید در گنج مقصود صبر ست		درسه مہلکی که مقصود صبر ست
اساسی که هر کس که مقصود صبر ست		خدا را نکو وجه سامی گردون

اور فرمایا جو شخص کہ روک لے غصے کو حالانکہ قادر ہو اوسکے جاری کرنے پر تو بلاوے گا

اوسکو اللہ تعالیٰ اوپر سرداری کے قیامت کے دن یہاں تک اختیار دے دیگا اوسکو کہ جس حور کو

فصل پانچوین

البغوی ۔۔۔ ہے اور فرمایا حیا شاخ ہی ایمان سے اور فرمایا کہ ہر دین کے لیے ایک ایک خلق یعنی واسطے عمدہ ہوتی ہی اور خلق یعنی صفت عمدہ دین اسلام مین حیا ہی ۔ نظم

دل الہی از وصف حیا می شود		آینہ نور خدا می شود	
در نظر عقل خود آن دیدہ نیست		دیدہ بی شرم پسندیدہ نیست	

اور فرمایا کہ حیا اور ایمان دونون آپسمین اکٹھے ایسے ساتھی ہین کہ اگر ایک ان دونون مین اُٹھایا جاتا ہی تو دوسرا بھی اٹھایا جاتا ہی اور آپ نے معاذ کو یمن کا قاضی کرکے بھیجا تھا اور اونکے بھیجنے کے وقت بہت سی نصیحتین اونھین کین تھین اور وہ سوار تھے اور آپ پا پیادہ اونکے پونہچانے کو گئے پس معاذ کہتے ہین کہ آخری وصیت آپ کی جب مینے پانون رکاب مین رکھا یہ تھی کہ فرمایا آپ نے ای معاذ اچھا کرنا خلق اپنا لوگون کی تعلیم کے لیے اور فرمایا بہترین تمھارے وہ ہین کہ بہت دراز ہی عمر اونکی اور بہت اچھے ہین خلق اونکے اور فرمایا کاملترین مؤمنون کے ایمان مین وہ ہین جو نیک ترین اونکے ہین اخلاق مین اور ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ ایک مرد نے برا کہا ابو بکر رضہ کو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اوسکے برا کہنے سے تعجب کر رہے تھے اور مسکرا رہے تھے جب اوسنے اونکو بہت زیادہ برا کہا تب ابو بکر رضہ نے بعض بات کا اوسکی جواب دیا پس آپ غصہ ہوکر اوٹھہ کھڑے ہوئے ابو بکر رضہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ مجھے برا کہتا تھا آپ بیٹھے تھے پھر جب مینے اوسکی بعض بات کا جواب دیا آپ غصے ہوئے اور اوٹھہ کھڑے ہوئے فرمایا تیرے ساتھ ایک فرشتہ تھا کہ تیری طرف سے اوسکو جواب دیتا تھا پھر جب تونے اوسے جواب دیا تو آپڑا شیطان پھر فرمایا ای ابو بکر یہ سب تینون باتین حق ہین نہین ظلم کیا جاوے کوئی بندہ ساتھ کسی قدر ظلم کے پس چشم پوشی کرے وہ بندہ اوس سے للہ مگر یہ کہ مدد کرتا ہی اللہ اوسکی مدد کرنی قوی اور نہین کھولا کسی نے دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی اوس سے سلوک کرنا ناتے داروں سے مگر یہ کہ زیادہ دیتا ہی اوسکو اللہ سبب اوس دینے کے برکت مال مین اور نہین کھولا کسی نے دروازہ سوال کا کہ چاہتا ہی

۱۳۱ پھر ایک … بعد آپ نے … رحلت فرمائی ۱۲

اوس سے زیادتی مال کی مگر یہ کہ زیادہ کرتا ہی اللہ تعالیٰ بسبب اوسکے کمی کو اور فرمایا جب ارادہ
اللہ تعالیٰ کسی گھر والوں کے ساتھ نرمی مگر یہ کہ نفع دیتا ہی اونکو بسبب اوس نرمی کے اور نہیں ارادہ
کرتا اونکو نرمی سے مگر کہ ضرر پہونچاتا ہی اونکو بسبب اوسکے اور فرمایا پہلوان وہ شخص نہیں ہی کہ پچھاڑے
لوگونکو حقیقت میں پہلوان وہ ہی کہ مالک ہووے اپنے نفس کا غصے کے وقت اور فرمایا کیا خبر دوں میں
تمکو کہ کون لوگ بہشتی ہیں ہر ضعیف کہ حقیر جانیں اوسکو لوگ اگر قسم کھاوے اللہ پر تو اللہ سچا کرتا ہی
اوسکو کیا خبر دوں میں تمکو کہ دوزخی کون لوگ ہیں ہر سخت گو جھگڑالو تکبر کرنے والے اور فرمایا نہ داخل
ہوگا بہشت میں جسکے دل میں ذرے کے برابر کبر ہوگا اور فرمایا حسد بگاڑتا ہی ایمان کو جسطرح
بگاڑ دیتا ہی ایلوا شہد کو اور فرمایا جو شخص کہ تواضع کرے ساتھ لوگوں کے بلند تو بلند کرتا ہی اللہ مرتبہ
اوسکا پس وہ اپنے جی میں حقیر ہے اور لوگوں کی آنکھوں میں بزرگ ہی اور جو تکبر کرے تو پست کرتا ہی
اللہ قدر اوسکی پس وہ لوگوں کی آنکھوں میں چھوٹا ہی اور اپنے جی میں بزرگ ہے حتی کہ وہ خوارتر اور
سکتر ہی لوگوں کے نزدیک کتے یا سور سے اور فرمایا بدخلقی عمل کو اسطرح بگاڑ دیتی ہے جسطرح
سرکہ شہد کو بگاڑ دیتا ہی اور فرمایا جو کوئی چاہے کہ کشادہ کی جاوے اوسکی روزی اور عمر دراز ہو تو
اوسے چاہیے کہ سلوک کرے اپنے ناتے داروں سے اور فرمایا نہیں پھیرتی تقدیر الٰہی کو مگر دعا
اور نہیں بڑھتی عمر مگر نیکی کرنے سے ماں باپ اقربا کے ساتھ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہی
روزی سے بسبب گناہ کے کہ جو کرتا ہی اوسکو اور فرمایا نہیں رحمت کرتا اللہ اوس شخص پر کہ
نہیں رحم کرتا وہ لوگوں پر اور فرمایا مسلمان بھائی ہی مسلمان کا ظلم نکرے مسلمان مسلمان پر اور نہ چھوڑے
اوسکو دشمن کے ہاتھ میں اور جو کوئی ہوتا ہی حاجت روائی میں بھائی مسلمان کی تو ہوتا ہی اللہ تعالیٰ
حاجت روائی میں اوسکی اور جو کوئی دور کرے مسلمان سے کوئی غم تو دور کرتا ہی اللہ تعالیٰ اوس سے
ایک بڑا غم غموں سے دن قیامت کے اور جو کوئی ڈھانپے عیب کسی مسلمان کا تو ڈھانپے گا

بیان صبر و حلم مین

فصل پنجم

ایذا دیگا اوسکو دن قیامت کے اور فرمایا نہین ہی ہمسے جو کہ نہ رحم کرے ہمارے چھوٹون پر
اور نہ عزت نگاہ رکھے ہمارے بڑون کی اور نہ امر کرے ساتھہ نیکی کے اور نہ منع کرے برائی سے
اور فرمایا فاضل ترین اعمال خلق نیک ہی

فصل اول بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلم اور عفو فرمائی کا کفار کی اذیتون پر صبر و شکیبائی کا

یہ صفات اعظم صفات نبوت سے ہین بار نبوت کا کوئی شخص بغیر قوت ان صفات کے اوٹھا نہین سکتا فرمایا حق تعالی نے وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا اور فرمایا حق تعالی نے فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ اور صبر مصدر ساری طاعات اور عبادات اور منبع تمامی خیرات و مبرات کا ہی اور صبر آپ کا ایذا پر کفار وغیرہ کی سب انبیا سے زیادہ اور سخت تر تھا جیسا فرمایا مَا اوذی نبی مثل ما اوذیت نہ ایذا دیا گیا کوئی نبی جیسا مین ایذا دیا گیا اسواسطے کہ حرص آپ کی اسلام پر امت کے زیادہ تھی پس ایذا پانا بھی آپکا اونکے کفر سے بیشتر از بیشتر تھا روایت شفا مین قاضی عیاض رح نے لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ یعنی خو پکڑ معاف کرنا اور کہہ نیک کام کو اور کنارہ کر جاہلون سے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر و تاویل پوچھی جبرئیل نے عرض کی مین حق تعالی سے پوچھ کر عرض کرونگا پھر وہ آپ سے رخصت ہوکے تھوڑی دیر کے بعد حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتحقیق اللہ تعالی حکم کرتا ہی آپ کو کہ صلہ رحم کرین آپ اوسکے ساتھ کہ قطع رحم کرے آپ سے اوسکے ساتھ اچھی بھلی بات بولنے سے اور احسان کرنے سے جیسے ہدیہ بھیجنا اور اوسکی زیارت اور ملاقات کرنی اور اوسکو سلام کہلا بھیجنا اور رحم وسلے یہ کہ دیوین آپ اوس شخص کو

کہ محروم رکھا اوسے آپ کو شرم یہ کہ معاف کردن خطا اس شخص کی کہ اوسنے ستم کیا ہو اوسپر

سراو خدا امیر وفتر اخلاق	کم ماتل ورحت سایہ مگس	نکتہ ورسی او درحت سر لینا
سرکہ سرگشت بد تو تحسین	از صدف یادگیر نکتۂ حلم	ہموکاں کرد مرد سر بخشش

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ کرتے تھے باوجود کثرت ایذا کے تحمل و بردبار فرماتے تھے
اسراف پر جاہل کے مگر حلم پر واجب سلم الیاس اور مدارج النبوۃ اور فتح العزیز میں ہے کہ کہا زید بن سعنہ نے
جو یہودیوں میں بڑا عالم تھا کہ کوئی علامت علامات نبوت سے باقی نہ رہی تھی پہچان لی میں نے جب دیکھا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مگر دو چیزیں باقی رہ گئیں تھیں ایک یہ کہ توریت میں پیغمبر آخر الزمان کی صفت میں
لکھا ہے کہ حلم اوسکا بڑھا ہوا ہوگا اوسکے غصے اور طیش پر دوسرے یہ کہ زیادہ کریگی شدت جہل
اور ایذا رسانی کسی کی اوسپر مگر اوسکے حلم کو پس میں اسکی تاک میں تھا کہ کسطرح اسے مخالطت کرکے ا
غضب حلم کا امتحان دیکھیے آخر خریدے آپ نے مجھسے بہت سے چھوہارے قرض کے طور پر اور اونکی
قیمت کے ادا کے لیے ایک مدت آپ نے معین کر دی لیکن آیا میں اونکے پاس دو تین روز پہلے اوس
مدت معین سے اور تقاضا سخت شدید کرنا شروع کیا دیکھا کہ آپ کہ ذرا بھی اس سے ملال نہیں ہوتا
اور آپ نہیں فرماتے کہ ابھی تو مدت نہیں گذری نہیں تو سخت مجھسے کہ دل تقاضا کرتا ہے آخر
تصنعاً سخت گوئی شروع کی جب میں نے دیکھا کہ یاران آپکے بسبب سے مجلس میں آپکی جمع
ہوگئے تھے اور میں نے زیادہ درشت گوئی اور بد زبانی شروع کی کہ کاش سبب شرم و حیا یاران آپ
کے آپکا کچھ بھی غصہ غلبہ کریگا اور کوئی سخت بات مجھسے کہیں گے مگر آپ ذرا بھی مجھسے گرم
نہیں تا آنکہ یہ کلمہ کہا میں نے آپ کو کہا آپا ادا نہیں کرتے اے محمد مطلب حق خدا کی قسم کہ تم لوگ پسران عبد المطلب
بڑے حیلہ گر ہو ادائے حق میں بہت تاخیر کرتے ہو تمہارے خاندان میں ادائے قرض میں ایسی
ٹال مٹول چلی آتی ہے کہ جس کا قرض ہو اوسے تمہارے خاندان سے قرض لینا آسانی سے وصول نہیں

فصل پہلی — بیان صبر وحلم میں

لِقَوْمِي فَانَّهُمْ یوں میں درشتی کرتا تھا آپ نرمی فرماتے تھے اس بات کو سنکے حضرت عمرؓ کو تاب نرہی

واسطے تجھ کو دی اور کہا ای دشمن خدا کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کیا کہتا ہی کیا کہیے اگر

خوف نافرمانی کا اونکی نہوتا تو تلوار سے تیرا سر میں اتار ڈالتا آپ نے عمر کیطرف آہستگی اور آرام سے

دیکھا اور مسکرانے لگے پھر فرمایا ای عمر مجکو تمسے یہ امید تھی تمہیں چاہیے تھا کہ مجھسے حسن ادا کے حق کے

لیے کہتے اور اوسکو اک حسن صلاحیت کے ساتھہ تقاضا کرنے کو امر کرتے اوسکو زجر نچاہیے تھا یہ کیا

بات ہی جو اوسکو کہتے ہو عمرؓ نے شرماکے فرمایا یا رسول اللہ اب اس سے زیادہ مجکو صبر نہیں یعنی حکم ہو جائے

کہ قرض اسکا ادا کردوں فرمایا جاؤ اوسکا حق بجوبی ادا کردو اور بیس صاع عوض اس جھگڑنے کے اوس

زیادہ اوسکے حق سے دو پس عمرؓ نے ایسا ہی کیا پھر مینے کہا ای عمرؓ سب علامتیں نبوت کی روے

محمد میں مینے پہچان لیں تہیں فقط مجھے ان دو صفت کا امتحان منظور تھا سو ویسا ہی پایا اب تم

گواہ رہو میں ایمان لایا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور بھی اس بات کے

گواہ رہو کہ یہ سب چھوہارے اور آدھا مال ہمارا فقراے مسلمین کے واسطے ہی اور پھر سب میرے گھر والے

بھی مسلمان ہو گئے سواے ایک بوڈھے شقی کے روایت کہا عایشہؓ نے کہ بدلا نہ لیا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص سے از جہت نفس اپنے کے مگر اگر کرتا کوئی شخص وہ چیز جو حرام کیا ہے

اوسکو حق تعالی نے پس بدلا لیتے آپ اوس سے بسبد نظم

واعیہ نفس ہیچ بنمود درو		
ترک جہان کار ہنر اوار تر	کار کز اخلاص نشد بہرہ ور	معنی اخلاص نماند درو

اور نہ مارا آپ نے اپنے ہاتھہ سے کسی عورت کو نہ لونڈی غلام کو نہ اور کسی آدمی کو کبھی مگر جہاد میں

کذا فی الشفا اور نہ قتل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھہ سے کسیکو کبھی سواے ابی بن خلف

کے وجاء اشد الناس عذابا من قتله نبي اور صحیح مسلم میں ہے اشتد غضب الله عزوجل

علی رجل یقتله رسول الله في سبيل الله بڑا گناہ ہوا اللہ عزوجل کا اوپر جسکو رسول اللہ

فصل پہلی

بیان کمال خلق آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا ہو اور میں کیونکہ انبیا علیہم السلام بڑے رحیم اور رقیق القلب ہوا کرتے ہیں اوپر
عباد اللہ کے نہیں قتل کرتے کسی کو مگر اوسکو جو بڑا کٹا کافر ہو خصوصاً ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہ ماں باپ سے بھی زیادہ رحیم اور شفیق تھے عباد اللہ پر روایت ہے انس سے کہ جب ٹوٹے
یعنی چاروں دانت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کے کافروں سے اور جنگ احد میں ستر صحابہ
شہید کیے اور سر شریف زخمی ہوا اور چہرہ انور پر خون بہا کہ جاری ہوا اس کا بہت شاق ہوا صحابہ
پر سو صحابہ بملاحظہ اس حالت کے عرض کرنے لگے کاش کے دعاے بد کرتے آپ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ان کفار پر کہ یہ سب ہلاک ہو جاتے اس واسطے کہ ان کے ظلم و ستم اور سرکشی اور زیادتی کی حد سے
گذر گئیں آپ نے فرمایا میں لعنت اور بد دعا کرنے کو مبعوث نہیں ہوا ہوں بلکہ سب کو اللہ کی طرف
بلانے کو مبعوث ہوا ہوں اور سب کے واسطے رحمت ہوں پھر فرمایا اللھم اھد قومی فانھم
لا یعلمون اور روایت ہے اللھم اغفر لھم اے اللہ ہدایت اور بخش دے میری قوم کو سو
سب طریق حق کا نہیں جانتے اور آپ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نہیں پہچانتے اور روایت
ہے کہ کہا عمر نے ماں باپ میرے قربان ہوں آپ پر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ سے بد دعا کی
نوح علیہ السلام نے اپنی قوم پر یوں کہا رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا اور نہ
چھوڑ زمین پر کافروں کا ایک گھر بسنے والا سو اگر آپ بھی اسی طرح ہم سب پر بد دعا کرتے تو ہم سب کے سب
ہلاک ہو جاتے سو البتہ پامال کی گئی پشت مبارک آپ کی اور زخمی ہوا چہرہ منور آپ کا اور مجروح ہوا
رخسارہ انور اور آپ کا خود گھس گئے دونوں حلقے خود کے اوسمیں پس نکالا دونوں حلقوں کو ابو عبیدہ
بن الجراح نے اپنے دانتوں سے پہلے ایک حلقہ پر دانتوں کو جما کے نکالا ساتھ شدت زور کے
ایک دانت اوسکا ٹوٹ گیا پھر دوسرے حلقے پر اسی طرح زور کر کے نکالا دوسرا دانت بھی اوسکا ٹوٹ گیا
اور ٹوٹ کے گر گئے دانت مبارک آپ کے مگر بد دعا نہ کی آپ نے اونکی شان میں بلکہ فرمایا اللھم اغ

لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو غور کرنیکا مقام ہی کہ حضرت سید
ولد آدم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا بڑا عمدہ خلق عظیم تھا اور اس امت پر کیسا احسان اور لطف
عمیم تھا اور آپ کیسے بڑے صابر اور حلیم اور کریم النفس تھے کہ باوجودیکہ کفار نابکار نے آپ کو اتنا دکھ دیا
کہ کوئی ارذل واذل الناس بھی اوسکو تحمل نکر سکے اور آپ نے کہ اعز الناس نفسا واشرفہم واعلاہم حسبا
ونسبا تھے سب کچھ برداشت کیا اور اسپر صبر کیا خون چہرۂ تابان سے بہتا تھا اور آپ چادر مبارک سے
اوسے صاف کرتے تھے اسطرح پر کہ ایسا نہو کہ ایک قطرہ لہو زمین پر گرے اور فرماتے تھے کہ اگر ذرا بھی
یہ خون زمین پر گرے تو ابھی آسمان سے اہل زمین پر عذاب نازل ہو اور فرماتے تھے کسطرح رہائی پاوینگے
وہ لوگ جو اپنے پیغمبر کے ساتھ ایسا کرتے ہین حالانکہ وہ اونکو حق کیطرف بلاتا ہی اور آپ نے مجرد صبر اور عفو پر
اکتفا نفرمایا بلکہ شفقت اور رحم کیا اون پر اور دعا اور شفاعت کی اونکے واسطے کہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
وَاهْدِ پھر اونکی نسبت کی اپنی طرف اور فرمایا لِقَوْمِي یعنی خداوندا بخشدے یہ خطا میری قوم کی اور ہدایت کر
اونکو پھر عذر کیا اونکی طرف سے اونکی نادانی کا اور فرمایا فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ پھر جب صحابہ پر یہ امر
شاق گذرا بعضون نے عرض کی کاشکے آپ بددعا کرتے ان پر تو یہ سب ہلاک ہو جاتے اور اپنے
فعل بد کی سزا پاتے فرمایا مین لعنت کرنے کو مبعوث نہین ہوا ہون وَلٰكِنِّي بُعِثْتُ دَاعِيًا وَرَحْمَةً
لِلْعَالَمِينَ بلکہ مین لوگونکو راہ حق کیطرف بلانے والا اور رحمت ہون تمام عالم کے لیے اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ قَدْرَ خُلُقِهٖ وَجَمَالِهٖ روایت مدارج النبوۃ مین ہی
کہ جب خسارۂ انور سے خون جاری ہوا مالک ابن سنان پدر ابوسعید خدری نے اپنا مونہہ لگا کر چوسا
لوگون نے کہا خون مونہہ سے گرا دو مالک نے کہا نہین واللہ ہرگز مونہہ سے نہ گراونگا خون پاک
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاک پر پس گھونٹ گئے مالک اوسے آپ نے فرمایا جو چاہے کہ دیکھے طرف
کسی ایک مرد بہشتی کے تو چاہیے کہ دیکھے طرف اس مرد کے اور ابوسعید خدری کہتے ہین کہ جب حلقے

فصل پہلی

خود کے کھینچنے کے خون رخسارہ انور سے آپ کے بہنے لگا میرے باپ مالک بن سنان ایمان لائے اون
زخم پر جھک کر چوسنے لگے اور لہو کو گھونٹ گھونٹ پیتے تھے لوگوں نے کہا اے مالک تو خون پیتا ہے کہا
ہاں خون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب تبرک کے پیتا ہوں آپ نے فرمایا جو دوست رکھے دیکھنا
طرف اوس شخص کے کہ باہم ملا ہوا ہو اوسکا میرے خون کے ساتھ تو مالک بن سنان کو دیکھے اور
جسکے خون کے ساتھ میرا خون ملا ہے ہرگز نہ پاسکے گی اوسکو آتش دوزخ کی روایت ہے کہ جب لب
و دندان مبارک حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خون آلودہ ہوئے دندان مبارک کو اون
ساتھان اس جلن کے جبرئیل آئے تیر اقبال پر اپنے لے لیا و عرض کی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سوگند جلال او قدرت الٰہی کی کہ اگر ایک قطرہ خون اس خون سے زمین پر ٹپکے تو بالقیام قیامت
زمین سے ایک گھاس نہ جمے گی بلکہ فرمان حضرت جلال احدیت جل ذکرہ کا مجھے ایسا ہوا ہے کہ قطرہ
خون لب مبارک کو آسمان پر لے جنت میں لیجاؤں تا گلگونہ رخسارہ حور عین ہو گا کأنهن الیاقوت
والمرجان اور روایت ہے کہ جب آپ نے گوہر دندان درخشان کو دست مبارک میں لیا جبرئیل
امین آئے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دندان شکستہ کو آپ مجھے عنایت فرمائیں تا اسکی برکت سے
میں عصمت الٰہی کے امان پاؤں آپ نے فرمایا یا روح اللہ القدس محمد نے دندان شکستہ کو اپنے
شکستہ دلان آخر الزمان کے واسطے نگاہ رکھتا ہے تا کہ اگر کل قیامت کے دن حضرت جلال احدیت
جل ذکرہ مجھے خطاب فرماوے کہ یا محمد بسبب تیری امت کے فرمان توڑے تیں بھی عرض کروں
خداوندا امت گنہگار نے فرمان تیرے بھی دندان کو میرے توڑے پر بخشدے گناہ اون دندان شکستوں کے
معاف کیجئیں تو خداوند کا پیدا کرنے والا ہی اون فرمان شکنوں کے گناہ معاف کر دے روایت
ہے کہ عائشہ صدیقہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی دن
آپ پر سخت تر احد کے دن سے بھی گذرا ہے کہ اوس دن عزیزان اور کسوں کو آپ کے [illegible]

شہید کیا اور دندان مبارک کو پتھر سے زخمی کیا فرمایا ہان وہ دن کہ مینے اوسمین اذیتین پائین مین
قریش سے کہ مین اونکی جماعت کے پاس گیا تا شاید وہ لوگ ہمارے ساتھہ ایمان لائین اور ابلاغ رسالت پر
میری مدد کرین ان لوگون نے میری تصدیق نکی بلکہ مجھے اذیتین دین اور مجھے پتھرون سے مارا تا آنکہ
ایڑی میری لہولہان ہوگئی جب کسی نے میری بات قبول نکی وہانسے مین پھرا وہ دن بڑا گرم تھا مین
ایک گوشے مین اوداس اور شکستہ خاطر جا بیٹھا اور حق تعالی سے مناجات کرنے لگا کہ خداوندا تیری
راہ مین جو کچھہ اذیت مجھے پہونچتی ہی مین اوس سے خوش ہون مگر تو دیکھتا ہی کہ تیری رضا کے لیے کیسی
کیسی اذیتین برداشت کرتا ہون عجز و بیچارگی میری تو خوب جانتا ہی اور مدد میری تو کرسکتا ہی جبرئیل
علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق جل و علا بعد سلام کے فرماتا ہی کہ ایک فرشتہ موکل ہی
پہاڑون کے اوپر اوسے تابع تمہارے کیا کہ تم جو کہو گے وہ فورًا اوسکو بجا لائے آخر وہ فرشتہ آپکے
پاس حاضر ہوا اور بعد سلام کے اوسنے عرض کی یا محمد صلی اللہ وسلم مجھے حکم ہوا ہی کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائین تو یہ دونون پہاڑ جو مکے مین ہین درہم برہم کردون اور سارے شہر مکے کو زمین مین دھسا
دون تا مکے اور مکے والونکا نام و نشان کچھہ نرہے مصلحت آپ کی کیا ہی یا رسول اللہ جو ارشاد ہو بجا لاؤن
آپ نے فرمایا کہ مین اسلیے نہین آیا ہون کہ سبب ہلاکت خلق کا ہوون لَعَلَّ اللّٰہُ یُخْرِجُ مِنْ اَصْلَابِھِمْ
مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰہَ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ شاید حق تعالی ان لوگون کی نسل سے اون لوگونکو پیدا کرے
کہ اللہ تعالی کو یگانگی کے ساتھہ پرستش کرین اور اوسے ایک کہین روایت ہی کہ عروہ بن زبیر نے عبد اللہ
بن عمر سے پوچھا کہ جو کچھہ ایذائین اہل قریش کی بہ نسبت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تمنے دیکھین
ہین تمہ اونکا بیان کرو کہا ایک دن اشراف قریش حجر مین بیٹھے ہوئے تھے تذکرہ آپکا درمیان آیا لوگون
نے کہا کسی ہواقعے مین ہمنے استقدر تحمل نہین کیا جیسا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے مین کہ اونسے ہمین
اذیتین پہونچین وہ ہم لوگ کو سفہی کہتے ہین اور میرے آباء و اجداد کو دشنام دیتے ہین اور میرے معبودونکو

جانور عظیم الجثہ جو دریا مین کہ تمامی جانوران دریائی پر غالب ہوتا ہی اور منقول ہی کہ قریش لقب فہر بن مالک کا جو اجداد سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین معتبر ہوا غیاث اللغات

فصل پہلی

اور دین کو برا کہتے ہیں ہم لوگ بیکار نے سہتے ہیں اور انکو کچھ عمل کہتے ہیں ... ایسی بات چیت
میں تھے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکے اور طواف خانہ کعبہ میں مشغول ہوئے جب اوس
سے آپ سے اوس نکلے اور اسقدر
طواف کرکے آپ کھڑے ہوئے ... [illegible]
کروگے تو قتل کریوں کے تمہیں میں ذبح کرونگا ہر ایک یہ سمجھا کہ میری گردن پر تلوار ہے مگر ... پھر جاؤ
بات کو سکے کاٹنے لگے اور اونکے دم سرد ہوگئے پھر آپ کے ساتھ چاپلوسی کرنے لگے
اور کہنے لگے یا ابا القاسم ہم اپنے کام میں مشغول ہو آیا دوسرے دن طواف کرکے کھڑے ہوئے دوسرے
دن پھر وے سب ہاں جمع ہوئے اور کہنے لگے اوس وقت تو محمد کی ایسی باتیں سب لیں اور کسطرح اوسکا
جواب دے سکے اگر ایسی باتوں کو پائیں گے تو بات کا بدلا کرینگے وے یہی قول کہتے تھے کہ ناگہاں
آپ تشریف لائے اور طواف کرنے لگے اون سب نے اکبارگی آپ پر حملہ اور ہجوم کیا اور کہنے لگے
تو ہی ہے اور ہمارے بتوں کو برا کہتا ہے فرمایا ہاں کہا ہے اور کہتا ہوں آخر عقبہ بن ابی معیط ملعون نے
آپ کی ردائے مبارک کو آپ کی گردن مبارک سے لپیٹا حتی کہ سانس کا آنا جانا آپ پر
تنگ ہوگیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فریاد کی اور رونے لگے کہ تم لوگ اوسکو مارتے ہو جو کہتا ہے کہ پروردگار
ہمارا اللہ ہے اور اپنے رب کے پاس سے آیات بینات لایا ہے لوگوں نے ہاتھ آپ سے روکے اور
ابوبکر کے ساتھ جھگڑے اور اسقدر اونکو دوسروں کی کہ بیہوش ہوگئے آخر بنو تمیم اونکی قوم اونکی
آئی اور اونکو کفار نابکار کے دست تعدی سے خلاص کرکے گھر لے گئے روایت عبداللہ بن مسعود
کہتے ہیں کہ کبھی میں نے بد دعا آپ سے قریش کے حق میں نہ سنی تھی مگر اوس دن کہ آپ سر دیکھتے کعبے
نماز پڑھ رہے تھے اور ابوجہل لعین گروہ قریش کے ساتھ اپنی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اور اوسکے
آس پاس کسی نے ایک اونٹ ذبح کیا تھا اور بچہ دان اسکا پڑا ہوا تھا ابوجہل ملعون نے کہا

کوئی ایسا ہی کہ اس مشیمہ کو لاوے اور گوبر کے ساتھ اوٹھا کے سجدے کے وقت درمیان دونوں مونڈھوں
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رکھدے سب سے بدبخت ترین اوس قوم عقبہ بن ابی معیط نے اس امر ناپسندیدہ کے ساتھ
دلیری کی اور آپ نے سجدے میں توقف کیا پھر وے بتا شت تمام ہنستے تھے کہ مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر
پر گرتے تھے ابن مسعود کہتے ہیں میں دور سے دیکھتا تھا وہ سب ہنستے تھے اور میں کھڑا تھا اور
مشرکون کے ڈر سے دم مار نہ سکتا تھا گویا مجھے سکتا تھا آخر ایک شخص نے فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو خبر کی
وہ آئیں اور اوس مشیمہ کو پشت اطہر سے جدا کر دیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تین مرتبہ فرمایا اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ
بِقُرَیْشٍ بعد اس اجمال کے تفصیل بعض ان اشقیا کی کر کے فرمایا اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِاَبِیْ جَھْلٍ وَعُتْبَۃَ
بْنِ رَبِیْعَۃَ وَشَیْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَالْوَلِیْدِ بْنِ عُتْبَۃَ وَعُقْبَۃَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ
وَاُمَیَّۃَ بْنِ خَلَفٍ وَعُمَارَۃَ بْنِ الْوَلِیْدِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ ابن مسعود کہتے ہیں خدا کی
قسم کہ بالکل ان جماعت کو میں نے بدر کی لڑائی میں پڑا ہوا دیکھا کہ زمین پر ان سب کو گھسیٹ گھسیٹ کر کوئیں
میں ڈالے ہیں مگر امیہ بن خلف کا جوڑ جوڑ لوگوں نے جدا کر دیا تھا اور عمارہ بن ولید کو پیچھے اور بری طرح
سے مار کر جہنم واصل کیا تھا روایت ہے کہ جب ابوجہل ملعون نے دیکھا کہ دین آپ کا روز بروز ترقی
پر ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسیطرح اپنے دین اسلام سے پھر نہیں سکتے تنہا دل نے آپ کے قتل پر
کمر چست باندھی اور قسم کھائی کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے اندر سجدے میں ہونگے ایک بڑا
بھاری پتھر اٹھا کر اونکے سر پر مارونگا اور اپنے کو اور اپنی قوم کو اونکے غصے سے چھڑا دونگا کہ
مجھے اونکے قتل ہونے کے بعد قتل کر ڈالیں غرض حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میان رکن یمانی
اور حجر اسود کے نماز میں مشغول تھے جب سجدے میں گئے ابوجہل ملعون تو آپ کی گھات ہی میں تھا
اور سارے قریش بھی دور سے اس تاک میں تھے کہ دیکھیے ابوجہل کسطرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
لڑتا ہے آخر اوسنے فرصت غنیمت جانی ایک پتھر اٹھا کر چاہا کہ آپ پر پھینکے فوراً دونوں ہاتھ اوسکے

بیان صبر و حلم میں

فصل پہلی

سو کھم گئے اور وہ پتھر اسکے ہاتھ سے گر پڑا اور رنگ اوسکا متغیر ہو گیا تھر تھر کانپنے لگا چہرہ زرد ہو گیا
آخر پیچھے کو ہٹا کہ اہل قریش اوسکو اسطرح بھاگتا دیکھکے اسکی طرف دوڑے پوچھنے لگے تجھے کیا ہوا کہا جب
میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا کہ پتھر انھیں ماروں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اتنا بڑا اونٹ [illegible]
مونہہ کھولے ہوئے میرے کھانے کو دوڑا چلا آتا ہے میں ڈرا میری شکل بگڑ گئی پیچھے کے جانب ہٹا
اور لکھا ہے کہ وہ پتھر اوس سنگدل کے ہاتھ میں اسطرح چپٹ گیا کہ ہر چند اوسے چاہا چھٹا نہیں گھبرایا
آخر کوئی بات سوائے زاری و تضرع کے اوسے بن پڑی [illegible] حضور حلیم حضور کی
خدمت میں حاضر ہو کر دست بدعا ہوا کہ آپ میرے حق میں دعا کریں آپ نے ایسے کمال حلم و رحمت کا
سے دعا کی اس ملعون نے اوس بلا سے نجات پائی مگر بہانے پھر اوسیطرح آپ کی ایذا رسانی میں دست درازی
کرنے لگا حضرت فرشتہ کی آپ نے بشارت دی فرمایا وہ جبرئیل تھے اگر ابو جہل میرے نزدیک آتا تو وہ اوسے
ہلاک کر ڈالتا روایت ہے کہ ام جمیل عورت ابولہب کی ہمسائگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
گھر رہتی تھی اور دن بھر بوجھ کانٹوں کے اور دستے لکڑی کے جمع کرتی اور رات کو گھر لاتی اور کانٹے
تمامی سر اوپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی جس راہ سے آپ نماز پڑھنے کو جاتے تھے گرا دیتی تاکہ کوئی
کانٹا آپ کے دامن اقدس یا قدم مبارک میں گڑے مگر آپ جب نماز کو جاتے تو کانٹوں کو راہ سے چن چنکے
کنارے کر دیتے تا اور کسی کے پاؤں میں نہ گڑ جاوے اور آپ ایسے کمال حلم و تحمل و صبر سے لطف و
رفق و ملایمت سے فقط اسقدر فرماتے کہ یہ کسطرح کی ہمسائگی ہے جو لوگ میرے ساتھ کیا کرتے ہیں آخر
اسیطرح ایکدن وہ عورت ملعونہ پشتارا کانٹے کا اپنی پیٹھ کے اوپر رکھے ہوئے اپنے گھر آتی تھی اور رسی اوس
پشتارے کی اوسکے گلے میں تھی جیسا بار عرب کا دستور ہے راہ میں ماندی ہو گئی اوس پشتارے کو
ایک پتھر کے اوپر رکھا کہ ذرا کچھ آرام لے لیوے ایک فرشتے کو حکم ہوا تا اوسنے اوس پشتارے کو اوسکے
پس پشت پتھر سے گرا دیا رسی اوسکے گلے میں تھی گلا اوسکا گھٹ گیا اوسیوقت [illegible] ہو کے

۲۴

نازل ہوئی ہے حق تعالی نے اوسکی اور اوسکے شوہر ابولہب کی شان مین سورہ تبت یدا اوتاری

روایت ہے عاص بن وائل آپ کے ساتھ تمسخر کیا کرتا تھا اور گالیان دیتا تھا ایک دن جناب ابن الارت کا کچھ دین وے اوسکے تھا انھون نے اوس سے تقاضا کیا اوس ملعون نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسین وعدہ نہین دیتے ہین کہ کل تم بہشتی ہوگے وہان جو چاہوگے پاؤگے انھون نے فرمایا البتہ ہان عاص نے کہا جب ایسا ہی ہے تو تھوڑے دن اور صبر کرو کل بہشت ہی مین تمھارا قرض ہم ادا کر دینگے کیونکہ جب تم کو خداوند جل و علا بہشت مین لیجائیگا تو مین کچھ تم سے کمتر نہین ہون مجھے بھی لیجائیگا حق تعالی نے اوسکے بارے مین یہ آیت اوتاری اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَیْبَ تا فردا

روایت ہے کہ ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط ان دونون سے باہم بڑی دوستی تھی اور آپ کے ساتھ دونون عداوت جانی رکھتے تھے ایک دن عقبہ آپ کے پاس آیا تھا اور آپکا کلام دلپذیر سنتا تھا جب ابی معیط ملعون کے پاس گیا یہ ملعون عقبہ سے بہت رنج اور اوسپر بہت غصہ ہوا اور کہنے لگا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیون گیا اور بات اونکی کیون تو نے سنی اب مین ہرگز تیرا مونہہ نہ دیکھونگا اور تجھسے کچھ بات چیت نکرونگا اور تیرے ساتھ نشست و برخاست موقوف کر دونگا اور اسپر قسمین کھائین عقبہ ہر چند آپ کے دین متین سے تبرا کرتا تھا دو مانتا تھا در آخر اوسنے کہا کہ خیر اگر تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اپنا تھوک پھینکے تو مین تجھسے صلح کرون پھر اوس بدبخت نے پاس خاطر اوس ملعون کے تھوک اپنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ڈالا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غایت حلم و مروت سے اوسکے حق مین بددعا نکی صبر و سکوت فرمایا پروردگار عالم نے آپکی طرف سے اوسکے بارے مین یہ آیت اوتاری وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَاءَنِیْ

روایت بخاری نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے

کہ درمیان اسکے کہ وہ چلا جاتا تھا ساتھ ساتھ جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت
پھرنے آپ کے حنین کی لڑائی سے پس آپ کے ساتھ چمٹے اعرابی آور اموال غنیمت حنین کے آپ سے
مانگنے لگے حتی کہ مانگتے مانگتے لے گئے آپ کو طرف درخت سول کے پس اوچک لی سول نے چادر مبارک
کو آپ کی یعنی اٹک گئی چادر مبارک اوسمیں پس ٹھہر گئے آپ اور فرمایا میری چادر دے دو سو اگر ہوتے
میرے پاس چارپائے بقدر گنتی ان خار دار درختوں کے جو اس جنگل میں بہت ہیں تو البتہ تقسیم کر دیتا
میں اونکو درمیان تمہارے پھر پاتے تم مجکو بخیل اور نہ جھوٹا اور ڈرنے والا اقرو یعنی سے روایت
امام مستغفری نے دلائل النبوۃ میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کی کہ میں خدمت میں حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا ایک دن آپ کے ہمراہ کوہ صفا پر گیا مشرکان ہوئے وہاں مجتمع تھے
ولید بن مغیرہ کے پاس ایک بت تھا وہ بت کے سر وس بت کو بیچ میں تھے آپ جب پہنچے وہاں فرمایا
یا معشر قریش کہو لا الہ الا اللہ ولید نے ابوجہل سے کہا تم کیا کہتے ہو اس مجمع میں محمد کو سجدہ صلی اللہ علیہ وسلم
کروں ابوجہل لعین نے اوسے سوگند دی کہ جہاں تک تجھے اس بارے میں ہو سکے تقصیر مت کر ولید گیا
اوٹھا اور اپنے بت کو کاندھے پر رکھے ہوئے آپ کے پاس آیا اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کہتے ہو
کہ میرا خدا میری رگ جان سے نزدیکتر ہے آپ نے فرمایا ہاں ایسے ہی ہے اوس لعون نے کہا اسوقت میرا
خدا میری گردن پر ہے اور سب دیکھتے ہیں تم بھی اپنے خدا کو دکھلاؤ چونکہ ساحت دل اوس سیاہ دل کا
نور عقل سے معمور تھا آپ نے سوائے چپکے ہو رہنے کچھ جواب نہ دیا یہ سب بت کی عبادت میں مشغول
ہوئے اور کہنے لگے ای ہمارے سید ای ہمارے مولی ای ہمارے معبود ہم چاہتے ہیں کہ تمہیں محمد کے
قتل پر تو یاری دے فورا ایک دیو نے بت کے پیٹ سے آواز دی اور مذمت ملعونہ آپ کی اور اونکے مال باپ
کی چھ بیتیں پڑھیں جب ان ابیات کو آپ نے سنا دل ملول گھر کو پھر گئے میں نے آپ سے پوچھا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا تعجب بات کی آپ نے سن فرمایا ہاں شیطان ہی بت کے پیٹ میں

فصل پہلی

بیان صبر و حلم مین

کمسکے انبیا کے قتل پر رغبت دلاتا ہی اور کوئی نہ بیان اور دیوہ یہ بات نکریگا مگر یہ کہ جلد مارا جائیگا پھر تین راتین اسیطرح گذر گئین اور مین آپ کی خدمت مین تھا کہ ناگہان کسی نے آکر آپ کو سلام کیا مینے اوسکا سلام سنا مگر اوسکو دیکھا نہین آپنے اوسکا جواب دیا اور پوچھا تو اہل آسمان سے ہی کہا نہین فرمایا جن ہے کہا ہان پوچھا یہان آنیکا کیا سبب ہے کہا مینے سنا ہی کہ مسعر جنی نے بت کے پیٹ مین آکر آپ کے حق مین سخنان ناشایستہ کہے ہین اور آپ کو اوس سے ملال ہوا ہی مینے اوسکی مکافات مین اوسے کوہ صفا پر ایک وار سے واصل جہنم کیا اور آپ کو اور سب مسلمانونکو اوسکے شر سے چھوڑایا اب حضور سے میری یہ درخواست ہی کہ علی الصباح پھر کوہ صفا پر آپ تشریف لائین وہ جماعت اوسیطرح بت کی پرستش مین ہووےگی اور پھر آپکے بارے مین اوسی بت سے کچھ کہلاینگے مین چاہتا ہون کہ اوسی بت کی زبان سے آپ کی مدح اور آپکے دین کی ترویج کی باتین سب کو سنا دون کہ دوستون کی آنکھون مین اس سے ٹھنڈک حاصل ہووے پھر وہ رخصت ہوا آخر وہ شب اس وعدے کی انتظاری مین بہت دشواری سے کٹی صبح آپ کے ساتھ مین کوہ صفا پر گیا مشرکان اوسیطرح اپنی عبادت مین تھے آپ نے وہان پہونچکر کلمہ توحید کی اونکو ہدایت کی وہ سب غایت انکار سے بت کو سجدہ کرنے لگے اور بہزار تضرع اوس سے استدعاے مذمت آپ کے لیے کرنے لگے ناگاہ اوسی جنی عبداللہ نے اوس بت کے پیٹ مین سے چند اشعار آپ کے اور اسی دین کے وصف مین پڑھے مشرکون نے جب اوس بت سے آپ کی تعریفین سنین اوسے اوٹھا کر زمین پر دے مارا اور ریزہ ریزہ کر دیا اور نسبت سحر کی آپکی طرف کرنے لگے اور ایذا اور اہانت مین آپ کی مشغول ہوئے ابوجہل ملعون اور دن سے زیادہ آپ کے ساتھ سب و شتم کرنے لگا اور اور اشقیا نے روی مبارک کو آپ کے خون آلودہ اور موی متبرک کو گرد آلودہ کیا مگر آپ اپنے کمال حلم و صبر سے بحکم وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ہرچند انھون نے بہت اوذیتین دین مگر کچھ اونکے حق مین متعرض نہوے اسیقدر فرمایا ای اہل قریش مجھکو کیون مارتے ہو حالانکہ مین اللہ کا رسول ہون آخر

فصل پہلی

آپ مادل حروں ایسا کو تہ مسجد میں سر جھکائے بیٹھے دیکھ کر آپکو سر ہوئی آپ کثرت روتی فریاد
کرتی ہو میں دور میں آپ کو تلاش کرتی تھیں اور کہتی تھیں مَن رَأَى الحبیب محمدًا کسی نے

حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کسی نے دیکھا | اگر دیکھا ہو کوئی نشاں بھی | نشاں یا خدا ایں آں ہمی
یا حامد سدا م تال یا جاں | بہر کر میرا سرسال جان یار | آر حب ملے آو عار سرور دو

اور حضد شکوے سے آپ کے حالاتی تھیں اور فرماتی تھیں حبیبي محمد محمد والحقك واکثر
معرفتك حبیبي محمد لا یعلمون انك رسول الله الکریم اتفاقات سے حضرت حمزہ
رضی اللہ عنہ کہ [illegible] شکار [illegible] ایک ہرن کے دیکھے کہ ادھر سے
آگا [illegible] طرف [illegible] سے کہا ادھر تم سیدھے اور چلا یا جاتے ہو مگر جو
[illegible] قتل بھائی بھتیجے کے [illegible] تیر میں بلٹے اگر یہ تیر اوسی پر چلاتے تو تمہارے واسطے
تھا اس سے کہ ہماری طرف دوڑے آتے حضرت حمزہ متعجب ہو کر گھر چلے آئے کنیز ان کے سامنے
کھانا لائی اور زار زار رونے لگی حضرت حمزہ نے حال پوچھا اوس نے کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک
ایسے یتیم [illegible] کا حلوم ہوتا تمہارے یتیموں کی تیماریں ہوتے یا ایک تیر
ہوتا [illegible] کسی قبیلہ کی طرح [illegible] ہوتے تو ان کے سامنے ایسی بات ہوتی جیسی تمہارے بھتیجے
اور [illegible] کے ساتھ ہوئی حمزہ اس بات سے بہت گھبرائے اور کہا افسوس تجھے کیا ہوا
محمد پر اور کیا ادب پوچھی اسکو اوس نے سب حال ترکیب کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سلے
فرمایا [illegible] ابو طالب کہاں گئے کہا کہ باہر ہوا تھی کی تلاش میں گئے فرمایا
العباس کہاں تھا کہا یہ جاہل حق ماتساس [illegible] کو ترتیب دیتا تھا کہ مار اس ساحر کو یا
اس کذاب کو فرمایا عباس کہاں گئے کہا دریا دکر [illegible] لیے قریب حرم کے [illegible] کو
حضرت حمزہ زار زار روئے اور کہا اب کھانا میرا حرام ہے جب تک بھتیجے محمد کی طرف سے بدلہ

بدلا نہ لون پھر اسیطرح تین دن رات تک آپ دانہ سے گئے آخر آپ نے زرہ پہنی اور تلوار کو حمائل کیا اور کمان ہاتھہ مین لیکر گھوڑے پر سوار ہوکر جہان مشرکان عرب جمع تھے اوس صفا پر جا پہونچے آخر جب طواف سے فارغ ہوئے مشرکین پر گھوڑا دوڑا کر پہونچے اور پوچھا ای اہل قریش کسنے میرے برادرزادے پر ظلم پہونچایا ہی ابوجہل لعین نے سب کے پہلے سبقت کر کے کہا کہ مینے فرمایا ای بدبخت کیا سبب ہوا کہ تو نے اوس فرزند ارجمند کو ایذا دی لات و عزی کی سوگند اگر مین اوس وقت رہتا تو ایک وار مین تم سبھون کے سرونکو بلادریغ تن سے جدا کر دیتا یہ کہکر گھوڑے سے کود پڑے اور ابوجہل پر اپنی کمان چلائی کہ سات جگہہ سر اوسکا پھٹ گیا پھر حمزہ رض مسجد الحرام مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طلب کرتے ہوئے پہونچے دیکھا کہ آپ ایک گوشہ مسجد مین رو بجانب کعبہ بیٹھے ہوئے ہین نزدیک جاکر سلام کیا آپ نے کچھہ ایسی التفات نکی پھر دوسری بار کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ اَخِیْ آپ نے کچھہ التفات نکی اور لڑی گوہر آبدار اشک آنکھون کی سبب سے ایکبار گرانے لگے اور فرماتے تھے چھوڑ دو مجھہ ایسے بیکس کو کہ اوسکے نہ چچا ہی نہ باپ ماں ہی نہ بھائی نہ کوئی مددگار نہ کارگزار نہ یار ہی نہ غمگسار نہ انیس ہی نہ محرم اسرار

نظم

آہ کاندر زمانہ محرمم نیست	ہیچکس را زحال من غم نیست	بایدم ساخت با جراحت دل
از کسی چون امید مرہمم نیست	دم نیارم زدن ز سوز درون	کہ کسم غمگسار و ہمدم نیست
قصۂ غصہ کہ من دارم	با کہ گویم کہ ہیچ محرم نیست	حمزہ رض نے قسم کھائی کہ ای فرزند

ارجمند تیری ہی یاسداری کو مین آیا ہون فرمایا ای چچا قسم اوس خدا کی کہ جسنے برانگیختہ خلق کیطرف بھیجا ہی اگر تم ان مشرکون کے ساتھہ اتنا مقاتلہ کرو کہ اونکے لہو سے لہولہان ہو جاؤ اور اس قوم نے ادب کو اپنے گھوڑے کی ٹاپ سے روند ڈالیگا ہرگز اسکی کچھہ قدر دوری نہ کوشش کی جب تک میرا کلمہ نہ کہوگے پھر چند آیات اوائل سورۂ مومن اور سورۂ ہمسکے آپ نے پڑھواکے سنے دل اونکا نرم اختیار ہو گیا کہا آج کی رات سوچکر صبح تمہارے پاس آکر ایمان لاؤنگا پھر حمزہ رض وہان سے اپنے

۴۹

معارج النبوۃ

گھر چلے آئے تو آں حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کے پاس عالم چار فرشتے بھیجے فرشتہ پہاڑ کا فرشتہ دریا کا فرشتہ
آسمان کا فرشتہ ہوا کا اور حکم کہ جو کچھ آپ فرمائیں او میرے پیارے حبیب فوراً عمل کریں جس ساروں آپ کی خدمت میں
حاضر ہوئے آپ نے ایک سے پوچھا کہ تو فرشتوں میں کس درجے کا ہے اور کس درجے کی قوت اور
قدرت تجھے ہے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سب دریاؤں پر موکل ہوں اگر آپ فرمائیں تو میں سب
دریا کو حکم کروں کہ ایکبار سب ابل پڑیں اور طوفان نوح کی طرح آسمان میں کو بالا کر دیں کہ آپ ان
طاغی باغی قوم سے رہائی پائیں آپ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
پھر دوسرے سے پوچھا تیری قدرت کس درجے کی ہے عرض کی میں ہوا پر موکل ہوں ارشاد ہو تو آندھی
اور ہلکے کو قوم عاد کی طرح ایک جھونکے میں برباد کر دوں اور آپ کو شر سے ان بدبختوں کی
چھڑاؤں آپ نے فرمایا لاحول لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم تیسرے سے پوچھا تجھ میں کیا قوت ہے
عرض کی آفتاب پر موکل ہوں اجازت ہو تو آفتاب کو ان کفار کے سر پر ایسا قریب کر دوں کہ مغز انکے
کھولنے لگیں اور سب کے سب مر جائیں اور آپ کو ان کے شر سے نجات ملے فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ
العلی العظیم چوتھے سے پوچھا تیرا کیا ہے عرض کی میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں فرماں ہو تو کوہ بوقبیس
کو جڑ سے اوکھاڑ کر ہوا میں اڑا دوں اور مکے اور مکے والوں پر گرا دوں تاکہ سب کے سب پس جائیں اور آپکو
انکی ایذا سے رہائی ملے فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر فرمایا ای فرشتو تمہیں حق تعالیٰ
نے جس سر تابع کر دیا ہے پس میں جو کہوں سو کرو میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو او جنھوں نے کہا سمعاً
وطاعۃً ہم دل و آنکھوں پر آپ کا فرمانا ہے آپ آسمان کی طرف ہاتھ اوٹھا کر دعا کرنے لگے کہ خداوندا ہم
لوگوں سے اپنے سب قسم کے عذاب اوٹھا لے او میری قوم کو راہ راست دکھلا اور صلاحیت دل لا کہ
میری قوم میری رسالت کو نہیں جانتی اور میرا حق نہیں پہچانتی اور وہ فرشتے آمین کہتے تھے بعد دعا کے
اسکے حق میں مرحبا و آفریں کہنے لگے کہ

۳۰

حق تعالی نے بہت سے انبیا علیہم السلام کی پریشانی کے وقت اونکے پاس بھیجا ہے جنھوں نے اپنی اپنی
قوم پر بد دعائین کی ہین اور طلب عذاب کیے ہین مگر یہ آپ ہی کا کام ہے کہ با این ایذا رسانی اونکی باوجود
ارشاد حق تعالی اور حاضری ہم لوگون کے پھر بھی اونکے حق مین آپ نے دعاے ہدایت کی فرمایا اے ملائکہ
مجھے پروردگار عالم نے رحمت عالمیان بنایا ہے نہ سبب عذاب آدمیان پھر فرشتون نے آپ سے رخصت
ہوکر جناب باری مین ہو بہو اس حال کو جاکر عرض کیا الغصہ یہان باوجود اسکے آپکا جی حمزہؓ کے مسلمان
ہونے پر لگا ہوا تھا اوس رات کو نماز مین گذاری اور یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ قَرِّ عَیْنِیْ بِاِسْلَامِ عَمِّیْ
حَمْزَۃَ یہان آپکا یہ حال تھا وہان حمزہؓ کی یہ کیفیت تھی کہ رات بھر مین چالیس بار آپ کے آستانہ عالی تک
آئے اور اظہار محبت اور اشتیاق دوستی کا کرجاتے تھے آخر صبح خدمت مین سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کے تشریف لائے آپ کی نظر جب اون پر پڑی فرمایا چچا ہمارے تمھارے درمیان وعدہ آج مسلمان ہونیکا
ہوا ہوا ہے وعدہ پورا کیا چاہیے عرض کیا ایسے ہی کرونگا مگر آج بھی کچھ اوس کلام سے جو کل پڑھتا تھا
پڑھو آپ نے سورۂ رحمن کی چند آیات وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدَانِ تک سنائین کہا اے نور چشم
جگر گوشہ ہمارے واسطے اسیقدر بس ہے معلوم ہوا کہ نجم وشجر کسی مخلوق کے لیے سجدہ نہ کرینگا اب
گواہی دیتا ہون کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پھر حمزہؓ کے مسلمان ہونے
سے سب مشرکان عرب کی شکست ہوئی اور وے بہت دل شکستہ ہوئے **روایت** نسیم الریاض مین ہے
کہ خیبر سے کچھ مال غنیمت کا آیا تھا اور آپ تقسیم فرما رہے تھے ذوالخویصرہ تمیمی نے آپکو کہا یا حضرت
عدل وانصاف سے تقسیم کیجیے سو یہ تقسیم تمھارے موافق امر اللہ تعالی کے نہین ہے اپنی زیادہ کہا
آپ نے اوسکے جواب مین مگر یہ کہ بیان کردیا اوسکا جہل جو آپ کی عدالت فی القسمت سے تھا اور
سمجھایا اوسکو اور فرمایا وَیْحَکَ فَمَنْ یَّعْدِلُ اِنْ لَّمْ اَعْدِلْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَعْدِلْ
کیا کہتے ہو کون عدل کریگا اگر مین ہی نہ عدل کرونگا نامراد اور زیانکار ہوتا تو اگر مین عدل نہ کرتا بس

ابو[illegible] حضرت عمر سے

علیہ سلم کے ساتھ [illegible]

میں انس سے مروی ہے کہا انھوں نے کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاتا تھا

اور آپ کے جسم مبارک پر ایک چادر نجرانی غلیظ الحاشیہ تھی پھر پکڑ لیا ایک اعرابی نے اور آپ کے

آیا اور چادر مبارک کو ایسے بڑے زور سے کھینچی کہ دیکھا میں نے کہ اوسکے زور کے کھینچنے سے گردن

مبارک پر آپ کے نشان آگئی اور گردن مبارک آپ کی چھل گئی پھر کہا اعرابی نے یا محمد دو اونٹ یہ

دونوں اونٹ پر کچھ مال سے اللہ کے جو تمہارے پاس ہے سو تم لادو گے [illegible] یا ایسے [illegible] مال تمہارا

ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا مال تو اللہ ہی کا ہے اور میں اوسکا بندہ ہوں اور اوسکے حکم

سے اوسکے مال میں تصرف کرتا ہوں پھر فرمایا ویقاد منک یا اعرابی ما فعلت و تقاص

لیا جائیگا تجھسے ای اعرابی اسکا جو تو نے میرے ساتھ کیا کہا نہیں فرمایا آپ نے کیوں قصاص

نہ لیا جائیگا تجھسے کہا اسواسطے کہ آپ بدی کے عوض بدی نہیں کرتے ہیں پس حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم اور فرمایا ایک مرد کو کہ ایک اونٹ پر اسکے جو لادا اور دوسرے اونٹ پر [illegible]

[illegible] امکانات کے [illegible] | [illegible] صورت [illegible] | [illegible]

[illegible] دیدہ و [illegible] کرد [illegible] | اور پس [illegible] اسطرح [illegible]

میں کہ ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے

پھر وہاں سے آپ اٹھے تاکہ دولتخانے کو تشریف لیجائیں ہم بھی آپ [illegible]

ایک دیہاتی گنوار جنگلی آپ کے پاس آیا اور چادر مبارک کو آپ کے سر [illegible] لگے کہ [illegible]

حتی کہ گردن مبارک آپ کی سرخ ہو گئی اور قریب تھا کہ سر مبارک [illegible]

اوس گنوار کیطرف متوجہ ہو کر کے فرمایا کہ تو کیا عرض [illegible] اور دو [illegible]

[illegible]

جلس غلون سے بار کروا کے مجھے دیجیے اسواسطے کہ جو مال تمھارے پاس ہی وہ سب مال خدا کا ہی تمھارا یا تمھارے باپ کا نہین ہی آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہی کہ مال مال میرا او میرے باپکا نہین ہی پر یہ زور سے کھینچنا جو تو نے مجھے کھینچا ہی یہ تو میرا حق ہی مین قصاص اسکا تجھسے لونگا اوسنے کہا مین ہرگز قصاص اسکا ندونگا اور اسحالت مین آپ کمال بشاشت سے مسکراتے تھے جب ایک ساعت اسی گفتگو مین گذری ایک شخص کو آپ نے بلا کے فرمایا کہ ایک اونٹ پر اسکے چھوہارے اور دوسرے پر جو لاد کے اسے دو **روایت** شرح شفا مین ہی کہ ایک غزوہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت ایک ببول کے درخت کے تلے اکیلے قیلولے مین تھے اور سب صحابہ بھی جدا جدا قیلولے مین تھے کہ غورث بن حارث جو بڑا اشجاع اور سب پہلوانونکا سردار تھا ننگی تلوار اپنے ہاتھ مین کھینچے ہوئے آپ کے سرھانے ناگہان آکر کھڑا ہو گیا اور کہا آپ کو تین بار کہ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ اب کون روکنے والا اور بچانے والا ہی تمکو مجھسے آپ نے فرمایا اللہ تعالی پس گر پڑی تلوار اوسکے ہاتھ سے اور لے لیا آپ نے اوس تلوار کو اور فرمایا مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ اب کون ہی جو ہمارے پنجے سے تجھے چھوڑ لے پس کانپ گیا وہ اور کہا کُنْ خَيْرَ اٰخِذٍ اپنے دشمن کو ہر طرح سے قابو مین لاکر چھوڑ دینے والے اچھے لوگونکی صفت اختیار کر پس آپ نے اوسے چھوڑ دیا اور عفو کیا پھر آیا غورث اپنی قوم مین اور کہا مین تمھارے پاس بڑے حلیم بڑے کریم کے پاس سے آتا ہون **روایت** کی طبرانی نے کہ پکڑ لائے لوگ ایک مرد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ یہ مرد آپ کو جان سے مارنیکا ارادہ رکھتا ہی پس فرمایا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے جی کے اطمینان کے واسطے لَنْ تُرَاعَ لَنْ تُرَاعَ نومت ڈر نومت ڈر اور اگر تو میرا قتل چاہتا تو ہم پر مسلط نہ کیا جاتا کیونکہ اللہ تعالی نے محفوظ رکھا ہی ہمین سب دشمنون کے شر سے **روایت** ابتدائے بعثت مین قریش اور اہل جاہلیت یعنی کفار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی بڑی بڑی شاق شاق اذیتین اور تکلیفین دیتے کہ کوئی سوا آپ کے اونکو برداشت نہین کرسکتا

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اوں پر غالب کیا اور وسے ہر طرح سے آپ کے قبضہ قدرت میں آگئے اس طرح پر کہ
آپ انکو چاہیں مار ڈالیں یا قید کریں یا چھوڑ دیں آپ اور اوں سے کہ یقین کامل ہوا کہ اب ہم سب کو
آپ ہم سب کو جڑ پیڑ سے اوکھاڑ دینگے پھر جب آپ مکہ معظمہ میں اوترے اور سب مسلمان مطمئن ہوئے آپ
بیت اللہ میں تشریف لائے اور آپ نے راحلہ پر سات بار اوسکا طواف کیا اور چوگان سے حجر اسود کا
استلام کیا پھر جب طواف سے فارغ ہوئے عثمان بن طلحہ کو بلا کر اون سے کنجی کعبے کی آپ نے لی پھر اسکو
کھولکر اوسمیں داخل ہوئے پھر اوسکے دروازے پر کھڑے ہوکر فرمایا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ سچا ہوا وعدہ اللہ کا اور مدد کی اوسنے آپ
بندے کی اور بھاگے احزاب پھر فرمایا اے گروہ قریش مَا تَقُوْلُوْنَ اِنِّیْ فَاعِلٌ بِکُمْ کہو کیا ظن ہے تمہارا
اسکا کیا کرینگے ہم تمہارے ساتھ کہا سبھوں نے آپ ہمارے ساتھ اچھا کرینگے آپ بھائی کریم ہیں بیٹے بھائی
کریم کے ہیں اور پھر سب طرح سے قادر ہیں تب فرمایا آپ نے میں کہتا ہوں جیسا کہا میرے بھائی یوسف نے
لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ نہیں کچھ الزام تم پر آج
بخشے اللہ تمکو اور وہی سب مہربانوں سے مہربان پھر فرمایا اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ جاؤ سو تم سب
آزاد ہو کذا فی الشفاء و شرحہ للشہاب۔ روایت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تنعیم کے پہاڑ سے اسی آدمی ہتھیار
صبح کے وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کو اوترے اور سب پکڑے گئے پس آزاد کر دیا سب کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اتاری اللہ جل شانہ نے یہ آیت وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ
وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ کذا فی الشفاء۔ روایت فضالہ بن عمیر
کہا کہ سال فتح میں نے چاہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کروں اور آپ طواف میں تھے جب میں آپ کے
نزدیک ہوا آپ نے فرمایا اے فضالہ کیا کہتے جی میں تم کہتے ہیں کچھ نہیں تھا ہوکر رسول خدا کو مار ڈالوں سے کہا
نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس آپ ہنسے اور میرے واسطے استغفار کیا اور دست مبارک اپنا

میرے سینے پر رکھا پس مطمئن ہو گیا دل ہمارا سو قسم ہی خدا کی کہ آپ نے میرے سینے سے ہاتھ بھی نہ اوٹھایا تھا
کہ میرے دل مین حق تعالی نے سب چیزون سے زیادہ آپ کو محبوب کر دیا از مدارج النبوۃ روایت
کیا واقدی نے جب پہرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے بماہ ذی الحجہ سن چھہ مین تو آئے یہود لبید
بن اعصم کے پاس اور کہا تم ہم لوگون مین بڑے جادوگر ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگون پر جادو کیا ہی سو تم اون پر
جادو کر دو ہم بعوض اسکے تمہین کچھہ دینگے پس اوسنے آپ پر جادو کیا پھر تاثیر سے اوسکی چالیس روز تک آپ کو
ضعف اور نسیان کا زور رہا اور فقط دنیا کے امور مین آپ کی خاطر مبارک مین کھٹکا ہوتا تھا کہ فلانا
کام مینے کیا ہی حالانکہ آپ نے وہ کام نکیا ہوتا چھہ مہینے تک و بروایتے سال بھر تک اوسکا
اثر آپ کی ذات مین باقی رہا اسی درمیان مین ایک رات عایشہ صدیقہ سے آپ نے فرمایا
تمہین معلوم ہی خدا تعالی نے مجھے فتوی دیا جس بات میں مینے اوس سے استفتا کیا تھا یعنی میری دعا
قبول کی آئے میرے پاس دو مرد ایک تو میرے سرہانے بیٹھا اور دوسرا میرے پانون کے پاس پس کہا اوسنے
جو پانون کے پاس بیٹھا تھا اوسکو جو میرے سر کے پاس تھا کہ اس مرد کا کیا حال ہی اور درد اسکا کس
سبب سے ہی کہا یہ مطبوب ہی یعنی اسپر جادو کیا گیا ہی کہا کس نے جادو کیا ہی کہا لبید بن اعصم
یہودی نے کہا کس چیز مین جادو کیا ہی کہا کنگھی اور اون بالون مین جو کنگھی کرنے مین گرتے
ہین اور غلاف شگوفہ خرمائے تر مین کہا اسکو کہان رکھا ہی کہا ذی اروان کے کوئین مین پتھر کے
تلے پس گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کوئین پر اپنے چند صحابہ کے ساتھہ اور فرمایا یہ وہی کوان
ہی جسے مینے خواب مین دیکھا ہی اور پانی اوس کوئین کا سرخ تھا جیسے منہدی کا بھگویا ہوا اور درخت
اوس کوئین کے تھے جس طرح شیطانون کے سر یعنی بدشکل پس نکالا اوس کوئین سے اوس جادو کو اور
ایک روایت مین یہ ہی کہ بھیجا اوس کوئین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور زبیر اور عمار رضی اللہ
عنہم کو پس کھینچا اون لوگون نے پانی اوسکا پھر نکالا اوس کوئین مین ایک پتھر کہ اوسکے تلے بال تھے آپ کے

۳۵

حرام ہی اور بعضون کے نزدیک اگر بہ نیت دفع سحر کے ہو تو جائز ہی اور اگر ... سیکھنا ... تو جائز ہی اور اگر ... سحر مین کفر ہو تو قتل کیا جاوے ... تو بہ کی جاوے اور قبول توبہ ... اختلاف ہی ۱۲ مدارج النبوۃ

بیان صبر و حلم

فصل پہلی

سر مبارک کے جو کنگھی کرنے میں گرتے ہیں اور دندانے کنگھی کے اور وتر یعنی زہ کمان وسمیں گیارہ
گرہیں دی ہوئیں اور ایک پتلا موم کی صورت شکل آپ کے سی ہوئی اور اوسمیں سوئیاں چبھوئی ہوئیں
پس نازل ہوئے جبرئیل علیہ السلام معوذتین یعنی سورۂ ناس اور فلق لیکر ان دونوں سورتوں میں بھی
گیارہ آیتیں ہیں پس جوں جوں آپ ایک ایک آیت کو پڑھتے جاتے تھے اوسکی ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی
اور سوئی نکلتی جاتی تھی اور ہر سوئی کے نکلنے سے درد کم ہوتا جاتا تھا حتی کہ جب پورے دونوں سورے
پڑھ چکے اور گیارہوں گرہیں کھل گئیں بالکل تکلیف آپ کی جاتی رہی اور وہ دونوں فرشتے جسکو آپ نے
خواب میں دیکھا تھا وہ جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام تھے پھر فرمایا عائشہؓ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کیوں فاش نہیں کر دیتے آپ اس امر کو اور رسوا نہیں کرتے ان جادوگروں کو فرمایا اللہ تعالی نے
ہمیں شفا دی اب کیا کام ہے کہ اس امر کو لوگوں پر فاش کروں مجھے بات اچھی نہیں معلوم ہوتی
سبحان اللہ آپ کیسے بڑے حلیم اور صابر تھے کہ باوجود علم و قدرت کے مسلک تفویض و تسلیم اختیار کیا
اور لبید بن اعصم کے ساتھ جو کچھ کی اور عذاب تو کیا کرینگے کہ اوس سے کبھی اسکا ذکر بھی نہ کیا حتی کہ
وہ مر گیا اور جادو امر حقیقی ہے وہمی نہیں اور سحر کی تاثیر سے آپ کی نبوت وغیرہ میں دربارہ کچھ بھی نقصان
لازم نہیں آتا بلکہ ظہور سحر کی تاثیر کا آپ میں علامت ہے آپ کی نبوت اور صدق پر کیونکہ کفار آپ کو ساحر
کہا کرتے تھے اور مقرر ہے کہ سحر ساحر میں تاثیر نہیں کرتا اور یہ معوذتین کا پڑھنا علاج روحانی تھا اور
علاج جسمی وہ ہے کہ سر مبارک میں آپ نے پچھنا لگایا اور یہ دال ہے اوپر کمال حکمت و حذاقت آپکے جیسا
اطباء حاذق اس سے واقف ہیں کذا فی المدارج والشفاء ترجمہ [illegible] روایت ہے بخاری میں
عائشہ صدیقہؓ سے کہ آئے یہود کے گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا السَّامُ عَلَیْکَ
یعنی تم پر موت ہو پس کہا عائشہؓ نے وَعَلَیْکُمْ وَلَعَنَکُمُ اللّٰہُ وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ یعنی تمہیں پر موت ہو اور
لعنت کرے تم پر اللہ اور غضب ہو اوسکا تم پر فرمایا آپ نے مَهْلًا یَا عَائِشَةُ عَلَیْكِ بِالرِّفْقِ

وَاِیَّاکِ الْعُنْفَ وَالْفُحْشَ آہستہ رہو ای عائشہ نرمی کرو اور کڑی بات اور بیہودگی سے بچو کہا عائشہ رضی نے
کیا آپ نے نہین سنا جو ان سبھون نے کہا فرمایا آیا تمنے نہ سنا جو مینے کہا مینے رد کیا ان پر پس قبول ہوئی
میری دعا ان کی شان مین اور نہ قبول ہوگی اونکی دعا میرے حق مین روایت ہی عبد اللہ رضی سے
کہ کچھ مال غنیمت کا آپ نے تقسیم کیا پس ایک مرد انصاری نے کہا واللہ یہ قسمت بوجہ اللہ عز و جل کی نہ ہوئی
مینے کہا مین یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہونگا پس مین آپ کے پاس آیا اور آپ صحابہ کے
ساتھ بیٹھے تھے پس یہ بات آہستہ مینے آپ سے کہی آخر بہت شاق ہوئی یہ بات آپ پر اور متغیر ہو گیا
چہرۂ انور آپکا اور غصے ہوئے آپ حتی کہ مینے دوست رکھا کہ مین یہ بات آپ سے نکہا ہوتا پھر فرمایا
آپ نے موسیٰ اس سے زیادہ اذیت دیے گئے ہین پھر صبر کیا ہی رواہ البخاری روایت ہی کہ جب
بنی المصطلق کی شکست ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کبار مدینہ منورہ کو منصور و فتحیاب
ساتھ غنائم کثیرہ کے روانہ ہوئے اثناے راہ مین جہجاہ اجیر یعنی نوکر سے عمر رض کے اور سنان جہنی
منافق سے جو حلیف ابن ابی رئیس المنافقین کا تھا آپسمین لڑائی ہونے لگی جہجاہ نے مہاجرین کو
آواز دی اور سنان نے انصار کو پس جعال نے جو فقراے مہاجرین سے تھے جہجاہ کے پلے پر ہو کر سنان کو
طپانچہ مارا سنان نے ابن ابی سے اسکی شکایت کی ابن ابی غصہ ہوا اور جعال کو کہا تو اس درجے کا ہوا کہ
ہم لوگونکو مارے کیا طپانچے ہی کھا نیکو محمد کی صحبت ہم لوگون نے اختیار کی ہی وَاللّٰہِ مَا مَثَلُنَا وَمَثَلُھُمْ اِلَّا
کَمَا قِیْلَ سَمِّنْ کَلْبَکَ یَاْکُلْکَ قسم خدا کی میری اور اونکی صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲ کہاوت ایسی ہوئی جیسے مثل کہتے ہین
کہ اپنے کتے کو پال کر فربہ کر رکھ آخر وہ تجھی کو کھائیگا اور ابی کے ایک گروہ اسکی قوم کے تھے
کہا وَاللّٰہِ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْھَا الْاَذَلَّ واللہ اگر مدینے ہم پہنچینگے
تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وہانسے نکال دینگے اعز اپنے کو سمجھا اور اذل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر
اپنی قوم کیطرف متوجہ ہو کر کہا تم لوگون نے اپنے سے یہ بلا سر پر لی ہی تم لوگون نے اپنی جان پر کیا کیا

داخل کر دیا اگر لوٹتے تمہیں اور تقسیم کر دیا اموال و اسباب واللہ اگر روک لیتے تم لوگ جمال اور آ
مزدوروں سے کھانا تو یہ جو تم میں ہیں یہ لوگ تھا گرد اون کے قریب تھا کہ یہ لوگ بھاگ جاتے
جائے دیار و بلاد سے سو اب خرچ کرو ان پر یہاں تک کہ متفرق ہو جاویں محمد کے پاس سے اے
اے قبائل و عشائر کی طرف پس زید بن ارقم انصاری بیٹے تھا اور وہ لڑکے چھوٹے سن کے اسکو سنا کے کہا
واللہ تو ہی ذلیل قلیل مبغض ہے اپنی قوم میں اور رہا یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو عزت واللہ کی
طرف سے اور قوت ہے مسلمانوں کی کہا ابن ابی نے چپ رہو میں تو کھیل کرتا ہوں پس زید نے یہ خبر رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچائی آپ کا چہرہ متغیر ہوا حضرت عمر نے فرمایا مجھے حکم ہو تو اس منافق کی گردن مار دوں
آپ نے فرمایا مہاجرین و انصار میں بڑی لڑائی ہوگی پھر حضرت عمر نے عرض کی تو کسی انصاری کو آپ
فرمائیں کہ اوسے قتل کر ڈالے آپ نے فرمایا لوگ کہیں گے کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں پھر آپ نے
ابن ابی سے کہا یہ بات تو نے میرے حق میں کہی ہے کہا خدا کی قسم میں نے یہ نہیں کہا آپ نے مکرر فرمایا
تمہاری سماعت نے کچھ خطا تو نہیں کی کہا نہیں فرمایا تمہیں شبہ تو نہیں ہو گیا کہا نہیں پس یہ آیت
نازل ہوئی يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ
وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ جب یہ سرا ابن ابی کے بیٹے عبد اللہ بن
عبد اللہ بن ابی کو کہ صحابی جلیل القدر اور خلص المؤمنین سے تھے تو انہوں نے عرض کی یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ چھوڑ دیجئیں اوسکا سر ابھی کاٹ کر آپ کے پاس لے آتا ہوں
فرمایا مت قتل کر اپنے باپ کو پھر جب ابن ابی نے چاہا کہ مدینہ منورہ میں داخل ہو عبد اللہ اوسکے بیٹے
نے اوسے روکا اور تلوار کھینچ کر کھڑے ہو گئے اور باپ کو مدینے جانے سے مانع ہوئے اور کہا اگر
تو اقرار کرے گا کہ عزت اللہ اور اوسکے رسول کو ہے صلی اللہ علیہ وسلم تو خیر ورنہ تیری گردن مار دونگا جب
ابن ابی نے اپنے بیٹے کو اسمیں بہت آمادہ پایا کہا اشهد ان العزة لله ولرسوله وللمؤمنين

اَوَ اَنَا اَذَلُّ مِنَ الصِّبْيَانِ اَنَا اَذَلُّ مِنَ النِّسْوَانِ پھر آپ نے عبداللہ کو فرمایا جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ رَسُوْلِهٖ وَعَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ خَيْرًا پھر مدینہ منورہ مین آکر ابن ابی تھوڑے دن کے بعد مرگیا عبداللہ اوسکے بیٹے نے آکر آپ سے کہا کہ آپ کا اگر کوئی قمیص ہو تو اوسمین میرے باپ کو کفن دیا جاوے اور آپ اوسکی نماز پڑھدین آپ نے اوسکی تکریم کی اور اوسکے دل کے خوش کرنے کو اپنا قمیص کفن کو دیا اور ابن ابی کے جنازے کی نماز پڑھی پس حضرت عمر اچھلے اور کھینچا آپ کو آپ کے جامے کے ساتھ اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نماز پڑھتے ہین ایسے منافقون کے سردار پر اور وہ فلان فلان روز ایسا ویسا بکتا تھا آپ نے مسکرا کے فرمایا ای عمر چھوڑدو مجھے عمر اوسیطرح آپ کو منع کیے جاتے تھے پس کھینچ لیا آپ نے جامہ اپنا عمر کے ہاتھ سے اور کہا ہٹو مجھسے ای عمر پھر آپ نے جب اوسکی نماز پڑھدی حق تعالی نے یہ آیت اوتاری وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اور نماز نہ پڑھ انمین کسی پر جو مر جاوے کبھی اور نہ کھڑا ہو اسکی قبر پر تب منافقین کے جنازے کی نماز پڑھنے سے آپ باز رہے اور یہ غایت صبر اور حلم او شفقت اور رحمت آپ کی تھی امت پر مگر جب بارگاہ ایزدی سے ممنوع ہوئے کیا کرین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ قمیص پہنانا آپ کا ابن ابی کو بعوض اوسکے تھا کہ آپ کے چچا عباس کو جب بدر مین اسیر ہو کر آئے تھے اور جامہ کسیکا بباعث طول قامت اونکی کے اونکے قد پر راست نہین آتا تھا اوسنے اپنا قمیص اونکو پہنایا تھا آپ نے واسطے دفع منت کے اپنے چچا کیطرف سے اپنا قمیص اوسکو دیا لیکن نماز پڑھنا اسواسطے تھا کہ مشرکون نے حدیبیہ کے روز عبداللہ کو کہا تھا کہ ہم لوگ محمد کو مکے جانے ندینگے پھر تجھے اجازت دیتے ہین کہ عمرہ کرلے اوسنے کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مین سبقت نہین کرسکتا اسکے بدلے آپ نے اوسکی حرمت رکھی اور نماز پڑھدی اور اوسکے لیے طلب آمرزش کی اور یہ بھی اسواسطے تھا کہ اور منافقین آپ کے کرم واحسان کو عبداللہ کے ساتھ جو آپ کا بڑا دشمن تھا دیکھکر نفاق سے توبہ کرین اور جامہ دفاق و نفاق پہنین چنانچہ

ست عبداللہ کے مرنیکے دن ساتھ ان مدینہ سے لیکے پیشوا اون منافقوں کا اور استغفار کا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے دیکھا اور آپکا اتنا حلم اس بیہودہ بات پر لحاظ دشمن کے ملاحظہ کیا ایک جماعت کثیر نے
نفاق سے توبہ کی اور مخلص صافی اتفاق و ایمان سے ہوئے یہ تھی میان حلیم بکارم اخلاق اور اتساع
حلم و رحمہ کا آپ کے کہ ہو میں کا ہو کیا حال کیجئے منافقوں کے ساتھ کہ جیسے آپ کے ایسی ایسی
ایذائیں دیتے اور رو در رو آپ کے تملق اور چاپلوسیاں کرتے یہ معاملہ تھا اور ہرچند بحکم یا ایہا النبی
جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم کے یعنی اے نبی لڑائی کر کافروں سے اور منافقوں
سے اور سختی کر اون پر آپکو حکم ہوتا تھا کہ انکے ساتھ تشدد اور غلظت کریں لیکن آپ درگذر
اور عفو اور اغماض کا اون پر کشادہ کرتے تھے اور اونکے حق میں دعا اور استغفار کرتے تھے حتی کہ
جب آیت نازل ہوئی سواء علیہم استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم برابر ہے اگر تم منافقوں کے
واسطے استغفار کرو یا نہ کرو تب آپ نے فرمایا مجھ کو اختیار دیا گیا ہے استغفار اور عدم استغفار میں
پس میں نے استغفار ہی کو اختیار کیا پھر جب یہ آیت اتری ان تستغفر لہم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ
لہم اگر تم ستر مرتبہ بھی ان منافقوں کے واسطے استغفار کرو گے تب بھی اللہ انکو ہرگز نہ بخشیگا
آپ نے فرمایا میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ انکے واسطے استغفار کرونگا آخر جب اس سے بھی منع کیے
گئے کیا کریں آخر یہ نہایت حلم اور عفو آپکا تھا اور اغماض کرنا تھا اونکی اذیتوں سے سبحان اللہ
وبحمدہ بیچ تفسیر روح البیان وتفسیر کبیر کے روایت ہے طارق بن عبداللہ سے کہا کہ میں ایک بار
بیچ سوق کے تھا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان چلا جاتا ہے اور ایک مرد پیچھے سے اوسکے اوسکو پتھر
مارتا جاتا ہے تا اینکہ پاؤں اوسکے خون آلودہ ہو گئے ہیں اور وہ جوان کہتا تھا یا ایہا الناس قولوا
لا الہ الا اللہ تفلحوا اے لوگو کہو لا الہ الا اللہ فلاح پاؤ گے اور وہ مرد پیچھے اوسکے کہتا
تھا انہ کذاب فلا تصدقوہ یہ جھوٹا ہے اسکی بات کی تصدیق کرو مت پوچھا کہ یہ دونوں

ون مین لوگون نے کہا یہ جوان محمد بن عبد اللہ ہین نبوت کا دعوی کرتے ہین اور یہ اونکا چچا ہے وہ اوسکو جھٹلاتا ہی روایت ہی کہ جنگ بدر مین سید الشہدا حضرت حمزہ رضی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے ہاتھ سے کہ بڑے شجاع صفدر تھے خوب شجاعت اور کارفرکشی ہوئی تھی مسلمانونکو بڑی خوشی ہوئی تھی منجملہ اون کفار کے عتبہ باپ ہندہ زوجہ ابوسفیان کا انہین کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اور کفار کی شکست ہوئی تھی ابوسفیان کو کہ سردار ورئیس کفار قریش تھا اور ہمیشہ جماعت یہود او قبائل قریش کو تحریک کرکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کو آمادہ رہتا تھا بڑا رنج ہوا ایک لشکر بھاری جماعت یہود اور کفار قریش کا مرتب کرکے بقصد انتقام مدینہ منورہ پر چڑھ آیا آپ نے بھی مع لشکر ظفر پیکر مدینے سے کوچ فرمایا اور آپ ہر طرح سے مسلح تھے یعنی زرہ پہنے ہوئے کمر نازنین کو ادیم سے خوب کسے ہوے اور ذوالفقار خارا شگاف حمائل کیے ہوے نیزہ دست مبارک مین لیے ہوے ڈھال دوش مبارک پر ڈالے ہوے اور آپکی تلوار پر یہ لکھا تھا شعر

في الجبن عار وفي الاقبال مكرمة ۔ والمرء بالجبن لا ينجو من القدر

آخر قریب جبل احد کے جو مدینے سے ایک فرسنگ ہی دونون لشکرونکا مقابلہ ہوا آخر کفار سے وہ میدان لالہ زار ہوا بقیہ کفار کو ہزیمت ہوئی بھاگ گئے لشکر اسلام کے لوگ غنیمت مین مشغول ہوے کفار فراریون نے اس غنیمت کو غنیمت جانکر درہ کوہ سے کہ جانب پشت لشکر اسلام تھا ناگہان آکر ایسا حملہ کیا کہ اہل اسلام حیران ہوگئے حتی کہ بنہایت شوریدگی اور بدحواسی سے مسلمانون نے ...ر بھی شہید ہوے جو بچے سو بھاگے ...و آدمی سات مہاجر سات انصار ...ر کھڑے تیر و سنگ سے دشمنونکو ... جھنڈے کے جھنڈ اور ملا نگہ آپکی محافظت ... کے ساتھ علی مرتضی رضی تنہا رہ گئے اور

سالہا سید صلعم

فصل پہلی

اور صحابہ خاصہ میں تھے

اکثر کفار لوہا کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے	اکثر تی تھی کہ ڈھالا اور آپ بھی مستعد ہوئے	ی کی طرح تیغ یکتی تھی اور طرب

ٹوٹ گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذو الفقار علی مرتضیٰ کو دی آپ نے اوس تلوار سے اتنی جوں
پیریاں کفار کو [illegible] قتل عام کیا کہ آپ نے فرمایا علی سے تم سوار دست [illegible] عریب کر دیا
لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذو الفقار علی حیدر اس سے سب محظوظ ہوئے اور اس لڑائی میں آپ کو
[illegible] ہوا اور دندان مبارک آپ کے شہید ہوئے ابوسفیان نے سید الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ
آپ کے چچا کو [illegible] وحشی کے ہاتھ سے شہید کروایا اور ہندہ زوجہ ابوسفیان نے آپ کی نعش کو
مثلہ کیا یعنی ہاتھ پاؤں اور ناک و کان کاٹے اور اعضائے تناسل بھی کاٹ ڈالے اور پیٹ
چیر کے دل اور کلیجی اونکا نکال کر دانتوں سے چبا کر ڈال دیا اور صحابہ بھی بہت شہید گئے آپکو بڑا ملال
ہوا [illegible] سنہ ۸ ہجری [illegible] ابوسفیان کے [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع لشکر
ظفر پیکر فتح مکہ کے واسطے روانہ ہوئے راہ میں حضرت عباس بن عبد المطلب آپ کے چچا کہ مکہ سے
اپنے اہل و عیال اور اسباب اموال کے ساتھ بہ سبب ہجرت کے مدینہ منورہ چلے جاتے تھے آپکی
قدمبوسی سے سرفراز ہوئے آپ اونکی ملاقات سے بہت خوش ہوئے فرمایا اسباب اپنا مدینہ
میں بھیج دو اور تم ہمارے ساتھ رہو پھر فرمایا عباس کی ہجرت آخری ہے جیسے میری نبوت آخری ہے
جب مکہ کے [illegible] مقام مر الظہران میں جو مکہ سے چار فرسنگ پر ہے پہنچے [illegible]
اور [illegible] حکم ہوا کہ ہر آدمی اپنے اپنے خیمے کے آگے دس ہزار جگہ آگ روشن کی حضرت عباس رض
کو اہل مکہ کے حال پر رقت طاری ہوئی کہ اگر یکبارگی یہ لشکر مکے کو پہونچ جائیگا تو بغیر امان کے
قریش [illegible] بہت تباہ ہو جاوینگے اونکا کچھ اثر باقی نہ رہیگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر
پر سوار ہو کے [illegible] کوئی مکہ کا [illegible] وہ [illegible] اور کوئی مکے کا [illegible]

۴۸/۰

ملجاتا تو زبانی اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تشریف آوری کی خبر کہلا بھیجتے کہ قریش مکے سے باہر آکر آپ سے بتضرع و زاری طلب امان کرتے ادھر سے ابوسفیان اور بدیل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبرین دریافت کرنے کو آئے تھے ابوسفیان نے بدیل سے کہا کہ اسقدر لشکر اور اتنی آگ میں نے کبھی نہین دیکھی تھی غرض اس خبر کے ادراک کے لیے ادھر ادھر دوڑتے پھرتے تھے حضرت عباس کو ابوسفیان نے پہچان کر کہا میرے ماں باپ تم پر قربان ہون کہو کیا حال ہی آپ نے فرمایا وائے بر تو یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر مین دس ہزار آدمی کے ساتھ ہین افسوس ہی قریش کے حال پر

ز دوست ہر کہ نصیحت نگیرد اندر گوش	بکام دشمن اگر بنشیند غم مخور و شش
ولی چو آمدی اکنون تو غم خود جو ش	نہ گفتمت کہ چو پروانہ دہ بہ آتش ای

ابوسفیان نے کہا اب کیا حیلہ کرون فرمایا اب تیری گردن ماری جائیگی خیر چڑھ لے میرے ساتھ اس خچر پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجا کر تجھے امان دلوا دون غرض اوسکو لشکر اسلام مین لائے حضرت عمر نے ابوسفیان کو دیکھکر چاہا کہ اوسے قتل کرین حضرت عباس نے کہا مین نے اسے امان دی ہی حضرت عمر جھپٹے کہ حضور اقدس سے ابوسفیان کے قتل کی اجازت لے لین اور جا کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ ابوسفیان دشمن خدا اور رسول بے ایمان آپ کے چچا حمزہ رضی کا قاتل اور آپکا دشمن جانی بلا امان آتا ہی مجھے حکم ہو تو اوسکی گردن مارون حضرت عباس نے کہا مین نے اسے امان دی ہی حضرت عمر نے چاہا کہ آپ کے کان مین کچھ کہین حضرت عباس نے دلیری کر کے سر مبارک آپکا اپنی بغل مین لے لیا اور کہا آج کی رات ہم لوگ آپ سے کانا پھوسی نہین کرنے دینگے حضرت عمر ابوسفیان کے قتل کے واسطے بالحاح تمام اجازت چاہتے تھے جب حضرت عمر رضی نے اوسکی شان مین زیادہ کچھ کلام کیا آپ نے اونکو روکا اور حضرت عباس کو فرمایا اسوقت تم اسے اپنے خیمہ مین لیجاؤ صبح لے آئیو صبح کو جب آپ نے ابوسفیان کو دیکھا باخلاق پیش آئے اور سب اوسکی پہلے قصور معاف کر دین اور نرمی اور شفقت سے فرمایا تجھپر افسوس ہی ای ابوسفیان کیا وہ وقت ابھی نہین آیا

فصل پہلی

تو اعتقاد کرے کہ سوا اللہ کے اور کوئی قابل پرستش نہیں ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کیسے بڑے حلیم اور کریم ہیں کہ باوجود میری ایسی عداوت اور قساوت کے ایسی مہربانی فرماتے ہیں واقعی سوا اللہ کے اور کوئی معبود نہیں نہیں تو وہ میری مدد کرتا پھر آپ نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر ای ابوسفیان کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تو میری رسالت کی تصدیق کرے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میرے دل

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ بِأَنَّهُ

کاٹ لینگے ابوسفیان نے کہا أَشْهَدُ

نسیم الریاض میں روایت ہے کہ یہی ہند بیٹی عتبہ کی بی بی ابوسفیان کی جسنے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ کو مثلہ کیا تھا اور ہمیشہ ایذا رسانی کا اوسکے نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتی رہی اور کفر میں بڑا طول رکھتی تھی بعد فتح مکہ کے اپنے منہ پر نقاب و برقع ڈال کے اور اور عورتوں کے ہمراہ حضور میں گئی اسلئے کہ اپنے کو اوچھاں سا کر آپ کے حضور میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئی بعد مسلمان ہونے کے پردہ موقوف کیا اور کہا میں ہند ہوں آپ نے کمال مکارم اخلاق سے سب خطائیں اوسکی معاف کر دیں اور فرمایا جب تو مسلمان ہو گئی تو اچھا کیا اور اوسکے حق میں دعائے خیر کی روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طیاری لشکر کشی کی مکے پر فرمائی چاہتے تھے کہ راستے بند کر دیں کہ قریش کو آپ کے عزم کی خبر نہ ہو کہ ناگہاں اوسکے سر پر جا پہونچیں حاطب بن ابی بلتعہ صحابی نے ایک قریش کو خط بعنوان عزم آپکے مکے پر لکھا اور ایک عورت کو دیا کہ چھپکے سے لیکر مکے کو روانہ ہوئی حق تعالی نے اس خط کی آپکو اطلاع دی آپ نے حضرت علی اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ جلد تم لوگ مکے کی راہ پر روضۂ حاج تک جاؤ وہاں ایک عورت ملیگی کہ جاتی ہے اوس سے خط لے آؤ تینوں صاحب گھوڑا دوڑا تے روضۂ حاج تک پہونچے وہاں ایک عورت ملی ہر چند تلاش کی مگر اوسکے پاس خط نہ نکلا لوگوں نے

چاہا پھر چلین حضرت علی نے تلوار نکال کر اوسے دھمکایا اور کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا
جھوٹھہ نہین تو نہین وہی ہے خط لے شک تیرے پاس ہے اگر مجھے ندے گی تو مین تجھے ننگا کرونگا تب اوسنے
سر کے بالون کے جوڑے مین سے خط نکال کے دیا آپ کے حضور مین لائے اوس خط مین لکھا تھا
بنام سرداران قریش کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر جرار تمپر آتے ہین اور اگر وہ تنہا بھی
تمپر قصد کرین تو خدا تعالی آنکو تمپر غالب کرے تم اپنی فکر کرو آپ نے حاطب کو بلا کے حال پوچھا
اونھون نے بعد اقرار اسکے کہا کہ یہ فعل مجھسے از راہ ارتداد و نفاق یا تغیر اعتقاد کے نہین ہوا ہے بلکہ
وجہ اوسکی یہ ہے کہ اور سب مہاجرین کی مکے مین ایسی قرابت ہے جسکے سبب سے قریش اونکے وہان کے
اقارب اور اہل و عیال کی نگہبانی کرینگے اور مین قریشی نہین ہون جس سے وے میرے عیال و اموال
کی نگہبانی کرین فقط مجھے ایک حق اپنا قریش پر ثابت کرنا ہے اور مین بالیقین جانتا ہون کہ حق تعالی
آپ کو فتح دیگا میرے اس لکھنے سے کچھ نہوگا آپ نے بمقتضای رحمت عامہ اور حلم و شفقت تامہ اپنے
کے فرمایا سچ کہتا ہے حضرت عمرؓ نے کہا قاتلک اللہ اللہ کی مار پڑے تجھپر باوجودیکہ تو جانتا تھا کہ آپ
اپنی مکے کے کوچ کی خبرین بند کردین ہین تو قریش کے اگاہ ہونے کو خط بھیجتا ہے پھر فرمایا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اگر حکم ہو تو گردن اس منافق کی مارون آپ نے فرمایا ای عمر یہ اہل بدر سے ہے اور
تم نہین جانتے ہو کہ حق تعالی نے اہل بدر پر ایک توجہ خاص کی ہے اور اونکے حق مین فرمایا ہے اِعْمَلُوا
مَاشِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ اور ایک روایت مین ہے فَقَدْ وَجَبَتْ لَکُمُ الْجَنَّۃُ کرو جو
تمہارے جی مین آوے مینے تمھین بخش دیا یہ سنکر حضرت عمر پر رقت طاری ہوئی رونے لگے
اور کہا خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہے پھر آپ نے حاطب کو روانہ کیا اور کچھ سزا نہدی سبحان
اللہ کیا بڑا اخلاق تھا شعر بدی را بدی سہل باشد جزا + اگر مردی احسن الی من اسا روایت قصہ ایذا رسانی
عکرمہ بن ابی جہل کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کے ساتھ اظہر من الشمس تھا جب مکہ فتح ہو گیا

وہاں سے بخوف اسکے کہ آپ اوسکو جان سے قتل کروا ڈالینگے بھاگا اور طرف ساحل کے گیا
اور اوسدن ایک صحابہ کو شہید کیا جب یہ خبر آپ کو پہنچی مسکرائے لوگوں نے سبب تبسم ارشاد
تعجب پوچھا کہ ایسے محل میں مسکرانا حکمت سے خالی نہیں فرمایا اسلیئے مسکراتا ہوں کہ صحابہ
مقتول ساتھ عکرمہ قاتل کے ہاتھ میں ہاتھ ملائے ہوئے بہشت میں چلے جاتے ہیں یاران اور
زیادہ متعجب ہوئے کہ بلکہ عکرمہ بحر کفر میں اسطرح ڈوبا تھا کہ اسلام اوسکا محال معلوم ہوتا تھا
آخر عکرمہ کشتی پر بقصد یمن سوار ہوا ایک ایسی کڑک پیدا ہوئی کہ دریا میں موج پر موج اوٹھنے
لگی اہل کشتی کے حواس پریشان ہوئے عکرمہ سے کہا ظاہر اکڑک کا آنا وقت تیرے ہی کشتی میں
بیٹھنے سے ہوا ہی سو تو کہہ لا الہ الا اللہ کیونکہ اس محل میں سوا حق تعالی کے کوئی مدد
نہیں کرسکتا عکرمہ اس سے کچھ متنبہ ہوا پھر کیا دیکھتے ہیں کہ دور سے ایک سیاہی گرد
مقنعہ سر سے اوٹھا کر دریا کے کنارے کھڑی ہوئی اہل کشتی نے لنگر ڈالا عکرمہ ایک ڈونگی
سوار ہو کر اوسکے پاس آیا دیکھا کہ ام حکیم اوسکی بی بی ہے اور ام حکیم بعد فتح مکہ کے مسلمان ہو گئی
تھیں اونے عکرمہ سے کہا ای عکرمہ میں کریم ترین اور حلیم ترین خلائق کے پاس سے آتی
ہوں اور کچھ اوصاف کمال آپ کے جہاں تک اوس سے ہو سکے بیان کیئے پھر کہا میں نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تھی کہ میرا شوہر حضور کے خوف سے بھاگ کر یمن
کی جانب گیا ہی توقع مکارم اخلاق سے آپ کے یہ ہی کہ اب آپ اوسے امان دیں فرمایا میں نے
اوسے امان دی بندای تعالی کے واسطے جو کوئی اوس سے ملاقات کرے اوسکے ساتھ
تغیر جھاڑ نکرے اب چلکے گھر چل عکرمہ نے کہا تو نے امان لی ہی اور اونہوں نے ایسی جو
ایسی ویسی اوستوں کے جیسے اوسکو پہچانیں ہیں امان دی کہا ہاں کرم احسان اوسکا اس سے
بھی بڑا ہی کہ کوئی اوسکو بیان کرسکے اللہم صل علی محمد نبی الرحمۃ وشفیع الامۃ

صلی اللہ علیہ وسلم آخر دونون مکے کو چلے آپ نے اس سے ملہم ہو کر فرمایا یاتیکم
عِکْرِمَۃُ بْنُ اَبِیْ جَھْلٍ مُؤْمِنًا مُھَاجِرًا فَلَا تَسُبُّوْا اَبَاہُ آپ اسی ذکر مین تھے کہ ام حکیم
منہ پر نقاب ڈالے ہوئے اپنے شوہر عکرمہ کے ساتھ حاضر ہو کر عرض کرنے لگی یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عکرمہ کو مین لے آئی سبحان اللہ ومرحبا آپ نے ساری اذیتین عکرمہ کی بھولی
بسری کر دین اور مارے خوشی کے اس طرح اپنی جگہ سے اچھل پڑے کہ چادر دوش مبارک سے
گر پڑی عکرمہ نے آپ کی انگلیونکا بوسہ لیکر آپ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کی یا محمد صلی اللہ علیہ
وسلم یہ عورت کہتی ہی کہ آپ نے اپنے غصے سے ہمین پناہ دی آپ نے فرمایا ہان سچ ہی
عکرمہ نے کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّکَ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ
یہ کہکے مارے شرم وحیا کے سر کو جھکا کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ راست گوے
ترین خلائق اور نیکوکار ترین اور وفادار ترین مردم ہین اور مین غایت شقاوت اور نادانی سے
اپنی برابر آپ کی تکذیب کرتا رہا اب عرض یہ ہی کہ حق تعالیٰ سے آپ دعا کرین کہ سب ایذائیں
اور گستاخیان اور عداوتین جو مجھسے حضورًا وغیبۃً سرًا وعلانیۃً بہ نسبت ملازمان والا کے صادر
ہوئی ہین معاف ہووین آپ نے عکرمہ کے حق مین دعا کی روایت ہی کہ ہبار بن اسود سے
بڑی بڑی اذیتین آپ کو پہونچی تھین منجملہ حرکات ناپسندیدہ اوسکے یہ تھا کہ آپ کی صاحبزادی
زینب رضی کو جو مکے سے مدینے کو آتی تھین نیزہ مارا تھا وہ ہودے سے گر پڑین اور بیمار ہو کر مر گئین
آپ کو اسکا بڑا رنج تھا اوسکے قتل کا اذن عام دیا تھا روز فتح مکہ کے آپ نے ہر چند اوسے
تلاش کیا نہ ملا جب آپ مدینے پھر گئے ایک روز مجمع صحابہ کبار کے ساتھ آپ بیٹھے تھے کہ
ہبار نے آکر آواز دی کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین مسلمان ہونے کو آیا ہون اور پہلے اسکے زائدہ
ورگاہ تھا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اور آپ کی الطرمیں گنہگار ہوں اور بس شرمسار ہوں آپ نے سر جھکا لیا اور عذر اوسکا قبول
کیا اور اوسکے ساتھ راضی جھڑکی نفرمائی اور فرمایا ای وحشی میں تجھسے خوش ہوا اور تیری
خطا معاف کردی اسلام گناہان ماتقدم کو قطع کردیتا ہے روایت ہے کہ وحشی قاتل حمزہ
رضی اللہ عنہ کے قتل پر مسلمان سب بڑے حریص تھے روز فتح مکہ کے وہ طائف کو بھاگا
بعد چندے کے وہاں سے حضور میں حاضر ہوکر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان
محمدا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو وحشی ہے کہا ہاں فرمایا اور کیفیت قتل حمزہ کی بیان کر
جب بیان کرچکا آپ نے فرمایا جا اب پھر میرے سامنے نہ آنا وحشی نے زمانہ خلافت ابوبکر
صدیق میں جس ہتھیار سے حضرت حمزہ کو شہید کیا اوسی ہتھیار سے مسیلمہ کذاب کو واصل جہنم کیا
اور کہا قتلت خیر الناس فی الجاہلیۃ وقتلت شر الناس فی الاسلام روایت
شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ روایت کرتے ہیں کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف حنین کے
روانہ ہوئے میں آپ کی موافقت کی اس نیت سے کہ جنگ میں فرصت پاکر اپنے باپ کا بدلہ
آپ سے لوں آخر ایام اشتداد جنگ میں ایک روز آپ گھوڑے سے اتر کر تہیہ اسباب اپنے
مشغول تھے کہ میں بھی گھوڑے سے اترا چاہا کہ آپ کی داہنی جانب سے آکر کام آپکا تمام کروں
عباس بن عبد المطلب کو دیکھا کہ مثل سد سکندری کے سفید زرہ مثل نقرہ خام کے پہنے ہوئے
آپ کی حفاظت کے واسطے کھڑے ہیں آپ کی چشم ابرو سے گرد صاف کررہے ہیں میں ہاتھ
آپ کی طرف بڑھا نہ سکا چاہا بائیں جانب سے وار کروں دیکھا اوسطرف ابوسفیان بن حارث
آپ کے چچا زاد بھائی مسلح کھڑے ہیں آخر آپ کے پیچھے ہوکر چاہا کہ آپ پر وار کروں دیکھا
کہ شعلہ آگ کا مثل برق کے نمایاں ہوکر ہمارے اور آپ کے درمیان حائل ہوگیا قریب تھا
کہ مجھے جلا کر مانند کوئلہ سیاہ کردے ناگاہ مجھے آپ نے دیکھا کمال شفقت سے فرمایا

یا شَیْبَۃُ اُدْنُ مِنِّیْ ای شیبہ تو میرے پاس آ میں آپ کے پاس آیا آپ نے دست مبارک
میرے سینے پر پھیرا اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنْہُ الشَّیْطَانَ نجد اکہ آپ سب لوگون سے اوسوقت
میرے سامنے محبوب معلوم ہوتے تھے اوسوقت اگر میرا باپ بھی رہتا اور آپ سے عداوت رکھتا تو
اوسے بھی مین تیغ کر ڈالتا آخر بعد ختم لڑائی کے آپ خیمے کے اندر تشریف لائے مین بھی فقط
آپکے دیدار جمال پر انوار کے لیے خیمے کے اندر گیا آپ نے فرمایا ای شیبہ جو اللہ تعالی نے
چاہا وہ بہتر تھا اوس سے کہ تو چاہتا تھا پھر اسوقت مین مسلمان ہو گیا روایت ہی کہ ایک
یہودیہ زینب نام یہود نے سلام کی سنا تھا کہ آپکو بکری کے دست کا گوشت بہت پسند ہی سو اوسنے خیبر
مین دست ہی کے گوشت مین زہر داخل کیا اور بریان کرکے حضور اقدس مین ہدیہ بھیجا آپنے
ایک لقمہ مونہہ مین ڈالا پھر اوس سے فرمایا اسے نکالو کیونکہ اس دست نے مجھسے کہدیا کہ مجھمین زہر
ملا ہی بشر بن براء صحابی نے اوس گوشت مین سے کچھ کھا لیا تھا اونکا اوسیوقت انتقال ہو گیا
وبروایتی سال کے اندر مگر اوسیوقت بیمار ہوئے اونکا سبز و سیاہ ہو گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس یہودیہ کو بلا کے پوچھا کہ اس بکری کے دست مین تنے زہر ملایا ہی اوسنے کہا آپکو
کسنے خبر دی فرمایا اس ہڈی نے اشارہ کیا طرف ساق کے جو آپ کے ہاتھ مین تھی پھر اوسنے کہا
ہان مینے زہر اسلیے دیا تھا کہ تمنے میرے باپ چچا شوہر کو مار ڈالا کہ اگر آپ پیغمبر نہونگے تو ہم
سب آپ سے نجات اور راحت پائینگے اور اگر آپ پیغمبر ہونگے آپکو معلوم ہو جائیگا
اور زہر کچھ ضرر نکریگا پھر آپنے اپنے کاہل پر باعث اثر اوسکے کے تین بار پچھنا لگایا
اور صحیح یہ ہی کہ اوس یہودیہ کو چھوڑ دیا اسواسطے کہ اپنے نفس کے واسطے کسی سے آپ بدلا نہین
لیتے تھے اور بعضون نے لکھا ہی کہ اوس صحابی کے عوض اوسکو آپنے قتل کروایا اور مواہب لدنیہ
مین ہی کہ پچھنا لگانے سے مادہ سمیہ خون کے ساتھہ بالکل خارج نہوا بلکہ کچھہ تھوڑا اوسکا

اور اگر چاہیں اللہ تعالی تو سنا دیتا اوس سب کو کلام اوسکا نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض

فصل دوسری

تر ہو گیا آخر حیات تک کیونکہ اللہ کو منظور تھا کہ آپ کے مراتب صبر اور فضل کی تکمیل ہو حاشیے
فرشتہ شہادت سے کذا فی نسیم الریاض شرح شفاء ناصی عیاض ف اسی ہی عائشہ صدیقہ سے
کہ ایک مرد نے طلب اذن کیا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کو پس آپ نے فرمایا آنے دو
سو یہ برا بھائی صحبت کا ہی یعنی اپنی قوم میں بڑا ہی پھر جب وہ بیٹھا آپ نے اوسکے ساتھ کشادہ پیشانی
اور نرمی سے کلام فرمایا پھر جب وہ چلا گیا عائشہ صدیقہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جب آپ نے اوسے آتے دیکھا تھا تو ایسا ویسا فرمایا تھا پھر جب وہ آیا اوس سے کشادہ
پیشانی واسا کلام پھر آپ نے فرمایا ای عائشہ کب تو نے مجھ کو بدگو پایا بیشک بدترین لوگوں میں خدا کے نزدیک بدترین آدمیاں مرتبے میں وہ ہوگا کہ چھوڑ دیں اوسے آدمی بسبب شر
اوسکے کے روایت کیا بخاری و مسلم نے ف یعنی اگر میں بھی اوسکے ساتھ کج خلقی کرتا جلسا وہ تھا
تو پھر میرے پاس وہ نہ آتا اور احد علم و صلاح مجھ سے کہتا عرض یہ کہ خوش خلقی کرنی آپ کی اوسکے ساتھ
بقصد تالیف قلوب کے تھی کہ تا مسلمان ہو جاوے اسکی قوم کہ یہ مرد رئیس اپنی قوم کا تھا مگر وہ
کہنے سے آپ کے اوسکا ذلیل و رسوا کرنا بہتر تھا کہ غیبت لازم آوے اگرچہ غیبت فاسق
کی جائز ہی مگر آپ کو منظور اسمیں اصلاح حال آدمیوں کا تھا کہ تا اوسکی حقیقت حال سے مطلع
ہو کر اوسکے ساتھ جھگڑیں نہیں اور اوسکے فریب میں نہ پڑیں اور اس حدیث میں تنبیہ ہی امت کو
کہ بروں اور شریروں کے ساتھ مدارات کے ساتھ پیش آئیں اور کہا قاضی عیاض نے معلوم
نہیں کہ وہ اوس وقت مسلمان تھا یا نہیں اگر یہ تھا تو علت یہ ہی اور اگر مسلمان تھا تو اسلام
اسکا خالص نہ تھا اور فتح الباری میں ہی کہ یہ مرد کہ نام اوسکا عیینہ تھا حضرت صدیق کے زمانے
میں مرتد ہو کر مسلمانوں سے لڑا تھا پھر حضرت عمر کے وقت میں مسلمان ہو گیا

فصل دوم بیان نوع آخر و آداب حسن معاشرت سید عالم با عامہ مومنین و اصحاب خدام

[Margin notes, partly legible:] یعنی اوس کو کرنی بھلائی کام کی اچھائی بیان کرنے دوسرے کے گناہ کو ہر کلام کی معافی ... سب کو کم ...

بنبیہ القاری مین ہی کہ تواضع وہ ہی کہ تعظیم کرے بزرگ کی عزت اور جاہ اور شان مین کہ اپنے سے چھوٹی کی لائق مرتبے اوسکے ہی جاہ اور تعظیم مین اور تعظیم اوسکی جو ما فوق ہو تواضع کے ہو وہ تواضع نہین ہی بلکہ اداے حق بزرگی کا اوسکی ہی مصرعہ تواضع ز گردن فرازان نکوست اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی نے تواضع نکی کہ حق تعالی نے اوسکی عزت نہ بڑھائی اور فرمایا کوئی آدمی ایسا نہین کہ جسکے سر پر باگ نہو ہاتھہ مین دو فرشتون کے جب وہ تواضع کرتا ہی تو وہی فرشتے اوس باگ کو اوپر کھینچتے ہین اور کہتے ہین بارخدایا اسے اٹھائے رہ اور اگر وہ تکبر کرتا ہی تو وہی فرشتے اوس باگ کو چھوڑ دیتے ہین اور کہتے ہین بارخدایا اسے جھکائے رہ نظم

تواضع ترا ارجمندی دہد | ز روی شرف سربلندی دہد

اور فرمایا خنک وہ آدمی ہی کہ تواضع کرے نہ بیچارگی سے اور نفقہ کرے اوس مال سے کہ معصیت سے اوسے نہین جمع کیا ہی اور رحمت کرے بیچارون پر اور ملا رہے حکما اور علما سے ابو سلمہ مدنی نے اپنے جد سے روایت کی وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن ہمارے یہان مہمان تھے اور آپ روزہ دار تھے آپ کے افطار کے وقت ایک پیالہ دودھ کا اوسمین شہد ملا ہوا لایا آپ نے جب اوسے چکھا اور اوسکی شیرینی پائی فرمایا یہ کیا ہی مینے عرض کی اسمین شہد مینے ملایا ہی آپ نے پیالہ ہاتھہ سے رکھدیا اور دودھ کو نہ پیا اور فرمایا مین اسے حرام نہین کہتا ہون مگر جو شخص کہ خدا کے لیے تواضع کرتا ہی خدای تعالی اوسے بلندی دیتا ہی اور اگر وہ تکبر کرتا ہی تو حق تعالی اوسے خوار کرتا ہی نظم

از تواضع بلند گردد نام | ور تواضع رسیدہ اند بکام
منظر لطف کردگار بود | ہمتو اضع بزرگوار بود

اور فرمایا آپ نے بزرگی تقوے مین ہی اور شرافت تواضع مین اور تونگری یقین مین اور فرمایا جسے حق تعالی نے راہ اسلام دکھائی اور صورت اوسکی اچھی بنائی اور حال اوسکا ایسا نکیا کہ اوس سے شرمانا چاہیے اور باوجود اسکے تواضع اوسکے

فصل دوسری

سیکی تو ایسا آدمی برگزیدگان حق سے ہی اور صحابہ کو فرمایا کیا سبب ہی کہ حلاوت عبادت کی
تم لوگوں میں نہیں پاتا ہوں لوگوں نے کہا حلاوت عبادت کیا ہی فرمایا تواضع اور فرمایا جب تواضع
کو دیکھو تو تواضع کرو اور جب متکبر کو دیکھو تو تکبر کرو تا عار اور ذلت اسکی کھل جاوے روایت
ہی انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی عضبا نام اوس سے کوئی اونٹنی کبھی سبقت
نہیں کر جاتی تھی پھر آیا ایک اعرابی سوار ایک اونٹ پر پس وہ اونٹ سبقت کر گیا آپ کی اونٹنی پر پھر
یہ سبقت کرنا اوسکا شاق ہوا مسلمانوں پر اور کہا مسلمانوں نے عضبا پر کراہت کی راہ سے
کہ اونٹ اسکا سبقت کر گیا عضبا سے آپ نے تواضع کی راہ سے فرمایا کہ حق ہی اللہ پر کہ اونچی
نہیں کی جاتی ہر کوئی چیز دنیا کی مگر یہ کہ نیچا کرتا ہی اللہ اوسکو روا البخاری روایت ہی سعد بن
ابی وقاص سے کہ اذن چاہا حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کو اور آپکے
پاس ازواج مطہرات تھیں کہ آپ سے کچھ زیادہ نفقہ طلب کر رہی تھیں جتی کہ آواز انکی آواز
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند کرتی تھیں پھر جب حضرتؓ آپ کے پاس آنا چاہا سب پردے
میں بھاگ گئیں پس عمرؓ آپکے پاس آئے دیکھا آپ ہنس رہے ہیں کہا ہنساتا ہے اللہ آپکے
دانت کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں پھر تو ہی فرمایا میں تعجب
کرتا ہوں ایسی عورتوں سے کہ میرے پاس تھیں جب تیری آواز اون سبھوں نے سنی
تو پردے میں بھاگیں کہا عمرؓ نے آپ زیادہ لایق ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہیبت
کھاتیں یہ عورتیں آپسے پھر عمرؓ متوجہ ہوئے طرف اون عورتوں کے اور کہا ای اپنی جانوں
کی دشمنوں آیا مجھسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتی ہو کہا اون
سبھوں نے تم زشت خو اور کڑے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے پھر کہو ای عمرؓ قسم اوسکی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہی کہ نہیں ملا تم سے

حدیث ختمِ ... ۵۱

فصل دوسری — بیان تواضع و حسن معاشرت میں

کسی کوچے میں جا رہے کہ چھوڑو سب اوس کوچے کو حالت خوف سے یعنی کترا کے دوسرے کوچے
کی راہ لے رواہ البخاری روایت تفسیر فتح العزیز میں ہے کہ ایک دن جناب حضرت رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام میں بیٹھے ہوئے سرداران قریش عتبہ اور ربیعہ پسران شیبہ اور ابو جہل بن
ہشام اور حضرت عباس اور اور رؤسا کو خوبی دین اسلام اور بدی بت پرستی کی کمال توجہ و اہتمام
سے بیان فرماتے تھے کہ ابن ام مکتوم نابینا آئے آپ سمجھے کہ یہ مرد بصیر ہیں رنگ مجلس کا
دیکھینگے باتیں سنے مخل ہوینگے اور قطع کلام کرینگے اور باتیں ہماری ان عمائد قریش کے ساتھ
ناتمام رہ جاینگی آخر ابن ام مکتوم بالکل وابس پیش مجلس کے آپ کے پاس آکر بیٹھے اور کہا آپ مجھے
فلاں فلاں سورۂ قرآن سکھا دیں اور ذرا میری جانب متوجہ ہوں کہ میں بہ مشقت تمام بغیر کسی
ہاتھ پکڑنے والے کے پوچھتا پوچھتا آپ کی مجلس تک پہنچا ہوں آپ نے بپاس خاطر اون عمائد
کے سکوت فرما کر ارشاد کیا ٹھہرو وہ بصیر درد ایک دم ٹھہرے کہ اپنے مطلب کی تکرار کیے جاتے تھے
اور جلدی کرتے تھے باعث ان حرکات ناملایم لڑکے کے کہ موجب تنگدلی سرداروں کے تھی آثار
کراہیت کے چہرہ مبارک پر ظاہر ہوئے آپ نے تیوری چڑھائی اور اوس بصیر سے مونھ موڑ
کر کے اون عمائد کی جانب متوجہ ہوئے اوس بصیر نے گھر کی راہ لی حق تعالی نے بلحاظ اسکے
کہ ایسا انکوئی نسمجھے کہ آپ طرفداری اغنیا اور امرا کی کرتے ہیں اور غربا اور اغیار سے اغماض
فرماتے ہیں فورا جبرئیل امین کو سورۂ عبس لیکر بھیجا اور عتاب دوستانہ سنایا جوں جوں جبرئیل
امین اس سورے کو پڑھتے تھے دم بدم رنگ چہرۂ انور بدلا جاتا تھا اور نہایت ڈر آپ پر طاری
ہوا جب كلا انها تذكرة سنا خوش ہوئے اور رنگ چہرے کا بحال ہوا جانا کہ یہ ایک عتاب
دوستانہ ہو از راہ خیر خواہی اور لطف کے پھر آپ بمجرد نزول ان آیات کے اون سب سرداروں سے
جو مجلس میں آپ کے بیٹھے ہوئے تھے کچھ لحاظ و شرم و حیا نفرماتے ازراہ کمال تواضع کے

فصل دوسری

وس لسیر کے پیچھے دوڑے اور اوسکے گھر جا کر بہت سی معذرتیں کیں اور پھر اوسے اپنے دولتخانہ
میں لاکر اپنی چادر مبارک بچھا کر اوسے بٹھلایا اور پہلے سے اوسکی تعظیم و توقیر بڑھائی تا مدام اوسکی حرمت
ہوا اور فرمایا اَنْتَ فِی عِیَالِ مُحَمَّدٍ مَا بَقِیتَ تو میری عیال میں ہے جب تک تو زندہ ہے میں تیری
تابرداری کرونگا پھر جب وہ آپ کی مجلس مبارک میں آتے آپ اوسکی تعظیم و اکرام زیادہ فرماتے اور
ارشاد فرماتے مَرْحَبًا بِمَنْ عَاتَبَنِی فِیهِ رَبِّی مرحبا جو شخص آیا تو ای وہ شخص کہ ترے سبب سے
پروردگار نے ہمارے ساتھ جھڑکی فرمائی اور جب آپ اوسکو دیکھتے فرماتے تمہیں کچھ حاجت ہو تو
کہو اور اوسکو آپ نے دو سفر میں مدینہ منورہ میں امام نماز کا کر کے تشریف لے گئے تھے اور آپ تیسیر
اور یسر کو لوگوں کے واسطے بہت دوست رکھتے اور فرماتے یَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا لوگوں پر آسانی
کرو دشواری مت کرو **روایت** ہے ابوہریرہؓ سے کہ ایک اعرابی یعنی مرد بدوی پیشاب کرنے لگا مسجد
شریف میں پس کھڑے ہوئے لوگ اوسکے جھڑکنے کو پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو
چھوڑ دو اسکا پیشاب سو کو اور بہا دو اوسکے پیشاب پر ایک ڈول پانی سو تم لوگ بھیجے گئے ہو لوگوں پر
آسانی کرنے کو نہ لوگوں کو متنفر کرنے کو پھر طلب کیا آپ نے ایک ڈول پانی پس بہایا اوسکے
پیشاب پر رواہ البخاری **روایت** ہے کہ گود میں لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو
اور چھوٹا بچہ تھا کہ اوسے چٹاتے تھے پھر پیشاب کر دیا اوس لڑکے نے آپ کی گود میں پس طلب کیا
آپ نے پانی اور بہایا اوسپر رواہ البخاری **روایت** ہے انسؓ سے کہا اونھوں نے خدمت کی
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس پس کہا آپ نے ہمیں اف کبھی اور کہا اوس کام کو
کہ میں نے کیا کیوں کیا اور اوس کام کو کہ میں نے نہ کیا کیوں نہ کیا رواہ البخاری **روایت** ہے مسلم میں
انسؓ سے ایک ہی وہ کہتے ہیں کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے احسن خلق
میں پس بھیجا آپ نے ہمیں ایک دن ایک کام کو میں نے بات سفر سے ای کہا واللہ میں

نہ جاؤنگا اور ہمارے جی مین تھا کہ جاتا ہون اوس کام کے واسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہمیں اوس کام کو مین چلا جاتا تھا آخر ایک راہ پر پہونچا کہ وہان چند لڑکے کھیل رہے تھے بازار
مین پس ناگاہ دیکھتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیچھے سے میری گردن پکڑے
ہوئے ہین پس مونہہ پھیر کر مینے آپ کو دیکھا کہ آپ ہنس رہے ہین فرمایا یا انیس تم گئے جہان
جانے کو مینے تمہین کہا تھا مینے کہا ہان اب جاتا ہون یا رسول اللہ صلی اللہ وسلم روایت
ہی انس سے کہ نہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیہودہ گو اور بدگو اور نہ لعنت کرنے والے اور نہ
گالی دینے والے جب غصہ ہوتے اتنا فرماتے کیا حال ہی اسکا خاک آلودہ ہوا سکی پیشانی[1] رواہ البخاری
روایت کی بیہقی نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ ایک یہودی بڑا دانشمند تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھہ
دینار اوسکے قرض تھے اوسنے آپ سے تقاضا کیا آپ نے فرمایا ای یہودی میرے پاس ابھی کچھہ
نہین ہی کہ تجھے دون اوسنے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین تمسے جدا نہونگا جبتک تم میرا دین ندوگے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو مجھے بغیر اپنا دین لیے نچھوڑیگا تو اب مین تیرے ساتھہ بیٹھتا ہون
پس بیٹھے آپ اوسکے ساتھہ پھر پڑھی آپ نے اوسکے پاس نماز ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور
صبح کی اور صحابہ اوس یہودی کو ڈراتے تھے کہ تجھے ایسا ویسا کرونگا پس تاڑ گئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہ صحابہ اوسے ڈراتے ہین آخر صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یہودی آپکو روکے آپ نے فرمایا میرے پروردگار نے مجھے منع کیا ہی کہ ذمی یا اور کسی پر مین
ظلم کرون پھر جب کچھہ دن چڑھا تو کہا یہودی نے اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد انک
رسول اللہ اور کہا آدھا مال ہمارا خدا کی راہ مین صدقہ ہی اور آپ جانین کہ واللہ مینے نہ کی یہ بات
آپکے ساتھہ مگر تا کہ دیکھون اور آزماؤن آپ مین آپکی صفت جو توریت مین لکھی ہی کہ محمد
بن عبد اللہ ولادت اونکی مکے مین ہی اور ہجرت اونکی مدینے میں اور ملک اونکا شام مین ہوگے

[1] اور یہ بھی معنی ہین سجدے کی اکثر کثرت سے

55

سرکی زمین پر سجدہ کرنیکا نشان ہو یعنی بہت سجدہ کرنے والا بنا اسکو دعا ہی

فصل دوسری

بہ درشت حو اور نہ کڑی بات کہنے والے اور نہ بازاروں میں چلا کر بولنے والے اور مدد منتہی ہوں گے ساتھ ان کے اگر گنہگار ہوں گے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ جیسے
کہا اور سب سے بڑے مالدار تھے اسی طرح حکم کیا آپ کو اس طرح کہ اصل مال آپ کا آپ کا گھر ہے اور وہ دنیا کی
بڑا مالدار تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تواضع کا کمال ہے کہ آپ باوجود علو منصب
اور سخاوت اصل اور حسب و نسب اور بلندی قدر و منزلت اور حسن صورت اور مال سب سے زیادہ
سب لوگوں سے تواضع میں زیادہ تھے اور کہ آپ ایسا کچھ بھی نہ تھا اور آپ کے کمال تواضع
تھا کہ پروردگار عالم نے خبر کیا تھا آپ کو کہ آپ چاہیں نبوت کے ساتھ بادشاہت اختیار کریں
یا عبدیت اختیار فرمائیں آپ نے اپنے کمال تواضع اور رہنے سوت کے ساتھ عبدیت
ہی کو اختیار فرمایا پس بحکم من تواضع للہ رفعہ اللہ کے حق تعالیٰ نے آپ کو سب خلائق
سے بالا اور رفیع کیا اس وقت اسرافیل نے آپ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حق تعالیٰ نے بسبب تواضع آپ کے اور باعث اختیار آپ کے عبدیت کے سلطنت آپ کو
سردار اولاد آدم کا کیا قیامت کے دن اور حشر کے دن اسی طرح سب سے پہلے قبر سے
آپ ہی نکلیں گے اور قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کے واسطے آپ ہی کھڑے ہوں گے
روایت ہے مشکوٰۃ شریف میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ یا عائشہ اگر میں چاہتا تو دنیا کے پہاڑ میرے ساتھ سونے کے ہو کر چلتے میرے پاس آیا ہمارے
پاس ایک فرشتہ کہ کمر اس کی برابر کعبہ کے تھی پس کہا اس نے مجھے کہ رب تمہارا تم کو سلام کہتا ہے
اور فرماتا ہے کہ اگر تم چاہو نبی عبد ہو اور اگر چاہو نبی بادشاہ رہو پس نظر کی میں طرف جبرئیل کے
کہ واسطے مشورہ کے پس اشارہ کیا مجھے جبرئیل نے کہ آپ تواضع کیجئے یعنی نبی عبد ہونا
اختیار کیجئے پس میں نے کہا نبی عبد ہوں گا نہ بادشاہ کہا عائشہ نے کہ آپ نے پھر اس کے بعد

کبھی تکیہ لگاکر بیٹھا اور فرماتے کھاتا ہوں جسطرح بندے کھاتے ہیں اور بیٹھتا ہوں جسطرح بندے بیٹھتے ہیں ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رسالت عامہ کے ساتھہ سلطنت کو اختیار نفرمایا اور عبدیت کو اختیار فرمایا اسواسطے کہ صفت عبدیت آپ کو بہت ہی پسند تھی جیسے اکثر حدیثون سے ثابت ہوتا ہی اور حضرات صوفیہ کے نزدیک مقام عبدیت سب مقامات سے اعلی اور اشرف ہی اسیواسطے حق تعالی نے مواقع کمال قرب اور عظمت ووصال یعنی معراج مین کہ سب مقامات سے اشرف واعلی ہی آپ کو بصفت عبودیت یاد فرمایا ہی سُبحَانَ الَّذِی اَسرٰی بِعَبدِہٖ اور فَاَوحٰی اِلٰی عَبدِہٖ مَا اَوحٰی تا اشارا ہو کہ عبدیت کے مانند کوئی مرتبہ نہین سر اسکا یہ ہی کہ جان ومال عبد کا بالکل مولی کا ہوتا ہی عبد خود کسی تصرف کا مالک نہین ہوتا یہ امر نہ باپ بیٹے مین حاصل ہی نہ نوکر آقا مین اور مقام عبدیت کا اقتضا یہ ہی کہ عبد ہر لحظہ مولی سے ڈرتا رہے اور مولی سے کیساہی تقرب رکھتا ہو مگر اپنا کچھہ حق اوسپر نہ سمجھے اور اپنے عجز اور برابر مولی سے اپنی عاجزی ظاہر کرتا رہے روایت ابی امامہ نے کہا کہ باہر تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصا پر تکیہ لگائے ہوئے پس ہم لوگ آپ کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہوگئے آپنے تواضع کی راہ سے فرمایا کہ نہ کھڑے ہو تم لوگ جسطرح عجمی کھڑے ہوتے ہین ایک دوسرے کی تعظیم کے واسطے اور فرمایا مین تو خدا کا ایک بندہ ہون کھاتا ہون جسطرح بندے کھاتے ہین اور بیٹھتا ہون جسطرح بندے بیٹھتے ہین روایت ہی انس رضی سے کہ صحابہ کے نزدیک کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبوب اور دوست تر نتھا اور صحابہ جب آپ کو آتے دیکھتے تو کھڑے نہوتے تھے اسواسطے کہ سب جانتے تھے کہ قیام آپ کو ناپسند ہی ف یعنی آپ باوجود علو منزلت کے تواضع کی راہ سے کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے پھرنے چلنے اور سب افعال اور اخلاق مین سب سے محض بے تکلف رہتے تھے بنظر شفقت علم ابی کے باین لحاظ کہ بار بار کھڑے

ہوئے میں کہ ہر وقت کی میری آمد و رفت ہی لوگوں کو تکلیف ہوگی اور ایسا ہو کہ اسکو لوگ سنت سمجھ لیں اور اسکی عادت کرلیں اجازت نہ رکھی تھی کہ میرے واسطے کھڑے ہوا کریں یا بمقتضای سَبَقَ الْأَمْرُ فَوْقَ الْأَدَبِ قیام نہیں کرتے تھے اور اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ کھڑا ہونا کسی کی تعظیم کے واسطے منع ہے کیونکہ اور حدیثوں سے جواز قیام کا تحقیق معظم کے واسطے بارعت و تعظیم ثابت ہوتا ہے کما لا یخفی علی العلماء المحدثین امام نووی نے رسالہ البیان فی آداب حملة القرآن میں اس مسئلے کو لکھا ہے اور ایک رسالہ بالخصوص اس مسئلے کے بیان میں انھوں نے علیحدہ تصنیف کر کے احادیث سے دلائل قویہ اسکے جواز کو ثابت کیا ہے اور امام غزالی رح نے لکھا ہے کہ اگر کوئی بر سبیل اکرام کے جہاں عادت ہو قیام کرے تو اسمیں کچھ باک نہیں اور شہاب خفاجی نے شرح شفا میں لکھا ہے کہ بعضے اسکی کراہت کی طرف گئے ہیں اور احسن وہ ہے جو کہا قاضی زکریا نے شرح روض میں کہ اہل علم و صلاح اور حکام عدول کے واسطے مستحب ہے بلکہ کبھی واجب ہوتا ہے جب اسکے ترک سے ضرر کا خوف ہو جیسے بادشاہ ظالم اور مستحب ہے جب کوئی سفر سے آوے یا کوئی ذوی الارحام سے راہ تعظیم اور احسان کے دلیل اسکی فرمانا ہے آپ کا انصار کو جب سفر سے چلے آتے تھے سعد قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ اور نقل کرنا حدیث سعد کا کہ وہ بیمار تھے اور سوار آئے تھے پس آپ نے قیام کا حکم اسواسطے دیا کہ اونکو گدھے پرسے اوتار لیں خلاف ظاہر کے ہے اور آپ کھڑے ہوتے تھے فاطمہ زہرا رض کے واسطے جب وہ آپ کے پاس آتی تھیں انتہی کلامہ روایت ہے بخاری شریف میں عمر رض سے کہ فرمایا آپ نے لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ إِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ سبحان اللہ کیا تواضع کا کلام ہے فرماتے ہیں مت حد سے بڑھاؤ تم لوگ ہمیں مدح کر کے اور میری مدح میں حد سے تجاوز نکرو جس طرح مدح میں حد سے بڑھا دیا نصاری نے مریم کے بیٹے کو میں تو ایک بندہ خدا

٥٨

ہون پس کہو تم مجکو اللہ کا بندہ اور اللہ کا رسول **ف** یعنی جسطرح نصاری نے عیسی کو خدا کا بیٹا کہدیا مجھے بھی ایسا یا مثل اسکے نہ کہنا اور کیا اچھا کہا کہنے والے نے **اشعار**

دع ما ادعتہ النصاری فی نبیہم	واحکم بما شئت مدحا فیہ واحتکم
ذکر ہر صفت کش میخواہی اندر مدحش انشا کن	مخوان او را خدا از بہر حفظ شرع وفرمان
	اور سوا اسکے جو مدح ہی سو آپ کے واسطے زیبا ہی اور وہ عین ایمان ہی

شرح سفر السعادت مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شاعرون سے مدح اپنی سنتے اور اونکو عطیہ دیتے اجرت بخشتے اور آپکو مدح اپنی ذات شریف کی بہت خوش آتی اسواسطے کہ وہ علامت حرف ایمان اور دین خالص کی ہی اور ناشی ہوتی ہی محبت حق اور صدق محض سے اور بخاری شریف مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی فرماتی ہین کہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسان شاعر کے واسطے منبر مسجد کے اندر اور حسان اوس منبر پر کھڑے ہو کر اشعار نعت کے پڑھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قریش کے ساتھ فخر مین برابری کرتے اور کفار اور مشرکین سے مخاصمہ کرتے یعنی آپکی مدح اور اونکی ہجو کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اللہ تایید کریگا حسان کی جبرئیل سے جب تک مخاصمہ اور مدافعہ کرتا رہیگا وہ کفار سے یا برابری کرتا رہیگا اونکے ساتھ فخر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے **نظم**

یون ہی شمائل نبوی مین لکھا ہی	راوی ہین اسکی زوجہ سلطان انبیا	محبوبہ حبیب خداوند کبریا
یعنی جناب عائشہ خاتون باحیا	حسان جب کہ خدمت اقدس مین آتے تھے	منبر پر اپنے خود اونھین حضرت بٹھاتے تھے
فرماتے تھے کہ ہان میرے مداح خوش بیان	اشعار سے تو اپنی زبان گہر فشان	ہوتے تھے نعت پاک مین جس دم وہ تر زبان
خوش ہوکے دیتے تھے یہ وظائف زر زبان	روح القدس سے اسکی ہی دی قدیر کر	تو فن شاعری مین اسے بے نظیر کر

روایت طبری نے ذکر کیا ہی کہ ایک سفر مین آپ نے ایک بکری کے ذبح کا حکم دیا صحابہ نے آپسمین ایک ایک کام تقسیم کر لیا ایک صحابی اوٹھے اور کہا مین ذبح کرونگا ایک نے کہا کھال

ہیں کھینچے دونگا ایک نے کہا گوشت میں بنا دونگا ایک نے کہا میں پکا دونگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جنگل سے لکڑیاں میں اٹھا لاؤنگا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کام کو
ہم کر لینگے آپ کو اس سے کیا کام آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ ایسے ہی تم لوگ کر لوگے مگر میں
برا جانتا ہوں کہ تمہارے درمیان سے ممتاز ہو کر بیٹھوں اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناپسند ہے کہ آدمی اپنے
یاروں میں ممتاز ہو کے بیٹھے اور کام میں شریک نہ ہو پھر آپ جا کے جنگل سے لکڑیاں اٹھا لائے
روایت ہے کہ ایکبار جوتی آپ کی شکستہ ہو گئی تھی ایک صحابی نے کہا مجھے یہ جوتی آپ دیں
میں اسے ٹانک دوں آپ نے فرمایا میں نہیں چاہتا ہوں کہ خود ممتاز ہوں اور دوسرے
کام کریں **روایت** شفا میں ہے کہ جب ایلچی نجاشی بادشاہ حبشہ کے آپ کے پاس آئے تھے
آپ ان کی خدمت کو اٹھ کھڑے ہوئے صحابہ نے عرض کی آپ ہم لوگوں کو چھوڑ دیں
کہ خدمت ہم لوگ کر لیوینگے فرمایا ان لوگوں نے میرے اصحاب کی خدمت اور تکریم
بہت کی ہے میں دوست رکھتا ہوں کہ بعوض اس کے میں خود ان کی خدمت کروں **روایت**
ہے کہ ایک مرتبہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے ساتھ ایک جھاڑی میں داخل ہوئے
اور وہاں سے دو مسواکیں توڑیں ان میں سے جو سیدھی تھی صحابی کو دی ٹیڑھی آپ رکھی صحابی
نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ احق ہیں سیدھی مسواک کے لئے ارشاد فرمایا
مَا مِنْ صَاحِبٍ يَصْحَبُ صَاحِبًا وَلَوْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ إِلَّا يُسْأَلُ عَنْ صُحْبَتِهِ هَلْ
أَقَامَ فِيهَا حَقَّ اللهِ تَعَالَى أَوْ أَضَاعَهُ میں کوئی پاس بیٹھنے والا کہ پاس بیٹھے اگرچہ ایک
ہی لحظہ دن سے مگر پوچھا جائیگا اسکی صحبت سے کہ آیا بجا لایا اوس میں حق اللہ تعالیٰ کا یا ضائع
کیا اوسکو **روایت** ہے کہ جب جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ رنجور ہوئے
زمانہ رحلت سے عیادت کو لوگوں کی جماعت آنے لگے عمامہ متبرک سر مبارک پر لپیٹ رکھا تھا ہاتھ

٦٠

ایک جماعت مہاجرین و انصار کے پیادہ پا پیچھے پیچھے معاذ کے چلے اور اونکو ہمیتین فرماتے جاتے تھے معاذ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سوار ہون اور آپ پیادہ پا ہین اجازت ہو تو سواری سے اوتر پڑون آپ نے فرمایا ای معاذ مین ایسا سمجھتا ہون کہ اپنے ان قدمونکو مین راہ خدا مین رکھتا ہون ای معاذ مین تجھسے وصیت کرتا ہون ساتھہ تقوے کے اور سچ بولنے اور اچھے کام کرنے اور ادائے امانت اور ترک خیانت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور نگاہداشت حقوق ہمسایہ اور دانشمند ہوجانے کے ساتھہ قرآن کے اور نرمی کلام کے اور ساتھہ سبقت کرنے کے سلام مین اور ڈرنے کے قیامت کے دن سے اور اختیار کرنے آخرت کے دنیا پر ای معاذ کسی مسلمان کو دشنام ندینا اور کسی جھوٹے کی بات نہ ماننا اور کسی سچے آدمی کو جھٹلانا نہین اور امام عادل کی نافرمانی نکرنا ای معاذ تیرے واسطے مین دوست رکھتا ہون جو اپنے واسطے دوست رکھتا ہون اور جو اپنے واسطے برا جانتا ہون تیرے واسطے بھی برا جانتا ہون ای معاذ عیادت بیمارون کی بجالانا اور حاجتین ضعفا اور اہل حاجت کی جلدی ادا کرنا اور یتیمونکو اپنے پاس جگہہ دینا اور فقرا اور مساکین کے ساتھہ اونکی نشست مقرر کرنا اور اپنے نفس سے انصاف لوگونکو دینا اور ایک قدم بھی طریقۂ راستی سے باہر نرکھنا اور راہ خدا مین کسی کی ملامت نکرنا ایسا نہو کہ تجھمین اثر کر جاوے پھر فرمایا ای معاذ اگر تجھمین میرے تیرے درمیان اسکے بعد ملاقات ممکن ہوتی تو البتہ وصیت کم کرتا مین لیکن قیامت تک پھر باہم اتفاق ملاقات کا نہوگا شعر

غم فراق باُمید وصل میاندزد	ولی امید وصال ندرین فراق کجا

روایت ہی کہ ایکدن گھر مین حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے آپ تشریف لائے فاطمہ زہرا اوسوقت اتفاقات سے تنور مین روٹیان پکا رہی تھین اور مارے شدت گرمی تنور کے تن نازنین اونکا بخار والون کی طرح گرم ہوگیا تھا جناب حضرت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اسے کمال تواضع اور مکارم اخلاق کے باعث اعانت وموافقت میں اوس فرزند ارجمند کی چید
روٹیاں اپنے دست مبارک سے تنور میں لگائیں پھر جو جو روٹیاں کہ آپ نے لگائیں تھیں سب
اوسیطرح خام کی خام رہگئیں اور جو جو روٹیاں کہ فاطمہ زہرا نے تنور میں لگائیں تھیں پختہ ہوکر
نکلتی تھیں فاطمہ زہرا انگشت حیرت دندان تفکر کے بیچ دباکر تعجب کرنے لگیں کہ اللہ العالمین
اسمیں کیا حکمت ہے کہ وہ جماعت جنکی نسبت میں حق نَاقِصَاتُ الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ وارد ہے روٹیاں
انکی پکیں اور روٹیاں اوس مہمان مائدہ اَبِيْتُ عِنْدَ رَبِّيْ کی خام نکلیں جو خام
پکائی گئی اور جو پختہ پکائی اوسیطرح خام رہی آپ نے فرمایا ای فاطمہ تعجب مکر یہ بھی کمال معجزہ ہمارا
ہے کہ جس چیز کو ہمارا ہاتھ لگا اوسے آگ نہ چھوئیگی سُبْحَانَ اللّٰهِ ثُمَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ روا
ہے کہ جناب خواجہ عالم شفیع الامم صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج کی صبح ہوکر جب خانہ مبارک سے
باہر چلے تو دیکھا کہ ایک لونڈی زار زار روتی ہوئی پیٹھ پر گٹھری آٹے کی رکھے ہوئے چلی جاتی ہے
حضرت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ای لونڈی تو کس واسطے روتی ہے کہا میں فلانے
ترسا کی لونڈی ہوں صبح اوسنے مجھے آٹا پیسنے کو بھیجا ہے مگر میں بیمار ہوں آٹا پیسنے میں دیر لگی
ہوئی ڈرتی ہوں کہ مجھے ایذا دے مارے پیٹے یہ سنکر آپ نے فرمایا میں تیرے ساتھ چلتا ہوں
اور تیرے واسطے سفارش کرتا ہوں لیکن یہ گٹھری آٹے کی مجھے دے کہ میں اوٹھا کر لیچلوں
آخر اوس بیچاری نے وہ گٹھری اوس کو دیدی اور آپ نے پشت مبارک پر ڈال دی اور تیز تیز
چلے لونڈی نے کہا آپ تیز تیز چلتے ہیں اور میں آپکے پاس رہ نہیں سکتی بیماری سے مجھے طاقت تیز
رفتاری کی نہیں ہے خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو ایک کونا میری چادر کا پکڑ لے اور میرے
ساتھ چلی آ آخر آپ ترسائیوں کے کوچے میں گئے پھر سید عالم بہترین اولاد آدم صلی اللہ علیہ وسلم

پڑی عرض کی امی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی ہمنے تمھین اُس سے پہلے نہین دیکھا تھا یہان کسطرح
تشریف لائے جناب حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سفارش کے واسطے
آیا ہون اور حال اوس لونڈی کا کہہ سنایا پھر ترسا نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس رات کو
آپ کی معراج ہوئی ہی آپ نے فرمایا ہان مگر تمنے کسطرح جانا یہودی نے کہا ذرا آپ یہان ٹھہرین
پھر وہ یہودی گیا اور سارے اپنی قوم وقبیلہ کے یہودیونکو بلالایا اور توریت اپنے ساتھ لیے آیا
اور توریت کھول کر کہنے لگا اسوقت ہمنے توریت مین نعت آپکی اسطرح پڑھی کہ رسول
آخرالزمان کی منجملہ اور نشانیون کے ایک نشانی یہ ہوگی کہ جس رات کو اونکی معراج ہوگی اوسکی
صبح کو وہ رسول اللہ گٹھری آٹے کی ایک ترسا کی لونڈی کی اوٹھا کر اپنی پشت مبارک پر مہر نبوت
کے اوپر رکھے ہوئے دروازے پر اوس ترسا کے پونہچاوینگے اب جب ہمکو آپکی نبوت کا یقین
کامل ہوگیا تو ایمان لانے مین تاخیر کیون کرون فورًا اوسنے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور تمامی قوم اور قبیلے اوسکے بمتابعت اوسکے ایمان
لائے ببرکت اوس تواضع کے کہ اوس سلطان دین ودنیا و آخرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیکھی روایت
ہی کہ بدر کی لڑائی مین لشکر اسلام مین کہ تین سو تیرہ آدمی تھے فقط اسی اونٹ اور دو یا تین گھوڑے
تھے ایک ایک اونٹ دو دو و تین تین آدمی کے بیچ مین سواری کے لیے تقسیم ہوا تھا ایک سواری
مین ہمارے حضرت سلطان العالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیر خدا علی مرتضیٰ رض
اور ابولبابہ شریک تھے نوبت بنوبت یہ تینون آدمی ایک سواری پر سوار ہوتے جب آن سلطان
گردانخو صلی اللہ علیہ وسلم پیادہ چلتے اور علی مرتضیٰ یا ابولبابہ سوار ہوتے یہ دونون کہتے کہ یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپکے پیچھے پیچھے پاپیادہ چلتے مین آپ سواری سے نہ اوترین
آپ کمال شفقت سے فرماتے مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰى مِنِّیْ وَمَا اَنَا بِاَغْنٰی عَنِ الْاَجْرِ مِنْکُمَا

لیکھ تم دونوں مجھسے تو زیادہ نہیں ہوا اور نہیں مجھسے اجر و ثواب سے کچھ زیادہ نہیں ہوں
روایت ہے کہ جنگ بدر میں جب لشکر اسلام و لشکر کفار سے باہم مقابلہ ہوا آپ دست مبارک
میں ایک لکڑی لیکر صفوں کے تسویہ میں مصروف ہوئے سواد بن غزیہ کا قدم صف سے کچھ
آگے کو بڑھا تھا آپ نے اوس لکڑی کو آہستہ سینۂ مبارک پر سواد کے مار کر فرمایا اِستَوِ یَا سَوَادُ
صف کے برابر ہو جا یا سواد اوسنے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لکڑی کی ضرب سے
مجھے درد پہنچا اور آپکو حق تعالیٰ نے راستی بھیجا ہے قصاص میرا دیجیے آپ نے فوراً شکم مبارک
کھول کر کے فرمایا سواد آؤ اپنا قصاص لے لو سواد نے دوڑ کر آپ کے سینۂ مبارک پر
بوسہ لیا آپ نے پوچھا اے سواد تو نے یہ بات کیوں کی کہا اس وقت مرنے کا میرے قریب ہی ہے
چاہا کہ آخر ایام حیات میں اپنی آپ کے بدن مبارک کے چھونے سے سرفراز ہوں تا عذاب الٰہی
سے نجات پاؤں آپ نے اوسکے حق میں دعائے خیر کی اور جملہ تواضع سے آپکے یہ فرمانا آپ کا کہ
لَا تُفَضِّلُونِي عَلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَلَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى۔ فضیلت دو تم لوگ ہمیں یونس
بن متی پر اور یہ کہو کہ میں بہتر ہوں موسیٰ سے اور بھی تواضع اور حلم سے آپ کی تھا کہ خادم کو
کبھی نہ جھڑکتے اور نہ اونکو قصور کی مذمت دیتے اور نہ فرماتے کیوں ایسا کیا اور کیوں ایسا نہ کیا انس کہتے ہیں کہ
میں دس برس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا قسم ہے خدا کی کہ سفر اور حضر میں جس قدر
میں آپ کا کام کرتا تھا اوس سے زیادہ آپ میرا کام کر دیتے تھے اور دس برس کے عرصے میں مجھے
آپ نے کبھی اُف نہ کیا اور جھڑکا نہیں جو کام میں اپنی رائے سے کیا نہ کہا کبھی کہ تو نے ایسا کیوں
کیا اور جو کام میں نے نہ کیا آپ نے کبھی نہ فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں نہ کیا اور اگر کوئی چیز ہمارے ہاتھ سے
نقصان ہو جاتی آپ کبھی ملامت نہ فرماتے اور اگر اور کوئی اوس چیز کے واسطے مجھے ملامت کرتا
آپ فرماتے تھے کہ چھوڑ دو جب تقدیر الٰہی اوس چیز کے بارے میں ایسی ہی تھی ضرور ہو گیا

ہوجاتی **روایت** ہی کہ غزوۃ الاحزاب کی لڑائی مین آپ بنفس نفیس اپنے ہاتھ مین کدال لیکر
صحابہ کے ساتھ خندق کھودتے تھے اور مٹی باہر پھینکتے تھے اور مسجد متبرک مدینہ منورہ
مین جب تیار ہونے لگی صحابہ کرام مٹی پتھر اینٹین اوٹھا اوٹھا لاتے اور تعمیر مسجد متبرک کرتے
آپ بھی بنفس نفیس اپنی اینٹ اوٹھانے مین صحابہ کی موافقت فرماتے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم باوجود اپنی عظمت وجلالت اور صاحب ریاست اور رسالت عظمی ہونے کے تواضعا
گدھے ایسے ذلیل وخسیس جانور پر بھی سوار ہوتے تھے اور لوگونکو اوسپر اپنے پیچھے سوار کر لیتے اور
کبھی اپنے آگے سوار کرتے لکھا ہی کہ سفر حضر مین چالیس آدمی کو آپنے اپنا ردیف کیا ہی اور ہم لوگونکو
کہ یہان کے گدھے سے بھی ذلیل اور خوار زیادہ ہین گدھون پر سوار تو کب ہونگے اونکے چھونے
سے بھی نفرت آتی ہی معاذ اللہ ثم معاذ اللہ **روایت** ہی کہ آپ کے پاس ایک گدھا عفیر نام
تھا مقوقس نے اوسے ہدیہ بھیجا تھا اور دوسرا یعفور نام فروہ بن عمرو نے ہدیہ بھیجا تھا کہتے
ہین کہ یعفور اوس جنس کا گدھا تھا کہ سوائے نبی کے کسی نے اوسپر سواری نہ کی تھی اور جب حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طلب کرنا کسی شخص کو منظور ہوتا تو یعفور کو بھیجتے یعفور اوسکے دروازے پر
جاکر اپنے سر سے اوسکے دروازے کو ٹھونکتا پھر جب اہل مکان اپنے گھر سے نکلتا تو اوس گدھے
کے اشارے سے سمجھ جاتا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسے بلاتے ہین پھر جب اوس عزیز مصر
محبوبی ویوسف چاہ معشوقی کی خدا کو چاہ ہوئی یعنی جس دن آپنے دنیا سے رحلت فرمائی یعفور
آپکی جدائی سے بیجان ہو گیا اور تہامہ کے کوئین مین گرکر آپ پر جی جان سے قربان ہو گیا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور بنی قریظہ کی لڑائی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک
گدھے پر جسکی ناک مین ڈوری چھوہارے کے درخت کے چھال کی بٹی ہوئی اور اوسپر پالان تھا سوار تھے
رواہ ابو داؤد **روایت** ہی کہ جب خیبر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح کیا منجملہ اموال غنیمت کے

۲۵ لطائف

فصل دوسری

ایک گدھا بھی تھا یعفور آپ سے ہمکلام ہوا آپ نے پوچھا تیرا کیا نام ہے کہا نام میرا یزید بن شہاب
ہے میرے جد کی نسل سے پروردگار عالم نے ساٹھ گدھے پیدا کیے ہیں اور اون گدھوں میں سے کسی
کوئی شخص سوائے پیغمبر کے سوار نہیں ہوا ہے اور مجھے امید ہے کہ مجھ پر آپ سوار ہونگے کیونکہ میرے
جد کی نسل سے اب کوئی گدھا باقی نہیں ہے سوائے میرے اور پیغمبروں سے بھی اب سوائے آپ کے
کوئی پیغمبر باقی نہیں ہے اور میں آپ سے پہلے ایک یہودی کے پاس تھا وہ بدبخت جس کا
نام مالک تھا سخت سخت باتیں کہا کرتا تھا اسواسطے جب وہ مجھ پر سواری چاہتا میں عمداً اوجھلتا تھا
مجھے اسی امر کا پاس تھا اور وہ یہودی مجھے ٹھوکر کھلاتا تھا اور مجھے مارتا تھا آپ نے فرمایا آج سے
نام تیرا یعفور ہے پھر آپ نے فرمایا اَیْ یَعْفُوْرُ هَلْ تَشْتَهِي الْاُنَاثَ آیا تو چاہتا ہے تیرا جوڑا ملا
کرادوں تا تیری نسل جاری رہے کہا نہیں فرمایا کیوں کہا ہمارے آبا و اجداد روایت کرتے ہیں کہ میری
نسل میں ساٹھ گدھے پیدا ہونگے اور ہر ایک پر ایک نبی سوار ہونگے اور آخر میں نسل سے ہمارے
ایک پیغمبر سوار ہونگے کہ نام پاک اونکا احمد ہوگا صلی اللہ علیہ وسلم میں چاہتا ہوں کہ آخرین میں میں
ہوؤں پھر یعفور آپ کی خدمت میں رہنے لگا **روایت** اور قسطلانی نے ارشاد الساری شرح
صحیح البخاری میں روایت انس لکھا ہے کہ انھوں نے دیکھا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ بار نعل
کی ٹوٹی تھے گدھے کے اوپر سوار اور وہ چلا جاتا تھا طرف خیبر کے **روایت** ہے قیس بن سعد
انصاری سے کہ ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے تھے پھرتے وقت
سعد میرے باپ ایک گدھا لائے اور آپ کو اوپر سوار کیا پھر میرے باپ نے مجھے کہا کہ اے قیس
تو آپ کے ساتھ ساتھ جا پس آپ نے مجھے فرمایا اے قیس تو بھی سوار ہولے میں نے ادب سے کہا
نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا یا تو تم سوار ہولو یا اپنے گھر پھر جاؤ **روایت**
ہے کہ ایک صحابی گدھے پر سوار جاتے تھے آپ کو دیکھتے ہی اتر گئے آپ اوپر سوار ہوئے اور

اون صحابی کو آپ نے آگے بٹھایا **روایت** محب طبری نے مختصر السیر مین لکھا ہی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن ایک گدھے پر بغیر پالان کے سوار ہوئے قبا کیطرف جاتے تھے اور ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ پاپیادہ رکاب مین تھے فرمایا ای ابوہریرہؓ تجھے سوار کرلون ابوہریرہؓ نے کہا جیسی آپکی رضا ہو
فرمایا سوار ہو پس ابوہریرہؓ اوچھلے کہ اسپر سوار ہون مگر جب سوار نہو سکے آپکے بدن مبارک مین لپٹے
پس دونون آدمی زمین پر آرہے پھر آپ اچھل کر سوار ہوگئے پھر فرمایا تجھے سوار کرلون ای
ابوہریرہؓ کہا جو آپ چاہین فرمایا سوار ہو وابوہریرہؓ اوچھلے مگر پھر سوار ہونے کی قدرت نپائی آپکے
ساتھہ لپٹے پھر دونون زمین پر گرے پھر آپ اوسپر چڑھ بیٹھے اور کہا ای ابوہریرہؓ تجکو سوار کرلون
قسم خدا کی کہ مجھے براستی بھیجا کہ اس تیسری بار تجھے نگرنے دونگا **روایت** عائشہ صدیقہؓ فرماتی
ہین کہ عہد مین جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑی بے حیا و بطالہ ایک عورت تھی
بے دھڑک غیر محرمون سے بات چیت کرلیا کرتی مدینہ شہر مین اوسکی شہرت تھی ایکدن وہ آپکے
پاس آئی آپ اوسوقت بیٹھے ہوئے زانو پر زانو اور قدم پر قدم رکھے ہوئے کھانا کھاتے تھے آپکے
پاس کچھہ تھوڑا سا سوکھایا ہوا گوشت رکھا تھا اوسنے آپکو کہا غلامون کی طرح بیٹھے کیون کھا
تے ہین فرمایا ہان مین بندہ ہون بیٹھتا ہون جسطرح بندے بیٹھتے ہین اور کھاتا ہون جسطرح
بندے کھاتے ہین پھر اوسنے کہا کچھہ کھانا مجھے بھی ملے آپ اپنے آگے سے دینے لگے اوسنے گستاخانہ
عرض کی مین آپکے مونہہ کا چاہتی ہون تھوڑا گوشت چبھلایا ہوا آپ نے اپنے دہن مبارک
سے نکال کر اوسے دیا پھر گستاخانہ کہا اپنے ہاتھہ سے آپ میرے مونہہ مین کھلادین آپنے کمال
خلق و تواضع سے اپنے دست مبارک سے اوسکے مونہہ مین لقمہ رکھدیا وہ عورت کھاگئی حق تعالی
نے برکت اسکے اوس عورت کو بطالت اور بے حیائیون سے روکا اوسکے مبادلے مین خلعت شرم و
حیا اوسے پہنایا چنانچہ تادم مرگ پھر کسی غیر محرم پر اوسکی نظر نپڑی الا باشارۃ اللہ **روایت**

منتخب اللغات

بیان تواضع و حسن معاشرت

فصل دوسری

ہے کہ جب عبداللہ ذوالبجادین دولت ایمان سے مشرف ہوئے تعلیم قرآن میں مشغول ہوئے
اور مسجد میں آواز بلند قرآن پڑھتے ایکدن حضرت عمر نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آواز بلند سے قرآن پڑھتا ہے اور اور لوگوں کے قرآن اور نماز پڑھنے میں تکلیف ہوتی ہے آپ نے
ازراہ تواضع کے فرمایا دعہ یا عمر فانہ خرج مہاجرا الی اللہ ورسولہ چھوڑ دو اے
اے عمر یہ اللہ و رسول اللہ کیطرف ہجرت کر کے آیا ہے روایت ہے کہ جناب بدر میں آپ نے اصحاب
سے فرمایا تھا کہ میں جانتا ہوں کہ چند لوگ بنی ہاشم کے مکے سے قریش کے ساتھ ناگواری جنگ
بدر میں آئے ہونگے سو اگر تم لوگ کسی ایک بنی ہاشم خصوصا عباس بن عبدالمطلب کو پاؤ تو مار ڈالیو
ابو حذیفہ بن عتبہ نے یہ بات سنی کہا ہمیں پدران اور برادران اور چچاؤں کو ماروں اور عباس کو چھوڑ
دونگا قسم خدا کی اگر میں قدرت پاؤں تو انکے سونہہ پر تلوار ماروں جب آپ نے ابو حذیفہ کی
یہ بات سنی حضرت عمر سے فرمایا تم نے ابو حذیفہ کی بات سنی کہتا ہے رسول خدا کے مونہہ پر تلوار مارونگا عمر نے
فرمایا آپ مجھے اجازت دیں میں گردن اس منافق کی اتار لوں آپ نے ازراہ تواضع کے فرمایا وہ
منافق یا کافر نہیں ہے مگر اسنے اپنے بھائی چچا کے غم سے یہ بات کہتا ہے عمر اوسے چھوڑ دو کیا عجب
حق تعالی اوسے شہادت دے کہ وہ سعادت اوسکی اس بات کی کفارہ ہو جاوے اور اوسکو بہشت
میں لے جاوے ابو حذیفہ اس بات کو سنکر بہت گھبرائے اور حق تعالی کے غضب سے ڈرے پھر اکثر
لڑائیوں میں جاتے تھے اور کفار سے خوب لڑتے تھے آخر جنگ میں مسیلمہ کذاب کی شہید ہوئے
یعنی اللہ یہ حال تھا آپ اہل دنیا اور اصحاب ثروت و سامان کے ساتھ بنہایت ترفع اور استعلا اور
تعظم اور استغنا کے ساتھ رہتے اور فقرا اور مساکین اور بیدلوں کے ساتھ کمال تواضع اور
لقا اور عجز اور انکسار کے ساتھ بندگانی فرماتے اور لہو لعب و باطل اور عبث اور معازف اور خشو
و سعت اور بطالت اور حسد و کبر اور جعل ... اور قطع رحم اور بد صحبتی اور تکبر اور فخر اور احسن بدنامی

اور حقد و حسد اور عداوت و ظلم اور سوا اسکے اور سب افعال ذمیمہ اور اخلاق قبیحہ سے آپ بالکل مبرا و
پاک تھے اور لوگونکو بھی ان چیزون سے منع فرماتے حال اور عادت شریف یون جاری تھی
لا اکثر برعایت ضعیفون اور بوڑھون کے جمعے کے خطبے کو نسبت نماز کے ہلکا پڑھتے اور اگر
خطبہ پڑھتے وقت اپنی یا اور کسی کی کچھہ حاجت پیش ہو جاتی یا کوئی شخص کچھہ دین کا مسئلہ خطبے
کے اندر پوچھتا آپ ازراہ خلق کے خطبہ ترک کرکے حاجت کو روا کرکے اور مسائل کا جواب دیکے
پھر خطبے کو پورا کرتے چنانچہ ابوداود اور ترمذی او نسائی نے بریدہ سے روایت کی ہی کہ ایکدن
جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ اس درمیان مین دونون
صاحبزادے لخت جگران بتول امام حسنین رضی اللہ عنہم سرخ سرخ پیراہن پہنے ہوئے بباعث
صغر سنی اور لڑکپن کے گرتے پڑتے چلے آتے تھے پس آپ دونون شاہزادونکو اس حالت پر دیکھکر
منبر شریف سے اترے اور دونونکو زمین سے اٹھالیا اور اپنے آگے بٹھایا اور فرمایا سچ فرمایا
حق تعالی نے اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ دیکھا مینے ان دونون لڑکونکو کہ چلے جاتے
ہین اور ٹھوکرین کھاتے ہین اور گرتے ہین پس مجھسے رہا نگیا آخر مینے سخن کو قطع کرکے ان دونونکو
اوٹھایا اور ابوداود و نسائی نے انس بن مالک رض سے روایت کی ہی کہ کہا دیکھا مینے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اترتے تھے منبر سے اسواسطے کہ آتا تھا آپ کے پاس کوئی شخص کسی حاجت
کے لیے پس آپ اوسکے ساتھہ کھڑے ہوتے تا آنکہ ادا فرماتے اوسکی حاجت حال اور عیادت کرتے
تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تونگر اور مسکین آزاد و غلام کافر و مسلمان اپنے اور غیر کی اور جب کوئی آپکے
یارون سے بیمار ہوتا آپ اوسکی عیادت کو تشریف لے جاتے اور جب بیمار کے پاس آتے فرماتے
لَا بَاسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللہ اور کبھی فرماتے كَفَّارَةٌ وَطَهُوْرٌ کچھہ مضایقہ نہین بیماری کفارہ ذنوب اور طہارت
قلوب ہی اگر خدا نے چاہا اور جب بیمار کے پاس آتے ازراہ شفقت اوسکے سرھانے بیٹھتے اور پوچھتے

پوچھتے کیا حال ہے طبیعت تیری کسی چیز کی خواہاں ہے اور اگر بیمار کوئی چیز چاہتا ہوتا اور وہ چیز اوسکو
مضر ہوتی تو اوسکے دینے کو حکم فرماتے اور حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی کھلاوے بیمار کو جو اوسکا دل چاہتا
ہو تو کھلاویگا اوسکو حق تعالی میوے جنت کے اور آپ فرماتے تھے کہ جب کوئی آدمی بھائی
مسلمان کی عیادت کو چلتا ہے تو باغ جنت میں سیر کرتا ہے جب تک بیمار کے پاس جاکر بیٹھے اور جب
بیمار کے پاس جاکر بیٹھتا ہے تو رحمت اوسپر اترتی ہے پھر وہ رحمت الٰہی میں ڈوب جاتا ہے اور جب
کوئی صبح کو عیادت کو جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اوسپر درود بھیجتے ہیں رات تک اور اگر رات کو عیادت کو
جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اوسپر درود بھیجتے ہیں صبح تک اور آپ کافروں کی بھی عیادت کو تشریف
لے جاتے چنانچہ بخاری اور ابو داود نے انس سے روایت کی ہے کہ ایک جوان یہودی
کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا بیمار ہوا پس آپ اوسکے پاس عیادت کو آئے اور
اوسکے سرھانے بیٹھے اور فرمایا مسلمان ہوجا پس اوسنے اپنے باپ کی طرف نگاہ کی اوسکے
باپ نے کہا اطاعت کر ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر وہ مسلمان ہو گیا آپ باہر آئے
اور فرمایا شکر خدا کا کہ چھوڑا اسے آتش دوزخ سے **حال** اور اوائل میں عادت صحابہ کی تھی
کہ جب کوئی مرنے کے قریب ہوتا آپ کو اطلاع کرتے آپ بعض بعض حسن اخلاق کی راہ سے
اوسکے پاس تشریف لے جاتے تا وہ آپ کے سامنے مرتا اور دعا سے آپ کی مشرف ہوتا پھر آپ
اوسکی تجہیز تکفین فرماتے اور اوسکے اوپر نماز پڑھتے اور اوسکے جنازے کے ساتھ جاتے
اور اوسکو دفن فرماتے اور دعا تثبیت اور مغفرت سے اوسکو مشرف فرماتے پھر آخر جو کہ قبل
موت سے آخر دم تک حاضر رہنے میں آپ کو ایک بڑی محنت تامہ اور مشقت تامہ ہوتی تھی
اسواسطے صحابہ مردے کی تجہیز تکفین کرکے حضور میں نماز پڑھنے کو لاتے آپ پوچھتے کہ اسپر کچھ
دین ہے یا نہیں اگر کچھ دین نہ ہوتا آپ اوسکی نماز پڑھ دیتے اور جو کچھ بھی ہوتا صحابہ کو فرما دیتے کہ اپنے ہمار

منتخب اللغات

پڑھدین مد آپ پیشتر تنبیہ اور جھڑکی کی راہ سے نماز نہ پڑھتے پھر جب آپ پر مکہ معظمہ فتح ہوگیا جو جنازہ آتا
آپ اوسکی نماز پڑھدیتے اوسکے دین سے نہ پوچھتے اور فرماتے مین قریب تر اور دوست تر ہون
ساتھ مسلمانون کے اونکی جانون سے جو کوئی ان لوگون مین مرجاوے اور دین یا اہل وعیال کو
چھوڑ جائے اوسکے دین کی ادا ہمپر ہی اور اوسکے اہل وعیال کی غمخواری ہمارے ذمے اور اگر کچھ مال
چھوڑ گیا ہی تو وہ اوسکے وارثونکا ہی سبحان اللہ ثم سبحان اللہ اور جب کسی کے رات کو دفن کرنے کا
اتفاق پڑتا یا شدت ایام گرمی مین تو کبھی کبھی صحابہ بلحاظ اسکے کہ آپ کو رات کے آنے جانے اور
گرمی مین تکلیف ہوگی آپ کو خبر نہ کرتے پھر آپ کو جب اسکی خبر ہوتی بمقتضاے اپنی رحمت عامہ اور
شفقت تامہ کے اوسکی قبر پر جا کے نماز پڑھتے اور صحیح مسلم مین ہی کہ آپ نے فرمایا کہ یہ قبرین اندھیرے
سے بھری ہوئی ہین اپنے اہل پر اور حق تعالی اوجالا کر دیتا ہی اونکو نماز سے میری موطا اور
نسائی نے ابی امامہ سے **روایت** کی ہی کہ ایک عورت مسکین بیمار تھی اوسکی بیماری کی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگون نے خبر دی اور آپ ہمیشہ مساکین اور غربا کی عیادت کیا کرتے تھے اور
احوال اونکے پوچھا کرتے تھے فرمایا جب یہ عورت مرجائے مجھے خبر دو نا گہان جنازہ اوسکا رات کو
نکلا اور آپ کا جگانا اوس وقت مین لوگون نے بلحاظ تکلیف ہونے کے ناگوار سمجھا جب صبح ہوئی
شب کا حال لوگون نے آپ سے عرض کیا فرمایا مینے نہ کہا تھا کہ مجھے خبر کرنا لوگون نے عرض کی ہمکو
اچھا نہ معلوم ہوا یا رسول اللہ کہ آپ کو جگائین اور رات کو گھر سے باہر آنے کی تکلیف دین پھر آپ
چلے اور اوسکی قبر پر لوگون کے ساتھ صف باندھی اور چار تکبیر ین کہین اور نسائی نے زید بن
ثابت سے **روایت** کی ہی کہ ایکدن صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے
آپ نے ایک نئی قبر دیکھی فرمایا یہ کسکی قبر ہی لوگون نے عرض کی فلانی عورت کی جو فلانون کی لونڈی
تھی لیکن آپ نے اوسے پہچانا لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے وقت

یہ مریض اور آپ بدرد وارث تھے اور قیلولے میں تھے تمسے دوست رکھا کہ آپ کو اوس وقت میں جگایا
پس آپ کھڑے ہوگئے اور لوگوں نے پیچھے آپ کے صف باندھی پھر آپ نے اوسپر چار تکبیریں کہیں
پھر فرمایا چاہیے کہ مرے تم لوگوں میں کوئی مرد جب تک میں تم لوگوں میں ہوں مگر یہ کہ خبر کرو
ہمکو کیونکہ نماز میری رحمت ہے مردے کے واسطے آور بخاری نے اوسپر پڑھا ہے **روایت**
کی کہ ایک سیاہ تھا کہ مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جھاڑو دیا کرتا تھا پھر وہ مر گیا اور آپ
اوسکی موت سے خبردار ہوئے ناگہاں ایک دن وہ آپ کو یاد پڑ گیا فرمایا وہ آدمی کیا ہوا لوگوں نے
عرض کی مر گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیوں نہ تمنے اوسکے مرنے سے خبردار کیا
لوگوں نے کہا وہ ایسا ویسا تھا گویا لوگوں نے تحقیر اوسکی شان کی کی فرمایا مجھے اوسکی قبر کی
راہ بتاؤ پھر آپ اوسکی قبر پر تشریف لائے اور نماز پڑھ دی اوسپر **روایت** ہے کہ ابو لبید
رود رست بیمار تھا زندگی سے ناامید ہوا جس ناچار رہا آخر جب مار اوسکی موت کا قریب آیا جناب
سرور عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی عیادت کو قدم رنجہ فرمایا جب لوگ اوسکے پاس
مجمع تھے آپ اون لوگوں کے درمیان رونق مثل شمع تھے جو لوگ آس پاس تھے پروانہ وار
شیفتہ حسن و جمال تھے سوختہ تجلی برق جلال تھے آپ نے کمال شفقت سے فرمایا ای ابولبید
میں تجھے تلقین دین و ایمان کرتا ہوں ہدایت سوے باغ جنان کرتا ہوں کفر چھوڑ ترک بت
پرستی سے موحد ہو خود پرستی کی چھوڑ دے زنار سا غار کو توڑ دے آج بھی تو بداعتی
کو لگا حرف دوئی لوح دل سے مٹا انجام اسکا دنیا میں رنج بے حساب ہے آخرت میں عذاب دوزخ
عذاب ہے مرض کفر کی ایمان ہی دوا ہے اسلام ہر مرض کی شفا ہے غیر حق پرستش کے سزاوار نہیں اوسکا
کوئی شریک نہیں ستارہ نہیں تیرا باطل ہے جو غیر حق کو پوجے جاہل ہے آب بھی ترحم کر کہ
وقت تیرا آخر ہے آنکھیں والیں تیری پیشانی سے ظاہر ہے تو کہہ اس بات سے بہت غصہ ہوا

فوراً وہان سے اُٹھکر چلا گیا پھر جب دن گذرا رات آئی آپ نے پھر کمال شفقت سے تن تنہا
بولہب کی طرف اوسکی عیادت کو مونہہ موڑا صحابہ کو اپنی دولت سرا مین چھوڑا بولہب کے
دروازے پر جاکر کھڑے ہوکر آواز دی ابولہب کو گمان معذرت ہوا خوشی سے بطور معذرت
کے کہنے لگا ای محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر کیون کھڑے ہین یہان تشریف
لائین یہ آپ ہی کا گھر ہی یہان قدم رنجہ فرمائین **نظم**

پانسیم صبحگاہی در چمن	اندر آمد مصطفی چون جان تن
بولہب چون دید روی پاک او	ساخت خود را فرش راہ خاک او

جب آپ بولہب کے پاس آئے وہ آپ کو دیکھتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا اور پہلے اسکے وہ کبھی کسی کے
واسطے نہ کھڑا ہوا تھا کہا آپ میرے سرھانے بیٹھیے دوا دل محزون کیجیے آپ اوسکے سرھانے
بیٹھے غایت شفقت سے اوسکا حال پوچھا پھر فرمایا اگرچہ تونے مجھے پہلے اسکے بہت رنج و
تکلیفین دین ہین ضرر پہونچائے ہین گستاخیان کین ہین مگر پھر بھی یہ تیرا حال بُرا دیکھکر حسرت آتی ہی
دم گھٹا جاتا ہی طبیعت بیقرار ہوئی جاتی ہی ندت العمر تو جو میری عداوت مین رہا آج مینے سب کو
معاف کیا آئینہ سینہ کو غبار ملال سے صاف کیا **نظم**

فردہ از خلد بر بینت می دہم	گرچہ قصد تقم می کردی عار	باب رحمت می کشایم از کرم
این زمان چون نیست امید حیات	رفت وقت ننگ وعار و ترہات	می سپرم دی خویش را والاتبار
		اگرچہ تو پہلے اسکے میری باتین

نہ مانتا تھا آپ کو رئیس القوم اور عالی خاندان جانتا تھا مگر اب جب تیری زندگی کی آس نہین
سوا میرے اسوقت کوئی تیرے پاس نہین کہ اوسکے باعث ترک دین سے اپنے تو شرمائے
ولکنت آئے کوئی آگاہ نہوگا کہ تجھے ننگ وعار آئے دن کو چونکہ تیرے پاس بہت سے لوگ بیٹھے
تھے اسلیے تو غصے ہوا ہم بھی اوٹھکر چلے گئے اسیواسطے اسوقت رات کو ہم تن تنہا تیرے پاس
آئے تا تنہائی مین تجھے رنج نہ بڑھے اور لوگون سے شرمائے **نظم** | باکسی ہرگز نگویم راز تو

فصل دوسری

در تماشا ہست ہم صورت و ہم سازت تو	شعشعہ تمکداست تا آمد است	رحمت ہم خواہم حسب آمدست
تو کسی را کہ نہ ایمان آگر بین	شعلۂ آگیرد بیرو رباورس	عاقبت یک سود احوال تو
در رمان حسن تو و عمال تو	کفرت تو بکرایان لا آئیے حیال حامست اما تیرے ایمان سے	

مجھے کچھ فائدہ نہیں فقط تیرے ہی تابع کے لیے یہ سب کوششیں ہیں بار بار تیرے پاس آمدورفت ہے

بخشیں ہیں مجھے وہ اپنا محرم اسرار سمان دنیا میں ایسا دمساز جان عمر بھر جب سیاہ جاہ میں ہی مسمار ہا تھا

ونگ کے باعث کلمہ طیبہ پڑھا آپ سے آپ لیے میں کلمہ توحید اس پہلا میں تیری تصدیق کرتا ہوں

در اتوموتی میں ساعمر بھر سیر کیا اسیر کر بینات سحر جی میں تحتہا الانہار کی سیر کر تو لب ہست توسع

اور اخلاق حمیدہ اور اوصاف حمیدہ سے آپ کے مستحیران ہوا آپ کے اس خلق عالمگیر کو دیکھ

کعبہ وہم ہر ایک وکاریں مرگوں اچھی کٹ لگا ای بور دید و یہ سب باتیں تیری راست ہیں بلا ریب

صحیح ہے کم وکاست ہیں کیا کروں وہ ننگ عار مجھے چھوٹتا نہیں ربار ہجرت ٹوٹتا نہیں تاہیں

یہ ملت دین کو اختیار کرے دیں اما پیسوا کروں تمھیں پیادہ سگیر ماوں ہاں اوس کی اقتدا کروں

اب تم مجھے اور میرے ایمان سے ہاتھ اوٹھا دو میرے لیے تکلیف مکرو کوشش بھر باز نہیں چھوڑو

دو تمھیں باتیں کا کیا ہے تم جو سو وہ بولو ہماری تمہارے پاس پر بار بیاہی تحقیق وہی نیا ذکر کیا ہا

تیرے مال جمع کو دیتا یا اگر تم ہی برحق ہو تو میرے اس بکرے سے کہو دیکھو وہ کیا کہتا ہے یک آپ نے

فرمایا ای بکرے وہ کہتا ہے میں کون ہوں تو وہ بولا آپ رسول برحق ہیں زیادہ کیا کہوں آپ کی ذات ستکر

آپ کے اشفات سخت ایچیر کہا محمد تم ساحر ہو اس بر سب کے بڑے ماہر ہو صلی اللہ علیہ وسلم

نظم

مرد عو ایب کو اہی شد دہر	چوں رساں احمد دہاں او دہد	مر بیاست مد تلتر ا ماشہ اوو
لطق یا احمد دانستی بہست او	از عجب گفت بچہ دل آتیا	در تماشایش ما مدآں خوی مرا
رو بگر واپی از سوئے رسول	شد زاعر اعش دل مرور ملول	آگیست مروہ گلر ما شد بلاغ

گفت رحمت گلشن گزین با سیر باغ
ای نبی رحمت و ای چاره ساز
تگ مند از من آیدم چون جان طلب

وز برده سوی آن نور یقین
چاره از بهر فقیر خویش ساز

هیزم دوزخ شد آخر آن لعین
چون نرفت از یاد و لطفت بوسب

روایت ہی کہ زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک
شخص روشن دل خجستہ فرجام ہلال نام تہے کسی ایک امیر مومن کے سائیس اور غلام تہے وہ سلطان
ملک معنی تہے پر نام کو بندہ تہے طویلے مین اوس امیر کے گھوڑونکی اور بہی اپنے نفس کی سائیسی
کرتے اوسکو امیر اونکے حال سے خبر نہ تہی وہ ظاہر مین تہا معنی پر اوسکی نظر نہ تہی قضاء الہی سے
ایک روز ہلال بیمار پڑے تو روز تک طویلے مین پڑے رہے کسی کو اونکی خبر نہ تہی اوس امیر نے بہی جو نکو
حقیر جانتا تہا کچہہ اونکی خبر نہ لی شاہ انس و جان رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی آئی خود
حق تعالی نے اوس بیمار پر نظر رحمت فرمائی کہ ای حبیب من فلان مشتاق تیرا بیمار ہے نہ کوئی اوسکا مونس
نہ کوئی تیماردار ہے خورشید تابان چرخ نبوت مہر درخشان فلک رحمت ہلال کی عیادت کو تشریف لے گئے
صحابہ آپکے چارون طرف جیسے تارے گرد ماہ کے ہالہ باندہے تہے ہلال کے خواجہ کو خبر ہوئی کہ سلطان
دارین صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے خانہ تک قدم رنجہ فرمایا ہے خود دریا پیاسے کے پاس آیا ہے
وہ امیر مارے خوشی کے بیدل و جان ہو کر اچہل پڑا گمان اسکے کہ آپ خاص اوسکے لیے تشریف لائے
ہین بہول گیا دو جہان کو بہول گیا جب آپ کے سامنے آیا اپنی جان کو فرش راہ کیا بچہا یا پہر
زمین بوس ہوا و سلام کیا شادی سے رخ کو گلفام کیا پہر عرض کیا بسم اللہ اس کلبۂ احزان مین آپ تشریف
لائین اس مکان کو رشک گلزار رضوان فرمائین آپنے واسطے جہڑکی اوس امیر کے فرمایا مین تیرے
دیکہنے کو نہین آیا ہون مینے کہا روحی فداک تب آپ فرمائین یہ مشقت نامہ اور محنت شاقہ کس کے
لیے آپنے برداشت کی ہے تا مین اوسکا خاک پا ہو جاؤن آپ نے فرمایا مین اوس ہلال عرش الہی بدر
چرخ نامتناہی کی عیادت کو آیا ہون جو بادشاہ ہوکر جامۂ بندگی مین آکر چہپا ہے تا سو تو کے لید چہپا

میں آیا ہی تو لکھا کہ یہ میرے مددگار ہیں کہ ایک سعادت کا اختر تا سعد ہی آتی عجب ہلال ہمارا ہی سے مدحال ہی
جسکا ہزاروں مدیا کمال ہی آمیرے کہا اوسکی بیماری سے میں آگاہ تھا پر آتا ہی کہ چند روز سے وہ
حاضر درگاہ تھا وہ گھوڑے چیروں کے ساتھ رہتا ہی وہ سائیس ہی جا بلا اوسکی طویلہ میں آخر آپ بطریق عیادت
اوسکی تلاش کو طویلے میں تشریف لے گئے وہ طویلہ محض اندھیرا اور پیارا حسن و قاتیات تھا لیکن
ہیئات کے نام سر پلید تھا پاک تھا جسکی سپ وہاں تو پہنچے سارا طویلہ انور ہو گیا یہ سب حیوان جاتی
رہیں آپ کی بو سے معطر ہو گیا ہلال طویلے کے ایک کونے میں پڑے تھے جب بو آپ کی او
دماغ میں پہونچی جو اس مسلت سے چونک پڑے شعر بوی پیغمبر سرداران ستمگر
چھا گئی بوی یوسف پدر کہنے لگے خداوندا یہ کیا عالم ہی اسوقت کا عجب کیا ہی کہ کبھی
یہ سا ہی دیکھا ہو طویلہ اندھیرا تھا سو نور علی نور ہی آندھیرے گو یہ لیت سے بوی مشک تتری تھی
ساری مدہوں کا نور ہی آخر وہ امر پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں کے پانوں کے
درمیان سے دیکھا پس ایک گوشہ طویلہ سے سر نورانی کے تل گرتا پڑتا آپکے پاس آکر اپنے
موہہ کو پاے اقدس پر رکھہ دیا پھر آپ نے اپنا ردے مبارک اوسکے موہہ پر رکھا اور اوسکے
سر اور آنکھ اور موہہ کا بوسہ لیا چنانچہ اور حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ہجرت کے
حجۃ الوداع میں اونٹ پہ کہ اوسپر ایک پرانا پالان تھا جسکی قیمت چار درم بھی نہ ہوتی پس فرمایا اللھم
اجعلہ حجا مبرورا لا ریاء فیہ ولا سمعۃ خداوندا کر میرے اس حج کو حج مبرور کہ اوسمیں
لوگوں کا دکھانا سنانا منظور ہو اور ایسے پالان پر سوار ہوا پہچھ آپ کی عجز و تواضع سے تھا کہ
آخر عہد میں بعد فتح ہونے چند بلاد اور ملکوں کے تھا اور اس حج میں سو اونٹ آپکے پاس تھے
آگے سے کراوں سبھوں کو ذبح کر کے آپ نے تقسیم کر دیے اور باوجود یہ آپ معصوم تھے
مگر پہر دعا کرنا آپ کا امت کی تعلیم کے واسطے ہی تو حج کی راہ سے ہوا جب کہ وہ غلط

فتح ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ہزار اہل اسلام کے ساتھ ایک اونٹ پر سوار ہو کر سر مبارک پر
مغفر اور سیاہ ایک عمامہ سیاہ اسامہ رضہ کو اپنے پیچھے سوار کیے ہوئے مکہ معظمہ مین داخل ہوئے ہین پھر تواضعا
للہ سر مبارک کو اس اونٹ پر اسقدر جھکائے ہوئے تھے کہ قریب تھا کہ پالان کی اگلی طرف سے سر مبارک
ملجائے برخلاف اور بادشاہون کے کہ بعد فتح کے کس جلوا اور شان و شوکت کے ساتھ بڑی حشمت
کی سواری پر سر بلند کیے ہوئے بلاد مفتوحہ مین داخل ہوتے ہین اور ابن وہب نے **روایت** کی کہ جس دن
مکہ معظمہ فتح ہوا کبوتران مکہ معظمہ کے آپ کے اوپر اپنے پرون سے سایہ کیے ہوئے تھے پس آپ نے اونکے
لیے دعا برکت کی **حال** اور کرائم عادات اور محاسن اخلاق سے آپ کی یہ بھی تھا کہ نماز کو ہلکی کر دیتے
جب کوئی لڑکا روتا بلحاظ اسکے کہ اوسکی مان کو شدت کا حزن و ملال پیدا ہوگا اوسکے رونے سے اور دل
اوسکا اوسکے رونے کی طرف متوجہ رہیگا چنانچہ بخاری شریف مین عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت
ہی کہ آپ نے فرمایا کہ مین نماز مین کھڑا ہوتا ہون اس بات کا ارادہ کر کے کہ قرات کو طویل کرونگا پس سنتا
ہون کسی کے لڑکے کا رونا تو تخفیف کر دیتا ہون نماز مین باعث مکروہ جاننے اسکے کہ مین مشقت مین
نڈالون اوسکی مان کو اور قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح البخاری مین لکھا ہی کہ ابن ابی شیبہ نے
روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی پہلی رکعت مین ایک سورت لانبی قریب
ساٹھ آیت کے پس سنا آپ نے رونا ایک لڑکے کا پس پڑھین آپ نے دوسری رکعت مین تین
آیتین **حال** اور عبادت کا آپ کی یہ حال تھا کہ رات کو آپ نماز مین اتنا کھڑے ہوتے کہ دونون قدم
مبارک آپ کے ورم کر جاتے اور فرمایا عایشہ رض نے حَتّٰی تَفَطَّرَ قَدَمَاهُ یہانتک کہ پھٹ جاتے
تھے دونون قدم مبارک آپ کے چنانچہ بخاری مین زیاد سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ مینے مغیرہ رض
سے سنا وہ کہتے تھے کہ بالتحقیق تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کھڑے ہوتے تھے نماز پڑھنے کو
یہانتک کہ پھول جاتے تھے دونون قدم آپ کے یا دونون پنڈلیان آپ کی پس کہا جاتا تھا آپ کو

کسی نے حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں آپ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالانکہ بخش دیا
ہے حق تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہوں کو پس آپ فرماتے کیا میں چھوڑ دوں اپنی عبادت کے قیام اور
سجدہ کو پس کیا کہ مجھے بخش دیا حق تعالیٰ نے پس نہ ہوں میں بندہ شکور ہوؤں حال
اور آپ مسکینوں سے بہت محبت رکھتے تھے اور بیٹھتے تھے مسکینوں اور فقیروں کے ساتھ
اور ان کے ساتھ کھانا کھاتے اور بیٹھتے تھے آپ بیچ ان کے اور نہ اٹکلانے چلتے تھے واسطے تکبر کے لیے
بیٹھتے تو اپنے اصحاب کے ساتھ باہم مل کر بیٹھتے اپنے واسطے بلند اور ممتاز جگہ تجویز نہ فرماتے
بالا نشینی کی صدر مجلس کا قصد نہ فرماتے اگر آپ کے واسطے کوئی فرش بچھا ہوا ہوتا تو اوس پر آپ لیٹتے
ساتھ زمین ہی پر تکیہ لگاتے اور جب مجلس میں آپ آتے جہاں خالی جگہ پاتے بیٹھ جاتے
صدر اور غیر صدر مجلس کا خیال نہ فرماتے تھی کہ جب کوئی مسافر کچھ سوال یا طلب ہدایت کو آپ کے
پاس آتا تھا بغیر پوچھے آپ کو نہ پہچان سکتا تھا پھر صحابہ نے عرض کی اگر حکم ہو تو کوئی جگہ خاص آپ
کے واسطے بنا دی جاوے کہ جب کوئی مسافر اجنبی حاجت کو آوے تو آپ کو پہچان کر اپنا مطلب پورا کر لے
فرمایا اچھا بس مٹی کی ایک جگہ بنا دی گئی کبھی آپ اوس پر بیٹھتے تھے کبھی اوسکے جنب میں رونق افروز
ہیں کہ جس سال ہجرت کے عدی بن حاتم طائی شام کی جانب سے حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے
واسطے تحقیق حال نبوت آپ کی آیا آپ اوس وقت مسجد میں بیٹھے تھے وہ آیا پوچھا لوگوں نے کون ہے عرض
کیا عدی بیٹا حاتم طائی کا چونکہ مسجد جگہ مشترک کی تھی پس آپ وہاں سے اپنی منزل مبارک کو چلے
عدی کا بھی ہاتھ ساتھ پکڑ لیا تھا ایک بڑھیا ضعیفہ عاجزہ آپ کے سامنے آئی اور کچھ باتیں
آپ سے کرنے لگی آخر بہت دیر تک آپ سلطان کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس بڑھیا کے ساتھ
اوس گلی میں کھڑے کھڑے باتیں کیں اور حاجت اوسکی روا کر دی عدی نے یہ خلق عظیم آپ کا دیکھ کر
بہت ہی متعجب ہو کر جی میں کہا کہ یہ صفت تو انبیاء و رسل کی ہے جب آپ گھر میں پہنچے ایک تکیہ چمڑے کا

جو بچھونا اپنے بیٹھنے کی چھال سے بھرا تھا اٹھا کر آپ نے عدی کے بیٹھنے کو زمین پر ڈال دیا اور فرمایا اس پر بیٹھو
اول عدی نے ادب کی راہ سے عذر کیا پھر آخر جب آپ نے بہت الحاح کیا اوس پر بیٹھا اور وہ سلطان
اور بین صاحب تولاک فرش خاک پر بیٹھے عدی نے پھر اپنے جی میں کہا کہ یہ بات بھی عادات سلاطین کی
نہیں یہ اخلاق کریمہ ہے حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ہی پھر وہ مسلمان ہو گیا روایت
صحیح مسلم میں ہی کہ ایک عورت یعنی جو خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھی اور اوسکی
عقل میں کچھ جنون کا اثر تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا مجھے آپ سے کچھ حاجت ہی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا چل جس کوچے میں مدینے کے تو چاہے بیٹھ جا میں بھی
تیرے ساتھ بیٹھ کر تیری حاجت پوری کر دونگا پس وہ مدینے کی کسی گلی میں بیٹھی آپ بھی کمال تواضع سے
اوسکے پاس بیٹھے حتی کہ جو اوسکو کہنا تھا سو آپ سے کہہ چکی اور بخاری شریف میں ہی کہ لونڈیاں
مدینہ منورہ کی آتیں اور پکڑ لیتی تھیں ہاتھ آپ کا پس لیجاتی تھیں وہ آپ کو اپنی حاجت روائی کے
لیے جہاں چاہتیں پھر جب کام اونکا ہو جاتا آپ چلے آتے یہ کمال مبالغہ ہی تواضع میں اور زیادہ دوری سے
تہی کبر سے کسی فرد بشر سے ممکن نہیں ہی کہ عورت نہ مرد لونڈی نہ آزاد اور جو کوئی کہ ہو اور جہاں جی
چاہے آپ کو اگرچہ مدینے کے باہر ہو لیجاتے تھے اور آپ عورت بیوہ کے ساتھ جاتے اور اوسکی تمنا سے
حاجت سے ننگ و عار نفرماتے حال حضرت امیر المؤمنین حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہی
فرماتے ہیں کہ پدر بزرگوار سے اپنے میں نے پوچھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر میں تشریف
لاتے تھے تو کس طریقے پر عمل فرماتے تھے کہا کہ اوقات شریفہ کو گھر میں تین طرح پر تقسیم فرماتے تھے
ایک قسم کو طاعت اور عبادت میں صرف فرماتے اور ایک قسم کو اہل و عیال کی خاطرداری میں بسر فرماتے
اور ایک قسم کو مہمات خاصہ میں اپنی صرف فرماتے اور کبھی اس وقت میں اصلاح حال امت میں اشتغال
فرماتے اور کبھی کبھی اسی وقت میں ساتھ اپنے خواص اصحاب اور زمرۂ احباب کے مجالست فرماتے اور

بحر احمد ... مسلمانوں ... حال گرامی مولانا سید علی اعظم صاحب ...

اونکو ساتھ علوم اور لطائف حکمتوں کے مخصوص فرماتے اور اونکو ارشاد فرماتے تاکہ وہ جو اسرار
علوم کہ آپ سے اقتباس فرمائیں اوروں کو جو اونسے فضائل وشمائل میں کم ہوویں بطرز بہتر
تعلیم کریں اور یاروں کو وصیت فرماتے کہ حاجت اون لوگوں کی جو ہمارے پاس اپنی حاجت بیان
کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تم لوگ میرے پاس عرض کرو اسواسطے کہ جو کوئی حاجت کسی محتاج کی
بادشاہ کی حضور میں پہونچاتا ہو کہ وہ محتاج اپنی حاجت کے عرض کرنے پر قادر نہ ہو تو حق تعالی دونوں
قدم اوسکے قیامت کے دن ثابت رکھیگا لغزش سے پھر بیٹے والد ماجد سے پوچھا کہ آپ گھر کے
باہر کسطرح رہا کرتے بسر فرماتے کہے فرمایا ہمیشہ زبان مبارک کو بات بیہودہ سے بچائے رکھتے
اور اصحاب کے دلوں کو آپسمیں الفت اور میل دیتے اور ہر گروہ دلو
نفرت دلاتے اور ہر قوم کے کریم کی قدر کرتے اور امور اوس قوم کے اوسیکے [illegible] دوستی
مشغول جوکہ سے دیگر رہ جاتے او تمام اصحاب وارد کا حال پوچھا کرتے اونکی خبر لیا کرتے اور اچھے کو اچھا
اور برے کو برا فرماتے اور پھر گرحق بات سے تجاوز نہ فرماتے او بہتر مردم آپکے نزدیک وہ تھا
جو مسلمانوں کا سب لوگوں سے نیکخواہ زیادہ ہوتا اور بزرگ تر مردم آپکے نزدیک وہ تھا
کہ لوگوں کی خیرخواہی اور اعانت میں بڑی کوشش کرتا پھر بیٹے آپکی مجلس کی کیفیت والد بزرگوار سے
پوچھی فرمایا کہ مجلس میں آپ بیٹھتے اور کسی کی صحبت سے اوٹھتے مگر یہ کہ ہمیشہ زبان
آپکی حق سبحانہ وتعالی کی یاد میں ہوتی اور جب کسی قوم میں جاتے تو جس جگہ مجلس ختم ہوتی اوسی
جگہ بیٹھ جاتے اور یاروں کو بھی یہی طریقہ تعلیم فرماتے اور ہر ایک یار کے ساتھ اسقدر مہربانی والتفات
فرماتے کہ ہر کوئی سمجھتا کہ مجھی کو آپ سب سے زیادہ چاہتے ہیں اور کوئی آپسے کچھ سوال کرتا
جو اوسکی حاجت ہوتی [illegible] کرتے یا کلمہ [illegible] اوسکا جواب حق کر دیتے اور کوئی آپسے
ہم کلام ہوتا اوسکے کلام کو قطع نہ فرماتے اور رحمت آپکی سب لوگوں کے اوپر تھی [illegible]

معلوم ہوتا تھا کہ آپ سب کے پدر شفیق ہین اور حکم خدا کے اجرا کرنے مین سب لوگ اپنے پرایے
آپکے نزدیک برابر تھے مجلس آپ کی مجلس علم وحیا اور صبر وامانت کی تھی کوئی آپ کی مجلس مین آواز
بلند نکرتا تھا اور عیب اور فحش اور مذمت اور بدگوئی کسی کی مجلس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور
نہوتے تھے اور اگر کوئی بات کسی سے آپ کی مجلس مین سرزد ہوجاتی تو اوسکے چھپانے مین اہتمام
کیا جاتا اور یار آپ کے سب کے سب باہم مقام عدل مین رہتے اور فضل وبزرگی اوس مجلس مین تقوی
اور پرہیزگاری کی ہوتی تھی اور سب آپسمین متواضع رہتے تھے اور بڑون کی توقیر اور چھوٹون کے اوپر
رحمت کرتے تھے اور غربا اور اہل حاجت کی رعایت مین جہد بلیغ فرماتے اور جب مجلس مین بیٹھتے تو
جگہہ کسی پر تنگ نفرماتے اور اصحاب کو ساتھہ تعظیم اور حرمت کے اچھی کنیت سے یاد فرماتے اور ساتھہ
محبوب ترین نامون کے پکارتے اور سب لوگون سے متواضع تر رہتے اور سب اہل مجلس سے زیادہ
چپ رہنے والے آپ ہی ہوتے اور جب دہان کھولتے بہت ہی میٹھی میٹھی باتین بولتے اور سب لوگون سے
بلیغ تر اور فصیح تر ہوتے باتون مین نور جھڑتا تھا اور کپڑا پشمینہ یا پنبہ دار جو کچھہ بہم ہوجاتا پہنتے اور
اونٹ گھوڑا خچر گدھا جس پر اتفاق پڑتا سوار ہوتے اور فقرا اور مساکینون کے ساتھہ بیٹھتے اور
اونکے ساتھہ بیٹھکے کھانا کھاتے اور شریرون کے ساتھہ نیکی اور احسان کرتے اور عذر اہل معذرت کا
قبول فرماتے اور کبھی کبھی یارون سے دل لگی بھی بنقصان شیرینی سے کر لیا کرتے مگر سوا حق کے
نبولتے اور اکثر اوقات مسکراتے اور ہنس مکھہ رہتے اور جو کھیل مباح ہوتا اوسے دیکھتے اور اوسے
منع نفرماتے اور آپ اپنے لیے لونڈی غلامون سے کھانے کپڑے مین کبھی خرچ زیادہ نفرماتے جو آپ
کھاتے لونڈی غلامون کو کھلاتے جو آپ پہنتے لونڈی غلام کو پہناتے اور کسی وقت بیکار نرہتے یا تو
حق تعالی کی طاعت مین مشغول رہتے یا اصلاح مین امور اہل بیت واصحاب کے مشغول رہتے اور ہرگز
کسی فقیر کی بباعث اوسکے فقر کے تحقیر واستخفاف نکرتے اور ہرگز کسی تونگر کی بسبب اوسکی تونگری

مولوی سید فرید الدین صاحب
غیاث اللغات

سے کے تعلیم فرماتے لکہ سعی کو برا ایک طور دعوت حق فرماتے اور کبھی آپ نے کسیکو گالی نہ دی اور کسی
چیز پر لعنت کی اور کسی مرد آدمی پر موس ہو یا کافر عیاب نہ فرمائی اور اکثر آپ تکیہ لگا کر بیٹھتے چپ رہا
اور پوچھی گئیں عائشہ صدیقہؓ کہ کیونکر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے تھے گھر میں فرمایا تھے
نرم تریں سب لوگوں سے اور تھے مسکراتے اور ہنستے چنانچہ جریر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے
آپکو کبھی نہیں دیکھا مگر یہ کہ آپ مجھکو دیکھکر مسکرائے اور صحابہ کے درمیان آپ کبھی پاؤں پھیلاتے
تھے اور اگر پکارتے آپکو کوئی صحابہ یا اہل بیت تو آپ فرماتے لبیک یعنی حاضر ہوں اور آپسمیں اہل بیت
کی تالیف کرتے اور مجلسوں میں آپ یاروں کے ساتھ ہمہ احوال اور بول چال بات چیت میں موافق
رہتے اگر صحابہ ذکر دنیا کرتے آپ بھی ذکر دنیا کرتے اونکی پاس خاطر کے لیے اور اگر وہ ذکر آخرت کرتے
آپ بھی ذکر آخرت کرتے اور اگر وہ کھانے پینے کا کچھ ذکر کرتے تو آپ بھی اونکے ساتھ موافقت فرماتے
اور سامنے آپ کے لوگ جاہلیت کی حکایتیں بولتے تھے اور ہنستے تھے آپ بھی اس سے مسکراتے
اور کریم ہر قوم کی توقیر کرتے اور سب صحابہ اور ہمنشینوں کے ساتھ تفقد اور التفات از حد کرتے اور
آنا جانا کہ سب ہمنشیں یہی گمان کرتے کہ سب سے مجھی کو آپ زیادہ چاہتے ہیں پیار کرتے ہیں اور
جو کوئی آپ کے پاس آتا پھر وہ جب تک نہ جاتا آپ نہ اٹھتے اور جو کوئی آپکے کان میں کچھ باتیں
کرنی چاہتا آپ اوسکی جانب سر مبارک کو جھکا دیتے پھر سر مبارک اپنا اوس سے نہ پھیرتے جب تک
وہ خود نہ پھیرتا اور جو کوئی آپکا ہاتھ پکڑ لیتا آپ ہاتھ اپنا اوس سے نہیں کھینچتے جب تک وہ اپنا
ہاتھ نہ کھینچتا اور دیدار شفقت کیطرح سب پر تصدق برابر کرتے اور ہمیشہ خندہ رو خوش خلق اور نرم
رہتے اور درشت خو سخت گو نہ تھے اور فحاش عیب گو عیب جو نہ تھے اور جو کوئی آتا اوسکی آپ توقیر کرتے
اور اکثر چادر وغیرہ اپنی اوسکے بیٹھنے کو بچھا دیتے اور تکیہ جو اپنے پیچھے رکھے ہوئے ہوتے اوسکو دیتے
اور کسیکی بات میں قطع کلام نہ فرماتے اور کبھی آنے والے اور کسی استفسار کرنے والے کی خاطر سے ہمارے کو

ہلاکی کیتے پھر اوسکی حاجت سے فارغ ہوکر نماز مین مشغول ہوتے اور اصحاب کے ساتھہ مصافحے کی ابتدا آپ ہی فرماتے انس نے
کہتے ہین کہ جب آپ کسی سے مصافحہ کرتے تو ہاتھہ اپنا اوسکے ہاتھہ مین چھوڑ دیتے حتی کہ وہ آپ ہی اپنا ہاتھہ کھینچ لیتا اور
اوس شخص کیطرف سے آپ پہلے اپنا مونھہ نہ پھیرتے مگر جب وہ خود اپنا مونھہ آپ سے پھیر لیتا اور مجلس مین آپ برابر بیٹھتے
اور کسی ہمنشین سے زانو اپنا آگے نکرتے رواہ الترمذی اور وضع آپ کی باوقار تھی جو ایکبار آپ کو دیکھتا ہیبت و دہشت
کھاتا پھر جب شرف حضور سے مشرف ہوتا اور بات چیت کرتا تو محبت آپ کی اوسکے دل مین آجاتی اور جس سے ملاقات ہوتی
لڑکے جوان بوڑھے غلام آزاد خاص و عام پہلے اوسکو آپ ہی سلام فرماتے انتظار اسکا نکرتے کہ پہلے وہ سلام کرے اور ہر ایک سے
آپ بکشادہ پیشانی اور خندہ روئی سے ملتے اور جب آپ کہین جاتے تو آگے آگے آپکے کوئی خادم اور حاجب اور چوبدار
نہ ہوتا گویان یعنی ہٹو ہٹو کہنے والے نہ ہوتے جیسا اب لوگون مین متعارف ہوا ہی اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ جب
آپ نماز صبح سے فارغ ہوتے تو عادت تھی کہ مدینہ منورہ کے لونڈی غلام برتنون مین پانی لاتے اور درخواست کرتے
کہ آپ دست مبارک اپنا ہر ہر برتن مین ڈالدین تا اوس پانی کے پینے سے بیمار شفا پاتے تھے بھلے چنگے ہوجاتے تھے
آپ اونکی خاطر سے سب کے برتنون مین جدا جدا ہاتھہ ڈالتے تا آنکہ اسمین دیر ہوجاتی اور اکثر صبح کو جاڑے کے دنون مین
گو آپ کو اس سے بسبب سردی کے بڑی تکلیف ہوتی مگر شفقت اور خلق سے ہر کسیکے برتن مین ہاتھہ ڈالتے
روایت ہی کہ ایک مرد آپکے پاس آیا پھر آپکے خوف سے کانپنے لگا آپنے اوسکو ازراہ تواضع اور عدم تکبر اور تجبر اور
ترفع کے فرمایا هَوِّنْ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ لَسْتُ بِمَلِكٍ اِنَّمَا اَنَا ابْنُ امْرَأَةٍ تَاْكُلُ الْقَدِيْدَ آسان کر اپنے اوپر
کام یعنی نہ خوف کر سو مین کچھہ بادشاہ نہین ہون مین تو ایک عورت کا بیٹا ہون جو دھوپ کا سوکھایا ہوا گوشت
کھاتی تھی کہ کھانا فقرا و مساکین کا ہی روایت مولانا روم رحمہ اللہ نے مثنوی مین لکھا ہی کہ شام کیوقت چند
کفار مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حاضر ہوکر عرض کرنے لگے ای سلطان مہماندار ہر دو جہان ہم سب بینوا دور سے
آتے ہین تھوڑی جگہہ ملے تو رات بھر یہین پڑ رہین آپنے یارون سے فرمایا یارو تم سب میری عادات کے ساتھہ خو پذیر
ہوا ایک ایک مہمان باہم تقسیم کر لو اصحاب نے ایک ایک مہمان آپسمین تقسیم کر لیے اون کافرون مین ایک شخص بڑا موٹا تنگم دراز کھا

اوسنے کسی قبول کیا آخر حضرت حبیب عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسے قبول فرمایا اور آپ کے گلہ گوسفند میں سات
بکریاں دودھاری تھیں کہ کھانے کے وقت اونکا دودھ دوہا جاتا تھا جس وقت سو رہا اور دودھ سات
بکریوں کا جو کھانا ستر آدمیوں کا تھا وہ شخص تنہا دم بھر میں کھا گیا سارے اہل بیت بھوکے سے رہ
گئے لیکن اوس کو اس قدر میں سخت کا جی لگا تھا پھر سونے کے وقت وہ کافر حجرہ شریف میں گیا لونڈی نے
مائے عائشہ کے باہر سے اس حجرے کے در کی زنجیر لگا دی کافر کو آدھی رات سے صبح تک رات بھر
درد شکم و اپھارا سے قضائے حاجت رہا آخر تقاضے پر تقاضا ہوا اور جان تنگ ہوا اور در کے پاس
آیا تو بند پایا حیران تھا دم تنگ تھا آخر جب کسی حیلے سے در کھلا نہیں تو مضطر ہوکر سو رہا خواب میں
اپنے کو دیکھا ایک میدان میں بیٹھکر حاجت بیان کی تو سچ مچ ہی ہیں پیتے حاجت کرلی پھر جب سے چونکا
تو سارا کپڑا حدث آلود پایا بہت مضطر اضطراب دل سے آہ سرد کھینچتا اور کہتا کیسی رسوائی ہے جو
والے عصبی نہیں منتظر تھا کہ کسیطرح رات بسر ہو جاتی زنجیر حجرہ کھل جاتی تا میں اندھیرے میں بھاگ
نکل بھاگتا لوگوں کے سامنے ذلیل و رسوا ہونے سے بچتا آپ کو اوسکی اس حال معلوم تھا تڑکے
آہستہ سے زنجیر حجرہ کھول کر دیوار کے پیچھے قضائے حاجت کو آپ چھپ رہے تا وہ کافر چلا جائے
شرمائے نہیں پھر کافر مثل تیر کے کمان سے حجرے سے نکل بھاگا پھر اوس جامہ حدث آلود کو ایک
نادان نے آپ کے پاس لاکر ڈال دیا کہ آپ دیکھیں اوس نادان کافر نے آپ کے یہ کیا کیا آپ ہنس پڑے
اور فرمایا آفتابہ لاؤ میں اس جامہ حدث آلودہ کو اپنے ہی ہاتھ سے دھوؤنگا سب صحابہ کہتے تھے میرا
جی جان آپ پر قربان یہ کام ہاتھ کا ہے دل و جان کا نہیں لڈ کا ہے سلطان کا نہیں حضرت ہم ہی یہ کام کرینگے
تو ہم خدام آپ کے کس کام آوینگے یہ کپڑا آپ ہمیں دیویں کہ ہم اسے دھو لیویں فرمایا باتیں تمہاری
سچ ہیں مگر اسوقت ہمارے ہی ہاتھ سے دھونے میں اسکا ایک حکمت ہے پھر آپ اوس کپڑے کو
بلا تکلف اپنے دست مبارک سے بحکم حق دھوتے تھے صحابہ ہجوم کیے حیران ہو سب دیکھتے تھے کہ

۸۴

آپ اس پلید کو دھوتے ہین دیکھیے غیب سے کیا اسرار الہی نمود ہوتے ہین تب آن کافر نے تھوڑی دور جاکر حمائل اپنے گلے کا پایا مضطر ہوا گھبرایا کہا وہین حجرے مین میرا حمائل چھوٹ گیا گو مارے شرم کے مرا جاتا تھا مگر حرص نے چھوڑا نہین حمائل کے لیے حرم سرا‌ے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تک دوڑا آیا دیکھا کہ وہ ید اللہ ماشاء اللہ چشم بد دور خوش ہو ہو اوس پلیدی کو دھوتے ہین یہ حال دیکھکر حمائل تو بھول گیا دل ہاتھہ سے گیا آہ کے نعرے عرش تک پونہچائے گریبان پھاڑ ڈالا اوسکے ایک شور اوٹھا دونون ہاتھونکو مونہہ اور سر و سینے پر مارتا تھا دیوار پر گلے کو کوٹتا تھا تا آنکہ اوسکے سر اور ناک سے خون جاری ہوا بیہوش و حواس ہوا ہوے خلق کا گرد اوسکے ازدحام ہوا جب آہ و زاری و بیقراری اوسکی حد سے گذر گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسے اپنے آغوش مبارک مین بہت پیار سے لے لیا تسکین و تشفی دی چپ کیا پھر جب اوسکے مونہہ پر پانی کی چھینٹین ماریں تب ہوش مین آیا اور آپ سے باتین کین کہا آپ کلمۂ توحید مجھے پڑھائیے دین اسلام مین مجھے لائیے آپ نے اوسے کلمہ پڑھاکر فرمایا آج کی رات اور تو میرا مہمان ہو کہا واللہ ہمیشہ مین حضور کا مہمان ہون جہان جاؤن جہان رہون آخر یہ رات بھی عرب آپ کا مہمان ہوا ایک بکری کا آدھا دودھ پیکر خوب سیر ہو گیا آپ نے فرمایا کچھ اور دودھ چاہتی کہا عرض کی واللہ مین تکلف نہین کرتا کل کی رات سے زیادہ آج آسودہ ہو گیا ہون سارے اہل بیت اور سب مرد عورت باہم کہنے لگے کہ یہ پہلوان بقدر مچھر کے کھاتا ہی اللہ اپنی قدرت دکھاتا ہی الکافر یأکل فی سبعة امعاء والمؤمن فی معاء واحد قول نبی ہی کہ کل کافر تھا اوسقدر کھا گیا آج مسلمان ہوا اسیقدر پر اکتفا کی یہ کیا بو العجبی ہی

نظم

وقت شام ایشان بمسجد آمدند　　کافران مهمان پیغمبر شدند
کامدیم ای شاه ما اینجا قنق　　ای تو مهماندار سکان افق
بینواییم و رسیده ما ز دور　　هین بیفشان بر سر ما فضل و نور
دستگیر جمله شاهان و عباد　　رو بیاران کرد آن سلطان راد
گفت ای یاران من قسمت کنید　　که شما پر از من و خوی منید

هر یکی یاران یکی مهمان گزید
در میان یک زفت بود و بی ندید
جسم ضخمی داشت کس او را نبرد
ماند در مسجد چو اندر جام درد
مصطفی بردش چو وا ماند از همه
هفت بز بد شیر ده اندر رمه
که مقیم خانه بودندی بزان
بهر دوشیدن برای وقت خوان
نان و آش و شیر آن هر هفت بز
خورد آن بوقحط عوج ابن غز
جمله اهل البیت خشم آلود شدند
که همه در شیر بز طامع بدند
معده طبلی خوار همچون طبل کرد
قسمت هجده آدمی را او بخورد
وقت خفتن رفت و در حجره نشست
پس کنیزک از غضب در را ببست
از برون زنجیر در را در فکند
که ازو بد خشمگین و درد مند
گبر را در نیم شب یا صبحدم
پس تقاضا آمد و درد شکم
از فراش خویش سوی در شتافت
بر در آن دست چون بنهاد بسته یافت
در گشادن حیله کرد آن حیله ساز
نوع نوع و می نشد آن بند باز
شد تقاضا بر تقاضا خانه تنگ
ماند او حیران و بی درمان و دنگ
حیله کرد و به خواب اندر خزید
خویشتن در خواب در ویرانه دید
خویش در ویرانه خالی چو دید
او چنان محتاج هم در دم برید
گشت بیدار و بدید آن جامه خواب
پر حدث دیوانه شد از اضطراب
زاندرون او برآمد صد خروش
زین چنین رسوایی بی خاک پوش
بانگ می‌زد وا ثبورا وا ثبور
همچنان کافر اندر قعر گور
منتظر که کی شود این شب بسر
یا درآید در گشاد آن بانگ در
تا گریزد او چو تیری از کمان
تا نبیند هیچ کس او را چنان
مصطفی صبح آمد و در را گشاد
صبح آن گمراه را او راه داد
در گشاد و گشت پنهان مصطفی
تا نگردد شرمسار آن مبتلا
تا برون آید رود گستاخ او
تا نبیند در گشا را پشت و رو
مصطفی می‌دید احوال شبش
لیک مانع بود فرمان ربش
تا کریم را خدا کت باید ببین
تا بیفتد آن فضیحت در رهی
چونکه کار ما براید کتاد دید
رمز نیک ار کمین سیر بلند
جامه خواب پر حدث را یک فضول
قاصدا آورد در پیش رسول
که چنین کردست مهمانت ببین
خنده‌ای زد رحمة للعالمین
که بیار آن مطهره اینجا به پیش

تا بشوییم جمله را با دست خویش
تا بشوییم این حدث را تو بهل
چون تو خدمت میکنی پس ما کییم
منتظر بودند کاین قول نبی ست
فاش تا امر حق نه تقلید و ریا
گفت آن مجرم که شب جا داشتیم
حرص او از درها ست نی چیز بیست خبر
کان بد اساس آن حدث را هم بخورد
اندرون شوری گریبان را درید
آنچنانکه خون ز بینی و سرش
کبر گویان ایها الناس احذروا
ساکنش کن دست بنواز خوش
کای شهید حق شهادت عرضه کن
گشت مومن گفت او را مصطفی
هر کجا باشم بهر جا که روم
کرد الحاحش بخور شیر رفاق
سیر نگشتم از آنکه دوش من
پیچ پیچی افتاد اندر مرد و زن

هر کسی می جست کز بهر خدا
کار دستست این و کار جان و دل
گفت سید الهم ولیکن این عنیت
تا پدید آید که این اسرار چیست
کافرک را هیکلی بد یادگار
هیکل آنجا بے خبر بگذاشتیم
از پی هیکل شتابان در دوید
خویش هم شوید که دور از چشم بد
میزد او دو دست را بر رو و سر
شد هوان در حرم کرد آن مهترش
چون ز جد بیرون ملبر زید و طپید
دید داش را و بد او آشنا حسنش
تا گواهی بدهم و بیرون شوم
کامشب دیگر تو شو مهمان ما
گشت مهمان رسول آن شب عرب
گفت گشتم سیر والله بی نفاق
در عجب ماندند جمله اهل بیت
قدر پشه می خورد این پیل تن

جان ما و جسم ما قربان ترا
ما برای خدمت تو میشتبیم
کاندرین شستن بخویشم حکمتیست
او بجد می شست آن احداث را
یار او دید آن را گشت او بیقرار
گرچه زو در شستن بود حرص شرم برد
در وثاق مصطفی وان حال دید
هیکلش آنجا ز دست و شد پدید
کله را میکوفت بر دیوار و در
نعره ها زد خلق گرد آمد برو
مصطفی اش در کنار خود کشید
آب بر رو زد و آمد در سخن
سیرم از هستی درین هامون شوم
گفت والله تا ابد ضیف توام
شیر یک بز نیمه خورد و بست لب
این تکلف نیست بی ناموس و فن
پر شد این قندیل زان یک قطره زیت

حال عائشہ صدیقہ رضی اور اور

صحابہ کبار سے مروی ہے کہ اپنے گھر میں آپ سب گھر والوں کی خدمت میں رہتے اور اپنے گھر کا کام

کرتے جیسا تم لوگ اپنے گھر کا کام کرتے ہو اور کہتے آپ ایک آدمی تھے آدمیوں میں سے اور جامع ساکت سے
جوتی ڈھونڈتے حدیث میں دکان نعلی تو یہ آیا ہے اور علی کے معنی کپڑے سے جوں وغیرہ ڈھونڈتے یا
کے ہیں مگر امام مجد الدین شیرازی سے منقول ہے کہ آپ کے جسم اطہر پر کبھی مکھی نہیں بیٹھتی تھی اور نہ مچھر
ویرہ وے آپ کو کبھی ایذا دی شعر

اور طرفہ کہ نہ تھا پاس بستر		حلوات پسیں اسیائی	

اور مواہب لدنیہ میں ہے کہ آپ کے جسم و جامہ شریف میں جوں کبھی نہ پڑتی اسواسطے کہ پیدائش اسکی
عفونت اور بدبو پسینے سے ہوتی ہے اور پسینا او بدن آپ کا اکثر عطر و اطیب تھا پس معنی و تفلی کے
یہ ہیں کہ آپ بطور اظہار تواضع و عجز کے جسطرح کوئی کپڑے میں جوں تلاش کرے ایسے طلب کرتے
تھے تا گرد و غبار اور خس و خار وغیرہ اوسمیں کہیں سے لپٹ گیا ہو اور یہی احتمال ہے اسکے کہ اور دوسرے
کپڑے کی جوں آپ کے کپڑے میں آ گئی ہو اسواسطے کہ آپ فقرا اور مساکین اور غربا کے ساتھ بہت
بیٹھا کرتے تھے اور بسبب عسرت کے کپڑے اونکے میلے رہتے اور جوں اوسمیں پڑتی رہتی اور
آپ بکری کو اپنے ہاتھ سے دوہ لیتے اور اپنے کپڑے میں آپ اپنے ہاتھ سے پیوند لگا لیتے
اور کپڑے سی لیتے اور اپنے گھر کے ڈول میں اپنے ہاتھ سے آپ پیوند لگاتے اور اپنی جوتی میں
آپ اپنے دست مبارک سے پیوند لگا لیتے اور کبھی گھر کو بہار لیتے اور اونٹ کو باندھ دیتے اور
اوسکو چارہ لگا دیتے پانی دیتے اور اکثر آپ اپنی خدمت آپ ہی کر لیا کرتے باوجود کثرت خادم اور غلاموں
اور مشتاق رہتے لوگوں کے آپ کی خدمت کے واسطے اور خادموں کے ساتھ بیٹھکر کھانا کھاتے
اور کبھی اونکے ساتھ ہو کر آٹا گوندھ دیتے اور اور کاموں میں بھی کبھی خادموں کو مدد دیتے جب
نماز کا وقت آتا نماز کو باہر جاتے اور مسجد کے بنانے میں مزدوروں کے ساتھ ملکر کام کرتے اور
اینٹیں جنمیں آپ خود باد دولت صحابہ کے ساتھ ایک عام میں بیچ مدینہ منورہ کی مسجد شریف
کے بنانے کے واسطے سامیں تمضی اوٹھا اوٹھا لاتے اور آپ بازار سے کوئی چیز خرید کرکے اوٹھا

لانے باوجودیکہ خادم آپ کے ہمراہ ہوتے اور اونکو لانے ندیتے اور طبرانی نے اوسط مین بسند ضعیف
روایت کی ہی کہ کہا ابوہریرہ رضہ نے کہ ایکدن مین آپ کے ساتھہ بازار گیا آپ نے چار درم
کو ایک پاجامہ خرید فرمایا اور اہل بازار نے ایک وزان یعنی صراف دراہم و دنانیر کے تولنا اور پرکھنے
کو مقرر کررکھا تھا کہ قیمت وزن کرلیا کرتا تھا پس آپ نے اوسے قیمت دی اور فرمایا زن وارجح یہ
قیمت اس ترازو کو تول دے اور ذرا پلڑا ترازو کا جسمین درہم ہی جھکا کر تول تا چار درم سے کچھہ زیادہ ہی
ہو پس وہ وزان کودنے لگا اور کہا مینے کبھی کسی سے نہ سنا کہ قیمت کے دینے مین یہ کلمہ کہے ابوہریرہ رضہ نے
کہا اوے بر تو تیرے دین مین سستی اس سے معلوم ہوتی ہی تو اپنے نبی کو نہین پہچانتا پھر اوس مرد نے
ترازو ہاتھہ سے ڈال دی اور جلد اٹھہ کھڑا ہوا تا آپ کے دست مبارک کو بوسہ دے آپ نے دست
مبارک اپنا اوس سے کھینچ لیا اور تواضعاً فرمایا هذا تفعله الاعاجم بملوکها و لست
بملك انا رجل منکم یہ عادت عجمیون کی ہی کہ اپنے بادشاہون کے ہاتھہ کا بوسہ لیتے ہین اور
مین بادشاہ نہین ہون ایک آدمی ہون جنس تمھاری سے پھر آپ نے پاجامہ اوٹھایا اور گھر کو چلے
ابوہریرہ رضہ کہتے ہین مینے چاہا کہ پاجامہ آپ سے لے لون اور مین ہی لے چلون آپ نے تواضعاً فرمایا صاحب اسباب
سزاوار تر ہی کہ اپنا اسباب آپ ہی اوٹھالیوے ہان مگر جب ضعیف ہو کہ نہ اوٹھا سکے تو یاری دے
اوسکا بھائی مسلمان پھر کہا مینے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پہنتے ہین پاجامہ فرمایا ہان
مین اسے پہنتا ہون سفر اور حضر اور رات دن مین اسواسطے کہ مجھے حکم ہی ستر کا اور مین کوئی کپڑا
ستر کا ڈھانپنے والا زیادہ اس سے نہین پاتا ہون حال اور دعوت کرتے تھے آپکو کوئی
اور جو کوئی حر یا غلام آپ کی دعوت کرتا آپ اوسکو قبول فرماتے چنانچہ دعوت کرتے تھے لوگ آپکی
جو کی روٹی اور پگھلائی ہوئی چربی بدبو سے پس آپ اوس دعوت کو قبول فرماتے رواہ الترمذی فی
شمائله اور حدیث مین ہی کہ فرمایا آپ نے لو دعیت الی کراع لاجبت ولو اهدی الی ذراع لقبلت

لقبیلنے اگر کوئی شخص میری دعوت کرے بکری کے پیر یا پائے کے ساتھ تو میں اوسے بھی
قبول کر لوں اور اگر بھیجے کوئی میرے پاس ایک ہاتھ بکری کا تو اوسے لے لوں آدم یعنی چھوٹے
یعنی الوں کے ساتھ آپ ایک برتن میں کھانا کھاتے روایت کیمیائے سعادت میں ہے کہ ایکبار
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ کھانا کھاتے تھے کہ ایک فقیر کہ اوسکے بدن
میں آبلے نکلے ہوئے تھے اور بدن میں اوسکے زخم تھا آپ کے دروازہ پر آکر سوال کیا آپ نے بلایا
پس جسکے پاس وہ فقیر بیٹھتا تھا وہ شخص اوسکے پاس سے اوٹھ کھڑا ہوتا پھر آپ نے اوسکو اپنی
ران پر بٹھایا اور فرمایا کھا ایک تھیں نے اوس فقیر کی طرف کراہت سے نظر کی پھر مرا وہ قریشی
جبتک اوس علت میں مبتلا رہا اوپناہ اللہ سبحان اللہ ایکبار آپ نے کوڑھی کے ساتھ کھانا
کھایا اور ہاتھ اوسکا پکڑ کے اپنے کھانے کی رکابی میں ڈالا اور فرمایا كُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ
کھا خدا کے نام پر اعتماد کر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور توکل کر کے اوس پر حال اوس کھانوں
میں مخصوص تیں کھانا آپ کو وہ ہوتا جسمیں ہاتھ بہت پڑتے ہوئے ہوتے اور کھانے کے وقت آپ
دونوں زانو بیٹھتے جسطرح نماز میں بیٹھتے ہیں یا پاؤں کو برابر اور قدم کو قدم پر رکھتے اور فرماتے میں بندہ ہوں کھاتا ہوں
جسطرح بندے کھاتے ہیں اور بیٹھتا ہوں جسطرح بندے بیٹھتے ہیں اور کھانا جو بہت گرم ہوتا
نہ کھاتے اور تین انگلیوں سے اپنے آگے سے کھاتے اور کبھی چوتھی انگلی سے مدد دیتے اور
دو انگلی سے نہ کھاتے اور فرماتے یہ کھانا شیطان کا ہے اور بعد کھانے کے ایک ایک انگلی کو اسقدر
چاٹتے کہ انگلیاں صاف ہو جاتیں اور پیالے رکابی کو بھی اسیطرح صاف کرتے پھر اسکے بعد
دست مبارک کو دھوتے اور پانی پیتے تو تسکین سے تین دم میں گھونٹ گھونٹ پیتے اور ہر بار اول
میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ فرماتے اور اکثر کھانا آپ کا جو کا ہوتا اور کھانوں میں آپ
گوشت کو اور تر میووں میں سیر کے کو اور چھواروں میں عجوہ کو اور ترکاریوں میں کدو لو گکڑی

اور خرفے کو دوست رکھتے اور فرماتے کہ وہ میرے یونس بھائی علیہ السلام کے درخت کا پھل ہی جب کھانا
پکاؤ تو اوسمین کدو بہت ڈالو کہ دل غمگین کو قوت دیتا ہی اور عایشہ رض نے فرمایا کہ کبھی بھر انہین شکم پاک
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور عباس رض کہتے ہین کہ فرمایا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو دنیا مین
بھر پیٹ کھایا کرینگے آخرت مین بھوکے رہینگے اور آپ اپنے اہل و عیال مین ہتے اور ان لوگون سے کچھ
کھانا مانگتے اگر یہ لوگ کچھ کھلا دیتے تو کھا لیتے اور جو کچھ پلا دیتے پی لیتے اور جب آپ باہر سے گھر مین تشریف
لاتے کبھی فرماتے کچھ تمھارے پاس کھانا ہی اگر کھانا آتا پھر اگر موافق طبیعت مبارک کے پاتے کھا لیتے
اور نہین تو چھوڑ دیتے اور اگر اہل بیت کہتے کہ اسوقت کچھ کھانا موجود نہین ہی آپ فرماتے اچھا مین
روزہ دار ہوں اور نیت روزے کی کر لیتے اور کسی کھانے مین کبھی کچھ عیب نہ لگاتے اگر جی چاہتا
کھا لیتے اور نہین تو چھوڑ دیتے اور کبھی نہ فرمایا یہ کھانا گرم ہی یا سرد ہی خشبنیم ہی اسمین بہت نمک ہی یا پھیکا یا
تیتا ہی اور کبھی کبھی کھانے کی تعریف بھی کر دیتے نہ بطور حریص لوگون کے بلکہ اوسکے نفع اور خوبی
اور فضیلت کو بیان فرماتے مانند نعم الادام الخل و اطیب الطعام اللحم و اطیب اللحم لحم
الظہر کے اور روایت کی ہی ابو ہریرہ رض نے کہ آسودہ نہ ہوئی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی کھانے
سے تین دن برابر یہانتک کہ دنیا سے عالم بالا کو سدھارے رواہ الشیخان اور ابن عباس رض نے روایت
کی کہ اوقات گذاری فرماتے تھے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل و عیال آپ کے راتونکو
پیاپی کہ نپاتے تھے کھانا شب کا اور نہ تھا کھانا انکا مگر روٹی جو کی رواہ الترمذی اور عایشہ صدیقہ رض نے
روایت کی کہ تشریف لے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اور بھر انہین شکم مبارک آپ کا
کوئی ایک دن دو کھانے سے اگر سیر ہوتے چھوہارون سے تو جو کی روٹی سے سیر نہوتے اور اگر سیر ہوتے
جو کی روٹی سے تو چھوہارون سے سیر نہوتے اور حسن بصری نے روایت کی کہ خطبہ پڑھا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا واللہ کہ شام نکیا آل بین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صاع بھر کھانا اور تھے آپ کے

۹۱

میان تواضع کے

فصل دوسرا

... واسطے کہ تحت ہرتا آپ کے فرمائی بلکہ اسواسطے تاکہ اقتدا کرے

در محل بات آمد ... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تواضع و حسن خلق ...

امت آپ کی اور عایشہ صدیقہ نے فرمایا کہ حق تعالی نے ... کہا تا آپکا ہاتھہ تو ہیں اور ...

آپ کو ملیں ... سو او سونے ہیں

ہوتا ... اور کھانا سو دو چیزیں یعنی جو ... ہم یعنی ...

روایت کی ہے کہ کہا دکھایا ... حضرت ...

نے ایسی تمائل میں ... کیا ہے سعادت ...

علیہ وسلم کو ... آپ قل اسقدر کہ ... اوس سے شکم مبارک ... ایک فقیر ...

... اقسام مختلفہ کے

اور روی چھوہاروں کو کہتے ہیں کہ ملا ہوا ہوتا ... سوال کیا ...

... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ ...

کی ہو ... کہا عایشہ نے تھے ہم لوگ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ...

... اگر چھوہارا ... ہمارا ...

سلگاتے تھے گھروں میں آگ اور نہ ہوتا کھانا ... بہت سے نظر کرتے تھے ...

اسیطرح دو دو مہینے ہم لوگوں پر گذر جاتے تھے اور ... ایک بار آپ ... روایت ...

روایت اور ...

کہ ہم لوگ اوسکو پی لیا کرتے تھے ... فرمایا ... تھے بعض ہمسایہ ...

ساتھ محمد کی ... ایسی ایسی بلائیں ... اور ... تحقیق فرمایا آپ نے کہ یہ پہنچائی گئیں ...

... کہ ایذا دیا گیا کوئی ... ہاتھہ ... پہنچائی گئیں کسی کو اور ایذا دیا گیا میں ...

... کے ... بالتحقیق ... گذر جاتے تھے ... دن رات ...

... واسطے ... کوئی کھانا کہ کھاتا اوسکو ... مگر ... کہ چھپا لیتی ...

... بہت ہی کم کھانا ... کے ... تلے چھپ جاتا رواہ الترمذی

... نہیں دیکھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ... روٹی ... میدے کی اور ... آپ کے

... اوس نے وجود دولت ... تونگری ...

... فقر کو اختیار فرمایا ... روایت ہے حدیث امامہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی

اللہ علیہ وسلم ... میرے ... واسطے میرے ... مکہ کو سونا ...

... سیر ہونگا ... شکر کرونگا ... بھوکا رہونگا تو تیری ثنا کرونگا ...

روایت ہی کہ تھے ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل علیہ السلام کوہ صفا پر پس
سنی آپ نے ایک آواز ہولناک کہ ڈرے آپ اوس سے فرمایا ای جبرئیل یہ آواز ہولناک کیسی ہی کہین
قیامت تو نہین قائم ہوئی جبرئیل نے کہا ابھی تو قیامت قائم نہین ہوئی ہی مگر حکم کیا ہی آپ کے
پروردگار نے اسرافیل کو کہ آوے آپ کے پاس اور لاوے کنجیان زمین کے خزانون کی پھر اسرافیل حاضر
ہوئے اور عرض کی کہ حق تعالی نے مجھے حکم فرمایا ہی کہ سامنے لاؤن آپ کے تمام کے پہاڑ کو اور بنا دو
سات اوس پہاڑ کو زمرد اور یاقوت اور سونا اور روپا اور کہا جبرئیل نے کہ پروردگار آپ کا فرماتا ہی کہ باوجود
اسکے کہ یہ پہاڑ سونے روپے زمرد یاقوت کا بنکر آپ کے خرچ کے واسطے حاضر ہے مگر قدر و منزلت
اور ثواب آپ کا وہی رہیگا جو آپ کو ہی اسمین کچھ کمی نہ آئیگی پھر اگر آپ چاہین پیغمبر بادشاہ رہین
اور اگر چاہین پیغمبر بندہ رہین ایک غلام نے آپ کے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ
اوسکو اختیار فرمائین کہ چندے ہم لوگ آپ کی دولت سے آسودہ ہووین پس جبرئیل نے اشارہ کیا
آپ کی طرف کہ آپ تواضع فرمائین اور پیغمبر بندہ رہین روایت ہی کہ ایکبار جبرئیل علیہ السلام نے
آپ کی حضور مین حاضر ہوکر عرض کی حق تعالی آپ کو بعد سلام کے کہتا ہی کہ آپ دوست رکھتے ہین
کہ ان سب پہاڑون کو مکے کے آپ کے واسطے سونے چاندی کے پہاڑ بنا دون کہ آپ کے ساتھ
ساتھ رہین جہان آپ جائین فرمایا ای جبرئیل الدنیا دار من لا دار له ومال من لا مال له
قد جمعها من لا عقل له جبرئیل نے فرمایا ثبتك الله یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بالقول الثابت حال مدارج النبوۃ مین ہی کہ علما راضی نہین ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
فقیر اور محتاج کہین اور زہد نے اختیاری اور ضروری کے ساتھ متصف کرین اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ
منجملہ تعظیم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی کہ وصف نکیے جائین آپ اوس چیز کے ساتھ جو لوگون کے سامنے
صفات ضعفا اور مساکین سے ہی اور کہا نہ جاوے کہ آپ فقیر اور مفلس تھے اور شفا مین قاضی عیاض

سے لکھا ہے کہ اقوال و توسعہ ہیں اسلیے قتل اور مولی شے اوس سے کم ہے کہ استعفاف کرے ستار
حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر کوئی آپ کو تہمت اوسکے کہ یہ آپکا کسی اختیاری تھا کچھ قصد اور
اختیار سے ایسے کرتے تھا اگر آپ طیبات اور اچھی چیزوں پر قدرت پاتے تو کھاتے حال مسلم نے روایت
کی انس سے وہ کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے کسکو مہربان زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ اہل
وعیال اپنے کے تھے حضرت ابراہیم آپ کے نورچشم ایک دائی کے پاس دودھ پینے کو جانب عوالی مدینہ
میں آپ اونکے دیکھنے کو وہاں تشریف لیجاتے اور ہم لوگ بھی آپکے ساتھ ساتھ جاتے اور حضرت
ابراہیم کی دودھ پلانے والی لوہارن تھی پھر آپ اوسکے گھر میں چلے اور اوسکا گھر دھوئیں سے بھرا تھا
پھر آپ اونکو گود میں لیتا اور بوسہ دیتے پھر گھر تشریف لاتے کہا راوی نے کہ پھر جب حضرت ابراہیم
مرگئے آپ نے فرمایا کہ ابراہیم میرا بیٹا دودھ پینے کی مدت میں مرگیا اور اوسکی دو دائیاں ہیں بہشت
میں اوسکو دودھ پلاتی ہیں اور اوسکی مدت شیرخوارگی کی پوری کرتی ہیں روایت ہے اسامہ بن
زید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پکڑ لیتے تھے پھر بٹھلاتے تھے مجھے اپنی ایک ران پر اور
حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی دوسری ران پر پھر ہم دونوں کو بغل میں سمیٹ لیتے اور فرماتے اللھم
ارحمھما فانی ارحمھما روایت کیا بخاری نے روایت انس سے کہتے ہیں کہ جب کوئی آپکے
پاس کچھ ہدیہ لیکر آتا آپ فرماتے لیجاؤ اسکو فلانی عورت کے پاس کہ وہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دوست
تھیں اور اگر بکری کبھی ذبح ہوتی تو آپ اوسمیں سے کچھ بھیجا کرتے اون عورتوں کے گھر جو خدیجہ
کی دوست تھیں روایت ہے عائشہ صدیقہ سے کہ ایک بڑھیا آپ کے پاس آئی تو آپ کو اونکے
آنے سے ایک لحظہ خوشی ہوئی اور بہت بشاش ہوگئے اور مسکرا کر پوچھا تمہارا کیا حال ہے کیسی
ہو کہا اچھی ہوں پھر جب وہ چلی گئیں آپ نے فرمایا کہ یہ خدیجہ کی حیات میں ہمارے گھر آیا
کرتی تھیں اور حقیقۃً حفظ عہد وفا کے کمال ایمان سے ہے روایت امام جعفر صادق کی

۹۲

بیٹی یعنی آپ کی نواسی آپ سے نہایت مالوف تھین جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے مین مصروف ہوتے امامہ کو اپنے کاندھے پر اوٹھا لیتے پھر سجدے کے وقت اونکو زمین پر رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے اپنے کاندھے پر اوٹھا لیتے **روایت** شفا مین ہی کہ جب صحابہ حلیمہ سعدیہ کی بیٹی شیماء کو جو آپ کی رضاعی بہن ہوئین ہوازن کے قیدیون کے ساتھ قید کرکے آپ کے پاس لائے شیما نے آپ کو آگاہ کیا کہ مین حلیمہ کی بیٹی آپ کی رضاعی بہن ہون آپ نے اونکو پہچانا اور اپنی چادر بچھا کر اوسمین بٹھایا اور قطرات اشک کے رخسارۂ انور پر بہائے اور حال حلیمہ سعدیہ اور اونکے شوہر کا پوچھا شیما نے کہا کہ مدتین گذرین کہ وہ دونون عالم بقا کو روانہ ہوئے پھر آپ نے اونکو فرمایا اگر تم چاہو یہان میرے پاس اچھی طرح اکرام و محبت کے ساتھ رہو اور اگر اپنے گھر اور دیس جانا چاہو جاؤ اونھون نے کہا مین اپنے گھر کو جاؤن گی آپ نے لونڈی غلام اونٹ بکری اور بہت کچھ اونکو دیکر روانہ کیا **روایت** نسیم الریاض مین عمرو بن سائب سے مروی ہی کہ ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ حارث شوہر حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے آپ کے رضاعی باپ آئے پس آپ نے اونکی تعظیم کے واسطے اپنی داہنی طرف اپنا کپڑا زمین پر بچھا کر اونکو بٹھلایا پھر حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ کی رضاعی مان آئین آپ نے ایک جانب اوس کپڑے کی اونکی تعظیم کے لیے اپنی بائین جانب بچھائی اور اونکو اوسپر بٹھلایا پھر عبد اللہ بن حارث آپ کے رضاعی بھائی آئے پس کوئی جانب اوس کپڑے کی باقی تھی کہ آپ اونکے واسطے بچھائین پھر آپ اونکی تعظیم کو اوٹھ کھڑے ہوئے اور انکو اپنے آگے بٹھلایا **روایت** شرح شفا مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ اور کپڑا بھیجا کرتے تھے ثویبہ ابولہب کی لونڈی کے پاس جنھون نے آپ کو پہلے پہل دودھ پلایا تھا اور ابولہب نے اوسے آزاد کر دیا تھا آپ کی ولادت کی بشارت اوس سے سنکر پھر دیکھا گیا ابولہب خواب مین اور وہ کہتا تھا کہ میرے عذاب مین تخفیف ہوئی بسبب آزاد کرنے ہمارے کے ثویبہ کو جب اوس نے بشارت دی تھی ولادت

٩٥

فصل تیسری

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر جب تو نیند آپ کی ہجرت کے بعد کے شب مگر گئیں آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ
اب کوئی تو یہ کا اسیر باقی ہے کہ میں اوسکے ساتھ صلہ رحم کروں لوگوں نے کہا کوئی نہیں باقی ہے روایت
ہے کہ جنگ بدر کے اسیران یعنی مکے والوں کو اہل اسلام نے خوب اچھی طرح سے تمام رسیوں میں جکڑ کے
باندھا تھا اور عباس آپ کے چچا بھی سب کے باندھنے کے درد سے انکو نیند نہ آتی اور تمام رات کراہتے تھے دل
بار میں آپکا حضرت عباسؓ کے رونے سے دکھتا تھا نیند نہ آتی تھی ایک صحابی اسکو تاڑ گئے اور جب
پایا جاکر حضرت عباسؓ کی رسی انھوں نے ڈھیلی کر دی عباسؓ کو نیند آگئی آپ نے فرمایا کیوں اب
عباسؓ کا رونا سننے میں نہیں آتا اون صحابی نے عرض کی میں نے رسی اونکی ڈھیلی کر دی ہے فرمایا اسی طرح
سب کفار ساتھیں اسیران کی رسیاں ڈھیلی کر دے

فصل سوم بیان حسن معاشرت خیر البریہ با ازواج مطہرات

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن معاشرت کا حال ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ کیا بیان کیجیے
کہ اماں ابو بکری سے باہر کی دختران انصار کو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کھیلنے دیتے اور جب
عائشہؓ کسی برتن سے پانی پیتیں آپ اوسی برتن میں عائشہؓ کے مونھ کی جگہ مونھ لگا کر پیتے اور عائشہؓ
کے ہاتھ سے ہڈی لے لیتے اور جس جگہ سے عائشہ صدیقہ اوسے چوستی ہوتیں چوستے اور
عائشہؓ کو آپ مسواک دیتے کہ دھو دیں عائشہؓ اوسے لیے مونھ میں رکھکر چوسنے لگتیں آپ مسواک
اونکے مونھ سے لے لیتے اور اپنے مونھ میں رکھ لیتے روایت ابوداؤد میں ہے کہ ایکبار ایک سفر میں
آپ نے عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ مسابقت کی یعنی دوڑ شرط فرمائی اور آپ اور عائشہؓ دونوں آدمی دوڑے
عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں آپ سے بڑھ گئی پھر جب دوسری بار میں فربہ ہو گئی تھی باہم میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوڑی اس بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے بڑھ گئے پھر آپ نے میری
دلجوئی کے لیے حسن معاشرت کی راہ سے فرمایا ہذہ بتلک السبقۃ یعنی اس بار ہمارا بڑھ جانا

۹۷

تمسے بعوض ہار دمین بار تمھارے بڑھ جانے کے ہی تحجمست روایت ایکدن آپ عایشہ صدیقہ رض کے
گھر مین تھے ام سلمہ رض نے کچھ کھانا ایک پیالے مین آپ کے پاس بھیجا عایشہ صدیقہ رض نے ایک ہاتھ اوس
پیالے مین مارا کھانا زمین پر گر گیا اور پیالہ ٹوٹ گیا پس آپ نے عایشہ رض سے اس بات مین کچھہ مواخذہ
نکیا اور دوسرا پیالہ عایشہ رض کے گھر سے لے کر اوسمین کھانا رکھکر خادم کو دیا اور فرمایا پیالہ عوض پیالے کے
اور کھانا عوض کھانے کے روایت ایکبار سودہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس شوربا لے آئین
عایشہ رض نے سودہ رض سے کہا کہ تم اس شوربے مین سے کچھ کھالو انھون نے نہ کھایا عایشہ رض نے کہا کہ کھا
لو ورنہ مین تو شوربا تمھارے مونہہ مین لتھیڑ دونگی پھر سودہ نے نکھایا پس عایشہ رض نے وہ شوربا سودہ کے
مونہہ مین لتھیڑ دیا آپ ہنسے اور سودہ کو فرمایا تم بھی عایشہ کے مونہہ مین لتھیڑ دو پس سودہ نے بھی
عایشہ رض کے مونہہ مین وہ شوربا لتھیڑ دیا اور آپ ہنستے تھے روایت ہی مسلم اور بخاری مین عایشہ
صدیقہ رض سے وہ فرماتی ہین کہ واللہ دیکھا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کھڑے ہوتے تھے میرے حجرے
کے در پر اور حبشی سب عید کے روز مسجد مین چھوٹے چھوٹے نیزون کے ساتھہ بازی کر رہے
تھے اور مین اوسوقت مین صغیر سن تھی آپ نے مجھے اپنے ہاتھہ پر اوٹھا کر اپنی چادر سے چھپا
لیتے تھے تا مین حبشیون کا لعب آپ کے کان اور کاندھے کے درمیان سے دیکھا کرتی تھی پھر آپ
میری خاطر سے وہان کھڑے رہتے تھے یہانتک کہ جبتک مین اپنے سے بس نکرتی اور نہ پھرتی
تو آپ پھرتے تھے پس خیال کرو تم لوگ کہ لڑکی خردسال کتنی حریص ہوتی ہے بازیون پر یعنی مین اوسقدر
کھڑی ہوتی اور آپ بھی میری خاطر سے کھڑے رہتے تھے روایت ایکدن حضرت عمر رض کی بیوی
نے غصے مین عمر رض کو جواب دیا حضرت عمر رض نے کہا یا لکاع جواب دیتی ہو کہا ہان جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جو تمسے بہتر ہین اونکی بی بیان اونکو جواب دیتی ہین حضرت عمر رض نے کہا اگر یہی حال ہے تو افسوس ہے
حفصہ رض پر کہ نہایت نقصان مین ہوجاوے پھر عمر رض نے حفصہ رض اپنی دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی کو دیکھا فرمایا

۹۷

لعب بفتح لام وسکون عین وبفتح لام وکسر عین بمعنی بازی ۱۲ صراح

ہاں اوس عصمت دار نے جا بجا گر پھر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حیات دیا اور ابوبکر کی بیٹی کا حال یہ ہے کہ
علاوہ اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اونکو دوست رکھتے ہیں اور اونکی باتیں روایت کرتے ہیں وا
ایکدن ایک بی بی نے غصے میں آپ کے سینہ مبارک پر ہاتھ مارا اوسکی ماں نے اوسکے ساتھ سختی
کی کہ تونے ایسا کیوں کیا آپ نے فرمایا جانے دو چھوڑ دو یہ سب اس سے بھی زیادہ کچھ ہمارے
ساتھ کیا کرتی ہیں اور میں درگذر کرتا ہوں روایت کی مسلم اور بخاری نے کہ حضرت عائشہ
فرماتی ہیں کہ میں لڑکیوں کے ساتھ گڑیا کے کھیل کھیلتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
اور میری چند لڑکیاں صاحب تھیں کہ میرے ساتھ کھیلتی تھیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب اندر آتے تو وہ سب لڑکیاں آپ سے چھپ جاتیں پس آپ اون سب کو میرے پاس بھیجتے
پھر کھیلتی تھیں وہ ہمارے ساتھ روایت حضرت امام زین العابدین فرماتے ہیں کہ حضرت
اوکھیں جناب حضرت صفیہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں
تھے اور وہ زیارت شریف کو مسجد میں گئی تھیں اور ایک ساعت بھر مسجد میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے سامنے باتیں کیں پھر گھر آنے کو وہاں سے اوٹھیں آپ بھی اونکے ساتھ کھڑے
ہوئے اور اونکو اونکے گھر پہنچا دیا حضرت مسجد کے قریب ام سلمہ کے تھے دو مرد انصاری اودھر
سے جاتے تھے جب آپکو صفیہ کے ساتھ کھڑے ہوئے دیکھا جلدی سے چلے گئے آپ نے اون دونوں کو
فرمایا صفیہ میری بی بی ہیں تمہارے دل میں وسوسہ نہ گذرے کہ یہ کسی عورت ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ کھڑی ہے انھوں نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا بات ہے اور کیسے
محال ہے کہ اس بات کی آپ کی طرف نسبت کریں فرمایا شیطان پھرتا ہے بنی آدم کے بدنوں میں جس طرح
خون رگوں میں پھرتا ہے میں ڈرا ایسا ہو کہ دل میں تمہارے وہم آ جائے یعنی سبب اسکے تمہارا دل
برا گمان کرنے سے ہلاک ہو جائے اور تم ہلاک ہو جاؤ روایت کہا عائشہ نے کہ تشریف لائے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک یا حنین سے اوسے ہمنے اپنے گھر مین ایک چھوٹا گھر بنایا تھا اوسمین ایک پردہ
لٹکا ہوا تھا ہوا جو چلی تو اوس پردے کا کنارا اوٹھہ گیا اوسکے اندر کچھ گڑیا لی لڑکیان جو ہمارے کھیلنے
کی تھین نظر آئین پس آپ نے فرمایا یہ کیا ہی اے عایشہ مینے کہا یہ میری لڑکیان ہین اور دیکھا آپ نے
اون گڑیون کے درمیان ایک گھوڑا کہ اوسکے دو بازو بنے ہوئے تھے پرانے کپڑے کے پس آپ نے
فرمایا یہ کیا ہی جو مین ان گڑیون کے بیچ مین دیکھتا ہون مینے کہا یہ گھوڑا ہی پھر آپ نے فرمایا یہ چیز
اوسکے اوپر کیا ہی کہا ہمنے دو بازو ہین آپ نے تعجب سے فرمایا کہ گھوڑے کے دو بازو ہین کہا
ہمنے کیا آپ نے نہین سنا ہی کہ سلیمان عم کے گھوڑے تھے اونکے بازو تھے کہ ہوا پر اوڑتے تھے
پس ہنس پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی کہ دندان مبارک درونی اونکے ہمنے دیکھ لیے
رواہ ابوداود **روایت** بخاری شریف مین ہی کہ عایشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کنت
امدُّ رِجلی فی قبلة النبی صلی اللہ علیه وسلم وهو یصلی فاذا
سجد غمزنی فرفعتها فاذا قام مددتها یعنی مین پھیلاتی تھی اپنے دونون
پانون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلے کی جانب اوس حالت مین کہ آپ نماز پڑھتے ہوتے پس جب آپ
سجدہ کرنے لگتے تو مجھے دباتے یعنی بغیر چھونے کے کپڑے وغیرہ کو حائل کرکے پس مین ہٹا لیتی
اپنے پانون کو پھر جب آپ کھڑے ہوتے اوسیطرح پھیلاتی مین پانونکو اپنے **روایت** کی مسلم نے
جابر رضی سے کہ آئے ابوبکر صدیق رض در حجرۂ نبوی پر اور طلب اذن کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر
ہونے کو پس پایا ابوبکر رض نے لوگونکو کہ بیٹھے ہوئے تھے دروازے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
کہ کسی کو اندر جانے کی اجازت نہ ہوئی تھی پھر اذن ملا ابوبکر رض وہ اندر گئے اسکے بعد عمر رض نے آکر
طلب اذن کیا پس اذن دیا گیا اونکو پھر پایا عمر رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چپ چاپ اندوہگین
سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہین اور آس پاس آپکے بیبیان آپ کی بیٹھی ہین عمر رض نے اپنے جی مین سوچا

بیان آپس معاشرت با ازواج مطہرات

کہ کچھ ایسی بات کہنی چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسا دے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میری بی بی مجھ سے نفقہ مانگتی ہو میں اٹھکر اوسکی گردن پر ایک گھونسا مارتا کہ پھر وہ مانگتی پس ہنس پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا ان عورتوں کو جو میرے گرد بیٹھی ہیں دیکھتے ہو یہ سب مجھ سے نفقہ جو میرے مقدور سے زیادہ ہے طلب کر رہی ہیں پس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھکر عایشہ رضی اللہ عنہا کی گردن پر مارنے لگے اور عمر رضی اللہ عنہ اوٹھکر حفصہ کی گردن پر مارنے لگے اور دونوں اپنی اپنی بیٹی کو کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز مانگتی ہو جو آپ کے پاس نہیں ہے پھر کہا عایشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے خدا کی قسم ہم نہیں مانگتے ہیں کچھ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو آپکے پاس نہیں ہو گوشہ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے ایک مہینا پھر حق تعالی نے یہ آیت فرمائی یا ایھا النبی قل لازواجک سے للمحسنات منکن اجرا عظیما تک کہا جابر رضی اللہ عنہ نے پہلے پہل آپ نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات کہی کہ اے عایشہ میں چاہتا ہوں کہ تجھسے ایک بات کہوں مگر دوست رکھتا ہوں کہ تو اوسکے جواب میں جلدی نکرے حتی کہ اپنے ماں باپ سے اسمیں مشورہ کر لے کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کون سی بات ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس پڑھکر سنا دی آپ نے عایشہ رضی اللہ عنہا کو یہ آیت کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے حق میں میں ماں باپ سے مشورہ لوں بلکہ اختیار کرتی ہوں خدا اور رسول کو اور آخرت کے گھر کو مگر آپ یہ بات ہماری کسی بی بی سے نہ کہنا آپ نے فرمایا جو پوچھے گی تو یہ کہونگا مگر جب کوئی بی بی ان بی بیوں میں سے مجھسے پوچھے گی کہ عایشہ نے کیا کہا تو میں کہدونگا جو بات تم نے کہی ہے کیونکہ اللہ جل شانہ نے مجھے نہیں بھیجا ہے کسی کو گناہ اور ہلاک اور مشقت میں ڈالوں بلکہ مجھے اللہ نے احکام دین کی تعلیم اور لوگوں پر آسانی کرنے کو بھیجا ہے حال اور فرمایا آپ نے خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی بہترین تمہارا اللہ اور خلق کے نزدیک وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ بہتر

۱۰۰

اور مین تم سب سے بہتر ہون اپنے اہل و عیال کے ساتھہ اور فرمایا ان من اکمل المؤمنین ایمانا
احسنہم خلقا و الطفہم باہلہ کامل ترین مسلمانون مین ایمانا وہ ہے جو نیکوترین مسلمانون مین
ہو از روی خلق کے اور جو بڑا نرمی کرنے والا ہو مسلمانون مین اپنے اہل و عیال کے ساتھہ اور فرمایا اقبلوا
وصیت کرو تم عورتون کی شان مین نیکی کو سو وہ سب بندھے ہین تمہارے پاس کچھہ مالک نہین ہین
اپنی جانون کے اور فرمایا بہترین مردون مین ہماری امت سے وہ ہے جو بہترین ہو انکا اپنی بی بی کے
واسطے اور بہترین عورتون مین ہماری امت سے وہ عورت ہے جو بہترین ہو اونکی اپنے شوہر کے واسطے
اور فرمایا بہترین مردون مین ہماری امت سے وہ ہے جو پیار و محبت کرے اپنی بیوی کے ساتھہ
مثل پیار و محبت کرنے مان کے اپنی بیٹی کے ساتھہ لکھا جاتا ہے واسطے ہر مرد کے اوس سے ہر دن
رات مین ثواب سو شہید کا جو مارے گئے ہون فی سبیل اللہ صابرین محتسبین اور فرمایا ہان ڈرو اللہ تعالی سے
دو کمزورون کے حق مین یعنی یتیم اور عورت سو اللہ پوچھے گا تمکو اون دونون کے احوال سے سو جسنے
احسان کیا ان پر وہ پہونچ گیا رضا کو حق تعالی کی اور جسنے برائی کی انکے ساتھہ بس واجب ہو گیا اوسپر
اللہ تعالی کا غصہ اور فرمایا لازم پکڑو اپنے اوپر خیال عورتونکا ایسا نہو روند ڈالین فراش کو تمہارے
اون لوگون سے کہ ناخوش رہتے ہو تم اونسے یعنی مرد بیگانہ اپنے کنبے وغیرہ کو اپنے پاس جگہہ ندین
اور اگر ایسا کرین تو مارو ان عورتون کو مگر کچھہ ایسا سخت مارنا نہین جو اثر کر جاوے انمین اور مشقت مین
ڈالے اونکو اور فرمایا لازم ہے تمپر کھانا اور کپڑا عورتونکا ساتھہ معروف کے اور انصاف روایت
کی ابو داؤد نے نعمان بن بشیر سے وہ کہتے ہین کہ اذن چاہا ابوبکر صدیق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آنے کو پس سنی انھون نے آواز عایشہ رض کی بلند پھر جب ابوبکر رض گھر مین گئے تو عایشہ کو پکڑا
تا اونکو طپانچہ مارین اور کہا ہر آئینہ مین دیکھتا ہون تجھے کہ تو اپنی آواز بلند کرتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر اور آپ ابوبکر رض کو عایشہ صدیقہ رض کے مارنے سے روکتے تھے پھر ابوبکر صدیق رض عایشہ رض پر غصہ ہو کر

آپ کے پاس سے چلے گئے پھر جب ابو بکر پلٹ کے آئے تو آپ نے بطور مزاح کے فرمایا اے عائشہ دیکھا
تم نے کس طرح چھڑا لیا ہم نے تم کو اس مرد سے کہا اوس نے پھر چند روز بعد آئے ابو بکر آپ کے پاس
پاس سے کہ عائشہ سے صلح کر لی تھی پھر ابو بکر نے پایا دونوں آدمی کو کہ باہم صلح کر چکے ہیں
کہا ابو بکر نے کہ ہم لوگ ہیں ہم کو بھی اپنی صلح میں داخل کرو جیسا کہ لڑائی میں ہم کو داخل کیا تھا آپ نے
فرمایا قد فعلنا قد فعلنا یعنی کی ہم نے جو بات تم نے کہی ابو بکر

فصل چہارم بیان مزاح رحمۃ للعالمین با عامۂ مومنین

مزاح اور خوش طبعی کرنی بغیر ایذا اور افراط اور مداومت کے واسطے تالیف قلوب کے مستحب ہے
یا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی واسطے مصلحت خوش کرنے بعض صحابہ اور
تالیف قلوب اور فراست کے لوگوں سے خوش طبعی فرمایا کرتے مگر سوائے امر حق کے کچھ نہ کہتے
اور آپ اسعد و اوسع اور فراست اور مناسبت اور خوش اطوار آپ او کے ساتھ
تو بھلا کس کی مجال تھی کہ آپ کے سامنے بیٹھ سکتا یا آپ سے بول سکتا اور کھڑا ہو سکتا آپ کے
سامنے سبب کمال جلالت اور مہابت اور ہیبت اور سطوت آپ کی **روایت** کی ترمذی
نے انس سے کہ ایک شخص نے آپ سے سواری مانگی آپ نے فرمایا کہ میں سواری کے واسطے
اونٹنی کا بچہ دونگا اوس نے کہا اونٹنی کا بچہ لیکے میں کیا کرونگا آپ نے فرمایا کہ اونٹ اونٹنی
کے بچے نہیں ہوتے تو کیسے ہوتے ہیں **روایت** کی ابو داؤد نے انس سے کہ فرمایا آپ نے اوس کو
بطور مزاح کے یا ذا الاذنین اے دو کان والے **روایت** انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عادت یا رحمت علیہ کے ہمارے گھر والوں سے اختلاط کرتے تھے اور میرا ایک چھوٹا بھائی
تھا اس کے ایک چھوٹا سا لال تھا جس کو نغیر کہتے ہیں کہ اوس کے ساتھ وہ بازی کیا کرتا تھا کہ
اوس کو لیے ہاتھ پر رکھے ہوئے آپ کے پاس آتا تھا سو وہ مر گیا پھر جب وہ آپ کے پاس آتا آپ

اوسکو بطور مزاح کے فرماتے یا ابا عمیر ما فعل النغیر یا اباعمیر تمھارا نغیر کیا ہوا متفق علیہ
روایت ہی مصابیح مین انس رضی سے کہ آئی ایک بوڑھیا عورت آپ کے پاس اور عرض کی آپ سے کہ
آپ دعا فرماوین کہ مین بہشت مین داخل ہوون آپ نے اوسکو بطریق مزاح کے فرمایا کہ بوڑھی عورتین
بہشت مین نہ جاوینگی پس وہ عورت آپ کے پاس سے روتی ہوئی پھری آپ نے فرمایا اوس سے کہدو
کہ بوڑھی عورتین بصفت پیرزنی بہشت مین نہ جاوینگی بلکہ اونکو بصفت باکرہ کرکے بہشت مین داخل
کرینگے کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نے انا انشانا ھن انشاءً فجعلنا ھن ابکارا اور مشکوۃ شریف
مین عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ مین آیا آپ کے پاس غزوہ تبوک مین
اور آپ ایک چھوٹے سے چمڑے کے خیمے مین تھے پس مینے آپکو سلام کیا آپ نے جواب دیا اور
فرمایا خیمے مین آو مینے بطور مزاح کے کہا کہ آیا سارے بدن سے آؤن آپ نے فرمایا ہان سارے
بدن سے آو پھر مین خیمے مین گیا کہا عثمان بن ابی عاتکہ راوی نے کہ آیا سارے بدن سے داخل
ہوون اسواسطے کہا کہ خیمہ چھوٹا تھا روایت ہی انس رضی سے کہ ایک شخص زاہر نام کسی گانون مین
رہتا تھا کہ گانون کی چیزین ساگ وغیرہ کی قسم سے جو آپ کو خوش آتین کبھی کبھی بطور ہدیہ کے آپکی
حضور مین لایا کرتا تھا اور آپ بھی رخصت کے وقت اوسے شہر کی چیزین کپڑے وغیرہ کی قسم سے
خرید کرکے دیتے تھے اور اوسکو آپ دوست رکھتے تھے اور فرماتے تھے زاہر بادیتنا ونحن
حاضروہ زاہر ہمارا گمانشتہ ہی گانون کا اور ہم گماشتے ہین اوسکے شہر کے یعنی وہ گانون کی چیزین
ترکاری وغیرہ سے لاتے ہین اور ہم اونکو شہر کی چیزین خرید دیتے ہین اور زاہر ظاہر مین بدشکل تھے ایکدن
آپ بازار کی جانب تشریف لے گئے زاہر کو بازار مین کوئی چیز بیچتے دیکھا پس آپ نے پس پشت سے
اونکی دست مبارک اپنا اونکی آنکھون پر رکھکے اونکو اپنی طرف کھینچا اور گود مین لیکر پیٹھ کو اونکی
اپنے سینہ سے ملا...

[illegible]

اندی پاس پیاری چشم پوشیدہ

میں تبسم فرماتے تھے ابھی سینہ مبارک سے خوب بیٹھا ہی اور یہ جانتے تھے کہ مدا جول پیس آپ سے لطور
مزاح کے فرمایا کوئی ہی کہ اس غلام کو مول لے ابہرنے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ قیمت
تو میری بہت ہی کم ملے گی ناک و نکا کالا تھا اور صورت اچھی نہ تھی یا رسول اللہ اُنہوں نے یہ بات کہی
آپ نے فرمایا ولیکن خدا کے نزدیک تم کم قیمت نہیں ہو بلکہ بیش قیمت ہو یعنی مقبول ہو اور کس طرح
مقبول رہتی قیمت ہوتے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب اور محب اور مقبول تھے روایت
لطائف غیبیہ میں ہی کہ ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اصحاب میں بیان فرمایا کہ عورت کے
جننے کے وقت دو فرشتے جناب باری عزاسمہ کی طرف سے آتے ہیں ایک تو مخصوص عورت کا
کشادہ کر دیتا ہی بالکا آسانی سے نکل پڑتا ہی اسکے بعد دوسرا فرشتہ خدا کے حکم سے ایسا تھا اوس
صورت پھیر دیتا ہی پھیر وہ مقصود مسرور ہو جاتا ہی ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہی پہلا فرشتہ تو آیا مگر دوسرا نہ آیا آپ نے تبسم فرمایا اور اوسکے حق میں
دعائے خیر کی روایت ہی کہ ایکبار حضرت ام سلمہ کے بیٹے آپ کی مجلس آپ کے پاس آئے تھے
اور آپ غسل فرماتے تھے بطریق مزاح کے آپ نے اوسکے منہ پر پانی چھڑکا برکت سے اُسکے
اثر حسن جمال جو ایکا بڑھاپے تک اوسکے چہرے سے زائل ہوا

فصل پنجم بیان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جود و سخاوت کا کرم و عطا و سماحت کا

جود و سخا میں بھی کوئی مخلوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہ تھا اور بعد حق تعالی کے اجود
الاجودین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور بعد آپ کے علمائے امت آپ کے کہ نشر علم دین کا کریں
جیسے حدیث شریف میں آیا ہی کہ اللہ اجود الاجودین ثم انا اجود بنی ادم واجودہم

فصل پانچوین

بیان جود و سخاوت مین

مس بعد رجل علم علما فانسرد اور وقت بذل و ایثار اور جود و سخا کے قدر دینار و درہم کی آپکے سلنے کچھ بھی نہ تھی اور سخاوت آپکی اس حد کو پونہچی تھی کہ غایت سخاوت سے آپ اوپر معاتب ہوئے جیسا فرمایا حق تعالیٰ نے ولا تبسطها کل البسط فتقعد ملوما محسورا اور نہ کھول دے ہاتھ اپنا نرا کھولنا پھر تو بیٹھ رہے الزام کھایا ہارا یعنی سب الزام دین کہ اتنا فی سبیل اللہ کیون دیا اور نیز ان کہا کہ آپ محتاج رہ گئے اور تو محتاج غریب کو دیکھکر اتنا بیتاب ہو جا اپنی جان اونکے پیچھے گھونٹ ڈال اوسکی حاجت تیرے ذمے پر نہین ہی اللہ ہی کے ذمے پر ہی مگر یہ باتین حکیم مطلق نے جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمائین ہین جو نے حد و عدشجی تھے ہر شخص کو نہین لیکن جسکے جی سے مال نکل سکے اوسکو تاکید ہی دینے پر حکیم گرمی والے کو سرد دوا دیتا ہی اور سردی والے کو گرم اور تمامی دنیا کی قدر آپکے سامنے پشہ کی برابر کبھی نہ تھی چنانچہ کفار قریش آپ سے دستابستہ عرض کرتے تھے کہ آپ ہمین نے دین نہ کہین اور ہمارے معبودون کو سب و شتم نکرین اگر آپکو مال و اسباب کی ضرورت ہی تو ہم لوگ آپکو اسقدر مال و متاع جمع کردین کہ حد حساب سے باہر ہو اور اگر آپ ریاست و سلطنت چاہتے ہین تو ہم سب لوگ ملکے آپکو بادشاہ بنائین آپ نے قبول نفرمایا اور اوسکی طرف کچھہ بھی التفات نکی اور حق تعالیٰ نے دنیا و آخرت اور کنجیان خزائن زمین کی آپکے پیش نظر کین آپنے اونکی طرف گوشہ چشم سے ندیکھا کہ وما زاغ البصر وما طغی اور بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہا انھون نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس و اشجع الناس و اجود الناس یعنی سب لوگون سے بڑے حسین اور بڑے شجاع اور بڑے جواد اور وجہ اسکی یہ ہی کہ نفس آپکا اشرف نفوس اور مزاج شریف آپکا اعدل امزجہ تھا اور جو کوئی ایسا ہوگا فعل اوسکا احسن افعال ہوگا اور شکل اوسکی املح اشکال اور خلق اوسکا احسن اخلاق اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع تھے جمیع کمالات جسمانی اور روحانی کے اور مجمع تھے خوبی سیرت اور حسن صورت کے شعر

خوبی و شکل و شمائل حرکات و سکنات	

اُنکے وہاں پیدا ہوتو سہارا دیتی		اور وہ سخاوت آپکا سیر ہوں نہ صبر اور الٰہ دیہ حیا ہے نہ تھا جو کچھ کہ

نے لکھا ہے سو وہ بحر رہا یا سید اکبر جو وہ سخا سید لبرار صلی اللہ علیہ وسلم میں کا ایک قطرہ ہے اگر کوئی
اوسکے مانند ہوتا تو اوسکا بھی وہی حکم تھا اور کبھی وہی عمرو ایک درم دیا یا ملک پر آپکی اسکتر
ہو جاتا تھا اسی طرح کیا اور اگر کوئی درم بچ رہا اور کوئی لینے والا ملتا جسکو اوسکا عطا کیجیے
پھر جاتے گھر کے اندر تشریف لے جاتے جابر کہتے ہیں کہ ما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم شیئا قط فقال لا یعنی کبھی مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے کوئی چیز
کہا نہ آپنے جواب میں اوسکے لا یعنی نہیں اور اسکے معنی میں یہ قول حسان کا شعر

ما قال لا قط الا فی تشہدہ		لولا التشہد لم یسمع له لا لا		آ رقول وہ ما کا آپکی بہت سی سعی
ما قال لا قط الا فی تشہدہ		لولا التشہد کانت لاؤہ نعم		رب الارباب ما رکس پر گر
مگر یا تشہد ان لا الہ الا اللہ		پھر اس حدیث سے بسی کرنی تحل اور حسن کی ہی سلطنت آپکی		

ذات بابرکات سے یعنی آپکی جود و سخا کا یہ حال تھا کہ جب کوئی مستحق یا سائل آپ سے کچھ طلب کرتا
تو پھر کر آپ اوسے حتی الوسع محروم نہ پھیرتے اور اوس سائل کے جواب میں کبھی لا نفرماتے اور اگر وہ وقت
کوئی چیز موجود ہوتی تو قرض لیکر دیتے اور اگر قرض لیکے دیتے کوئی مانع ہوا تو ایسا وعدہ فرماتے اور اگر اوس وقت
قرض بھی نہ ملتا تو چپ ہو جاتے اور سری وہ مثل حلالی اور ابھی کھلی بات سے دلجوئی سائل کی کرتے
اور بعد کرتے کہ پھل کر یہ کہتے کہ میں دونگا اور کبھی کہتے دوسرے وقت یا کل آنا غرض آپ ایسے
اجود الناس تھے کہ تھوڑا اتنا ہو یا بہت میرا لیتا ا معتدد دیتے کہ فقر اور ناداری سے نہ ڈرتے اور

یہ کچھ اندیشہ فرماتے شعر		ہر چند اندیشہ بہا سے تو ندارد ارادہ		از آنکہ سخت کشتہ اندر بار بیا

اور جب کسی محتاج بھوکے پیاسے کو دیکھتے اسکا کھانا پانی جو داپنی بعد موجود ہی صاحب پہ کے ادسپر ایثار فرماتے
اور خود بھوکے پیاسے رہجاتے اور جو دوسلا آپکا حدیث سے ہی تھا کبھی ہمہ کپڑے اور جو لباس

اور دین کسی پر ہوتا اوسکو چھوڑ دیتے اور کبھی صدقہ کر دیتے اور کبھی ہدیہ اور تحفہ بھیجتے اور کبھی کوئی
چیز کبھی شئے خرید فرماتے اور اوسکی قیمت ادا کرکے پھر وہ چیز اوسی شخص کو دے دیتے اور کبھی قرض
لیتے پھر جب ادا کرتے جسقدر لیا تھا اوس سے زیادہ دیتے اور کبھی کچھ چیز خرید فرماتے اور قیمت
جسقدر قرار پائی ہوتی اوس سے زیادہ دیتے اور کبھی ہدیہ قبول فرماتے اور بعوض اوسکے دو چند
سہ چند انعام فرماتے غرض جسطرح ممکن ہوتا خیرات و مبرات کرتے مگر جود وہ سلطان گدا خو باوجود
اپنی ایسی دولت اور سخاوت کے اپنی ذات سے زندگانی فقیرانہ کرتے دو دو مہینے ہو جاتے کہ آپکے
گھر میں آگ روشن نہوتی اور کبھی آپ ایسے بھوکے ہوتے کہ بسبب بھوک کے اپنے شکم مبارک پر پتھر
باندھے رہتے کیونکہ آنتوں کے باندھنے اور محکم ہونے سے ایک قوت ہوتی ہے کہ پھر چلنے میں کچھ
ایسی دشواری نہیں ہوتی

نظم

شاہ دو عالم نشاندہ بر خوان کرم — کون و مکان از خرمن او خوشہ چین
او نخوردہ سیر از نان جوین — وز مجاعت سنگ بستہ بر شکم

اور فقر آپکا اختیاری تھا نہ
اضطراری یعنی بسبب تنگی اور ناداری اور افلاس اور نایافت کے نہ تھا جاننا چاہئے اور ہمیشہ بھوکا
رہنا تھا بلکہ بسبب اوسکا زہد اور سخاوت اور جود اور ایثار تھا اور کبھی باعث مکروہ جاننے آپکے تھا
سیری کو اور کبھی واسطے اختیار ریاضت کے تھا اور قبل ہجرت کے تھا جیسا ثابت ہوا ہے کہ آپ اہل
و عیال کے واسطے آپ کھانا سال بھر کا اوٹھا رکھتے تھے اونکی فراغ خاطر کے لیے اور آپ نے عمرے میں
سو بدنے قربان کیے ہیں اور ساعت بھر میں لاکھ درم جو بحرین سے آئے تھے تقسیم کر دیے اور دے دیے
ہوازن اور حنین میں اونٹ اور بکریاں اور نقود جو احاطہ اور قیاس بشری سے باہر ہے غرض آپ جسطرح
جمیع اوصاف و اخلاق و کمالات ظاہریہ و باطنیہ میں افضل اور اعلم و اشجع و اکمل العالمین تھے اسیطرح
جود و سخا میں بھی علی الاطلاق اجود العالمین تھے اور کہا ابو علی دقاق صوفی رح نے کہ بڑا کرم اور جود اور
ایثار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ کسی فرد بشر سے ممکن نہیں ہے یہ ہے کہ قیامت میں سب انبیا و رسل

نصیبی نصیبی کہیں کے اور سارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امتی فرمائینگے سبحان اللہ سبحان اللہ

روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ ایکبار ایک سائل نے آپ سے کچھ طلب کیا آپ نے کہا اس وقت

کچھ نہیں ہے فرمایا میرے پاس تو اس وقت کچھ نہیں ہے جا میرے نام سے قرض لیکر

اپنا کام کر پھر جب میرے پاس کچھ مال آجائیگا میں اوسکو ادا کر دونگا حضرت عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم تکلیف نہیں دی ہے اللہ تعالی نے آپ کو اوس چیز کی جس پر آپ قادر نہیں ہیں یہ بات آپ کو ناخوش

اور ناگوار معلوم ہوئی اسواسطے کہ اسمیں دل شکنی سائل کی ہے پس اثر ناخوشی کا آپ کے چہرہ پر

دیکھکر ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انفق ولا تخف من ذی العرش

اقلالا یعنی خرچ کرو اور خوف مت کرو حق تعالی سے کمی کا اس پر آپ مسکرائے اور بشارت خوشی کی اوس انصاری کے

چہرہ پر پائی گئی اور فرمایا ساتھ اسیکے میں حکم کیا گیا ہوں **روایت** ہے سہل بن

سعد سے کہ آئی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر ایک چادر بنی ہوئی پس کہا سہل نے تم جانتے

ہو کس چیز کو کہتے ہیں بردہ کہا ہاں وہ شملہ ہے جس کا حاشیہ بنا ہوا ہے یعنی یہ چادر حاشیہ دار تھی

کہا اوس عورت نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس چادر کو اپنے ہاتھ سے بنا ہے کہ آپ حضور

کو پہناؤں آپ نے وہ چادر اوس سے لے لی اور آپ کو اوسکی حاجت بھی تھی پھر آپ نے اوسے باہر

نکلے آپ کے ساتھ عبد الرحمن بن عوف صحابی نے اس چادر کو دیکھکر کہا کہ کیا اچھی چادر ہے یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ مجھے پہنا دیجئے فرمایا ہاں پس بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت

میں اور اوس چادر کو لپیٹ کر اوس صحابی کے پاس بھیجدیا لوگوں نے اون صحابی کو کہا اور تمنے کیا اچھا

کیا دیکھا تھا تمنے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چادر عورت سے لی تھی اور اسکی آپ کو حاجت

بھی تھی اور پھر تمنے اوسے طلب کی اور تم جانتے ہو کہ جس کوئی آپ سے سوال کرتا ہے تو آپ دیتے ہیں

کہا انہوں نے قسم واللہ نہیں لیا میں نے اسکو آپ سے مگر تاکہ یہ چادر کفن میری ہو جس دن مروں

ف بسم الحق اور کرم عطا بخشش مال اللہ ۱۰۶

کہا سہل نے جب وہ مرے تو اسیمین کفن دیے گئے رواہ البخاری **روایت** تفسیر کشاف اور تفسیر حسینی
مین جابر رضہ سے روایت کی ہی کہ ایک عورت مسلمہ نے ایک یہودیہ سے شرط بدی باین مضمون کہ جناب حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم موسی کلیم سے سخی زیادہ ہین اور سخاوت موسی علیہ السلام کی یہ تھی کہ سائل کو پھیرتے نہین
حاجت سے جو فاضل ہوتا دیتے یا اچھی بات سے اوسکا جی خوش کرتے القصہ امتحانا اوسنے اپنے
لڑکے کو حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین بھیجا پھر درمیان اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے
تھے کہ وہ لڑکا آیا اور عرض کیا ماں ہماری حضور سے ایک درع پہننے کو طلب کرتی ہی آپ نے فرمایا دوایک
ساعت مین کہین سے آجاتا ہی تو دونگا جا پھر آنا لڑکے نے جا کر ماں سے یہ حال کہا ماں نے لڑکے سے
کہا جا کہہ جو پیراہن آپ پہنے ہوئے ہین اوسیکو میری ماں طلب کرتی ہی پھر لڑکے نے حضور مین حاضر ہو کر
اسیطرح عرض کی آپ گھر مین تشریف لے گیے اور اپنا قمیص اتارا اور اوس لڑکے کو بھیج دیا اور گھر مین ننگے
بیٹھے رہے اور بلال رضہ نے اذان دی صحابہ نے نماز کے واسطے آپ کی انتظاری کھینچی آپ بباعث عریانی کے
باہر تشریف نہ لائے تب یہ آیت حق تعالی نے نازل فرمائی وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ
وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا **روایت** ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہی
کہ ایک قوم انصار نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ مال جو آپ کے پاس تھا پس نہ مانگا آپ سے
کسی نے مگر یہ کہ دیا اوسکو حتی کہ جب سب مال جو آپ کے پاس تھا تمام ہو گیا فرمایا کہ اب جو نیک بات کبھی ہمارے
پاس ہی اوسے کبھی تمسے مین نگاہ نہ رکھونگا ہو جو چاہے اللہ تعالی سے کہ ہم سوال نکرین کسی سے تو محتاج
سوال نکریگا اوسکو اللہ اور تکلف سے بھی صبر کریگا تو صبر دیگا اوسکو اللہ اور جو بے پروائی چاہے لوگون سے
تو بے پروا کر دیگا اوسکو اللہ اور نہین دیے گئے تم کوئی عطا بہتر اور فراخ تر صبر سے رواہ البخاری **روایت**
بخاری اور مسلم نے روایت کی ہی کہ جابر رضہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ایک اونٹ پر یہ گذرانا تھا کہ
آپ وسپر سواری کرین آپ نے فرمایا ای جابر اس اونٹ کو میرے ہاتھ بیچ کر ڈالو عرض کی یا رسول اللہ

۱۰۹

اور یہ آیت پندرھوین سپارہ مین سورہ بنی اسرائیل کے تیسرے رکوع مین واقع ہی ۱۲ مولوی سید فرید الدین صدر الصدور

صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ اونٹ کیا چیز ہے یہ اونٹ خاص آپ ہی کا ہے آپ نے فرمایا
اللہ تو اسے بیچ ڈال پس جابر نے بس الحکم آپ کے اونٹ کو آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا آپ نے بلال کو فرمایا
قیمت اسکی گن کر کے اسے دیدے بلال نے قیمت گن دی پھر آپ نے بلال کو فرمایا کہ قیمت اور اونٹ
جابر کو دے اور کہہ برکت دے تجھے حق تعالیٰ اونٹ میں بھی اور اسکی قیمت میں بھی اور یہ سب جابر کے
قول کے مکافات میں تھا کہ انھوں نے کہا تھا کہ اونٹ آپ کی ملک ہے ہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
اونکین قیمت بھی دی اور اونٹ بھی دیا اور بلال اسکے دعائے خیر و برکت دی **روایت** مسلم نے
ابی رافع سے روایت کی کہا انھوں نے کہ قرض لیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے بکر
جوان جب صدقے کے اونٹ آئے آپ نے مجھے فرمایا کہ ادا کر دوں قرض اوس مرد کا عرض کی میں نے یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون اونٹوں میں نہیں پاتا ہوں مگر بڑے بڑے اونٹ سات سات برس کے فرمایا
اوسے اونٹ کو دیدے اوسواسطے کہ بہتر آدمیوں کا وہ شخص ہے جو نیکوتر ادا کرے درمیان ادائے قرض میں
روایت ترمذی نے اپنی شمائل میں ربیع بنت معوذ سے روایت کی ہے کہا انھوں نے کہ بھیجا مجھے
معاذ بن عفراء نے ایک طبق کھجور کے چھواروں سے جس پر ککڑیاں نرم نرم ریشم دار رکھی ہوئی تھیں اور آپ
ککڑیوں کو بہت دوست رکھتے تھے پس لائی میں اوسے آپ کے حضور میں اور آپ کے پاس حلیہ یعنی زیور جو بحرین میں
سے لائے گئے رکھا تھا آپ نے اوسے اوٹھا کر مجھے دے دیا **روایت** ہے کہ ایام مرض میں آپ کے
پاس کہیں سے کچھ اشرفیاں آگئی تھیں آپ نے فرمایا انھیں فقرا پر تقسیم کر دو مگر چھ یا سات یا آٹھ یا نو
اشرفیاں علی اختلاف الروایات آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے فرمائیں اسکے بعد آپ کو کچھ غشی
سی طاری ہوئی اور سر مبارک سینے عائشہ رضی کے لگے ہوئے تھے جب ہوش میں آئے فرمایا اے عائشہ
وہ اشرفیاں تم نے کیا کیں کہا میرے پاس ہیں فرمایا فقرا پر تصدق کر دو پھر آپ کو غشی طاری ہوگئی جب
پھر ہوش میں آئے فرمایا وے اشرفیاں خیرات کیں کہا اب تک نہیں فرمایا میرے پاس لاؤ آخر لائے اشرفیوں کو

حیات الصحابہ ۱۱۰

اونسے ایک کے اپنی ہتیلی پر رکھا اور گنا پھر فرمایا کیا گمان تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پروردگار کے ساتھ اگر اوسکے دربار مین جاتا اور یہ اشرفیان اوسکے پاس ہوتین پھر آپ نے وہ اشرفیان علی رضی اللہ عنہ کو دین کہ فقرا پر خیرات کر دیوین اور فرمایا اب مجھے راحت ملی ہی **روایت** ہی کہ بعد غزوۂ طائف کی فتح کے بعد پھرتے وقت اونٹ کسی لشکریان غزوۂ طائف کا آپ کے اونٹ سے اتنا قریب ہو گیا کہ اوسکے نعل سے ساق مبارک مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صدمہ پوہنچا وہ شخص کہتا ہی کہ آپ نے ایک کوڑا میرے پانون پر مارا اور فرمایا اور دور ہٹا کر اونٹ کو لیجا کہ میری پنڈلی تونے دردمند کی دوسرے دن آپنے کسی آدمی کو میرے بلانے کو بھیجا مین سمجھا کہ کل جو آپ کی ساق مبارک کو ہمارے اونٹ کے نعل سے صدمہ پوہنچا ہی اوسکے بدلے کے لیے مجھے آپ بلاتے ہین آخر مین حضور والا مین حاضر ہوا آپ نے کمال شفقت ومحبت سے فرمایا کل میرا کوڑا تیرے پانون پر پوہنچا تھا آج مینے تجھے اسواسطے بلایا ہی کہ تو اوسکا عوض مجھسے لے لے مینے عوض لینے سے معذرت کی آپنے اسی اونٹنیان مجھے عنایت فرمائین **روایت** ہی کہ ایک صحابی کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منزل قرن مین پوہنچے وہان ناقہ قصوا پر سوار تھے مین ناقے کے پہلو مین جاتا تھا آپ نے ناقے پر کوڑا چلایا اتفاقات حسنہ سے وہ کوڑا مجھپر پڑا آپ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر کمال خلق ومحبت سے فرمایا کیا کوڑا تمکو لگا مینے عرض کی ہان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مان باپ آپ پر فدا ہون آخر جب آپ جعرانے مین پوہنچے ایک سو بیس بکریان بعوض اوسکے مجھے عنایت فرمائین ہین اونھین بکریون کے باعث صاحب دولت وثروت ہو گیا **حال** اور ظہور اثر جود وسخا وکرم کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فتح حنین کے روز بیرون حد اندیشہ اور قیاس سے تھا ہر بدوی کو سو اونٹ اور ہزار ہزار گوسفند دیے اور بیشتر دینا آپکا اوسون مؤلفۃ القلوب کو تھا کہ ضعیف الایمان تھے اور ہنوز صدق ایمان انکے دل مین آیا تھا آپ چاہتے کہ مال دنیا کی مدد سے انکے دین کو ثابت رکھین اور کہا صاحب مواہب لدنیہ نے کہ حساب کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ایام حنین مین

آپ نے ہاتھ اوٹھا دیے **روایت** صفوان بن امیہ بھی اونہی قبیل کا ایک مرد تھا جسکو آپ سے
اوس وقت قرابت تھی مگر پھر بھی آپ سے بڑی عداوت رکھتا تھا اور آپ کو بڑی بڑی اذیتیں دیتا تھا
اوحنین اور طائف میں آپ سے خوب لڑا اسی حالت کفر میں آپ اوسکی عداوت اور بدی کے
عوض صلہ رحم کے واسطے اوس پر بڑا احسان کیے جاتے تھے پھر جب حنین کی لڑائی سے آپ نے فراغت
پائی غنیمت کے مالوں کو دیکھ رہے تھے اور صفوان آپ کے ساتھ تھا پہاڑ کی گھاٹی میں چارپائے
غنیمت کے بھرے ہوئے چر رہے تھے صفوان برابر اوسی گھاٹی کی طرف دیکھ رہا تھا اور آپ صفوان کو
دیکھ رہے تھے فرمایا اے صفوان کیا یہ گھاٹی تجھے اچھی معلوم ہوتی ہے کہا ہاں فرمایا یہ گھاٹی اور جس قدر
اسمیں چارپائے ہیں سب تیرے ہیں صفوان نے سب کو لے لیا اور اپنے احاطہ تصرف میں لا کر کہا ما طابت
نفس احد بمثل هذا الا نفس نبي لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله اور
کہا اس تمام سے کہ دیے اوسکو آپ نے حنین کے دن سو غنم پھر دیے سو غنم پھر سو غنم **روایت**
ابو سفیان بن حرب اور بیٹے ان دونکے بھی مؤلفة القلوب سے تھے ابو سفیان نے جو حالت میں
مشہور تھا اکرچہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریش میں سب سے زیادہ مالدار تھے تو
ان مالوں میں سے تھے بھی دو آپ تقسیم کرنے لگے اور بلال کو فرمایا کہ چالیس اوقیہ چاندی اور سو اونٹ
ابو سفیان کو دے ابو سفیان نے کہا میرے بیٹے یزید کا بھی حصہ دیجیے آپ نے اوسکا حصہ بھی سو اونٹ
اور چالیس اوقیہ چاندی اور دیے پھر ابو سفیان نے کہا میرے دوسرے بیٹے معاویہ کا بھی حصہ دیجیے
سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی اور آپ نے دلوائیں ابو سفیان نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں
قسم خدا کی آپ زمانہ جنگ میں بھی بڑے کریم ہیں اور زمانہ صلح میں بھی بدلے تعالیٰ آپکو جزائے خیر
روایت اور اسیطرح آپ نے ہر ایک کو تسلی سو اونٹ کو جسطرح سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبد العزیٰ
اور اسید اور حارث اور عیینہ اور اقرع اور علقمہ کو سو سو اونٹ انعام فرمائے اور اسیطرح ہر ایک کو اور

اور سعید اور عثمان بن نوفل اور ہشام کو پچاس پچاس اونٹ انعام کیے روایت ہی کہ عباس مرداس
اسلمی کو آپ نے چار اونٹ دیے عباس نے اس سے ملول اور غصہ ہو کر چند بیت کہے آپ نے سنکر فرمایا
ای علی اوٹھو زبان اسکی میری طرف سے کاٹ ڈالو علی اوٹھکر عباس کا ہاتھ پکڑ کر لے چلے عباس نے کہا کیا میری
زبان کاٹ لوگے علی نے کہا جو آپ نے فرمایا اوسے ضرور عمل مین لاونگا جب اونٹون کے پاس پہونچے علی
نے عباس کو فرمایا لے ان اونٹون مین سے چار سے سو تک عباس نے کہا ماں باپ میرے تمپر فدا ہون
تم سب کیسے کریم اور حلیم ہو **روایت** نسیم الریاض مین ہی کہ جب غزوہ ہوازن مین آپ نے فتح پائی
اور غنیمتین لوٹین چودہ آدمی قاصد اونکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اون سبھون مین
ابو برقان رضاعی چچا آپ کے بھی تھے پھر کہا اون لوگون نے کہ ہمارے آپ کے درمیان رابطہ رضاعت کا
ہی سو آپ ہمپر احسان کرین جو کچھ اس لڑائی کی لوٹ مین آپ کو ہاتھ آیا ہی مجھے دے دیوین **شعر**

گرچہ افتادہ بخاک رہیم از صد خواری	چشم داریم کہ بدست کرم بر داری

آپ نے فرمایا مینے تو تمھاری
بڑی انتظاری کھینچی تھی کہ شاید تم اس بارے مین کچھ باتین کہوگے سو تمھین اپنی عورتین اور بیٹے محبوب ہین
یا اپنا مال اون لوگون نے کہا ہم لوگ یہ سمجھکر آپ کے پاس نہ آئے تھے پس فرمایا ان سب چیزون مین جسقدر ہمارا
اور بنو عبد المطلب کا حق ہی سو وہ تمھارا ہی اور جو اور لوگونکا حق ہی سو اون لوگون سے پوچھا جائیگا پس [illegible]
مہاجرین اور انصار ہمارا حق بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور ایک جماعت جو مؤلفۃ القلوب کی تھی
اونھون نے کہا مگر ہمارا حق سو نہین پس آپ نے اون جماعت سے بھی قرض لیا بوعدہ اسکے کہ آ
پہلے پہل جو مال آئیگا اوسمین سے ایک ایک اسیر کی عوض چھ چھ اونٹ دیوینگے سارے لوگ خوشی
خاطر سے راضی ہو گئی پھر آپ نے بالکل غنیمت کے مال اون قاصدون کے حوالے کیے اور گر
غنیمتین اوس غزوے کی چھ ہزار نو آدمی تھے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار سے زیادہ بکریان اور
چار ہزار اوقیہ چاندی ہر اوقیہ چالیس درہم اور روایت ہی ابن فارس سے کہ حساب کرنے سے معلوم ہوا

کہ جو کچھہ آپ نے ہوازن کو دیا سو پانچ کرور تھا اور بعضوں نے کہا چھہ کرور **شعر**

ہر چہ آمدت بدست ہدادی بدوستان	این جود آمکس کہ نکرد نقد رما

روایت ہی فارس نے ابنی کتاب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھا ہی کہ روزحنین کے ایک عورت آپکے حضور میں حاضر آئی اور ایک شعر اوس نے پڑھا کہ ایام رضاعت کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوازن میں سے یاد دلایا آپنے جو کچھ ان لوگوں سے لیا تھا سب پھیر دیا اسقدر انعامات کیثیرہ کا حصول کیے کہ جب اونکی قیمت ہوئی تو پانچ لاکھ ہوئی اس جہت سے کہا کہ یہ عجیب قسم کی بخشش ہی اور نہایت جود و سخا کی ہی کہ سابقین میں اسکے وجود میں نہ **روایت** سنا ہی کہ آپکے پاس نوے ہزار درم آئے اور ایک چٹائی کے اوپر رکھے گئے پس تقسیم کر دیے آپ نے سب درم کو اور کسی سائل کو پھیر انہیں حتی کہ فارغ ہوئے **روایت** ہی صحیح بخاری میں انس سے کہ بحرین سے آپکے پاس غنیمت کے بہت مال آئے تھے آپ نے فرمایا پھیلا دو اسے مسجد میں پھر تشریف لائے آپ مسجد کے اندر اور نہ دیکھا اوس مال کی طرف نماز سے فارغ ہوئے اوس مال کے پاس بیٹھے اور دینا شروع کر دیا اوس مال کو لوگوں پر اور جس کسیکو دیکھا دیا پھر عباس بن عبد المطلب چچا آپکے آئے اور کہا ہمیں بھی اس مال سے دیجیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلیے کہ میں نے فدیہ دیا ہی اپنے نفس کو اور عقیل کو بس بھر دیا آپ نے اونکے کپڑے میں اسقدر کہ وہ نہ اوٹھا سکے کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو آپ فرما دیں کہ اسے اوٹھا کر میرے ساتھہ لے چلے آپ نے اونکی طمع کے کم کرنے کو فرمایا کہ نہیں پھر کہا آپ ہی اوٹھوا دیجیے فرمایا نہیں اسقدر تم اوٹھا سکو لے لو پھر اونھوں نے جسقدر ہو سکا اپنے کاندھے پر اوٹھا کر چلے اور آپ اونکی طرف برابر تعجب سے دیکھہ رہے تھے اور متعجب تھے اونکی حرص پر پھر جب تقسیم کر چکے تو ایک درم بھی باقی نہ رہا تب آپ اوس جگہہ سے اوٹھے اور ملا جلال الدین سیوطی نے شرح صحیح بخاری میں ابن ابی شیبہ سے نقل کی ہی کہ وہ مال جو بحرین سے آیا تھا اور آپ نے اوسکو تقسیم کیا تھا لاکھہ درم تھے اور وہ پہلا مال خراج

آیا تھا دولت اسلام مین روایت ہی شفا مین ابوہریرہ رضی سے کہ آپ کے پاس ایک سائل آیا آپ نے ایک شخص سے نصف وسق قرض لیکر اوسکو دیا پھر اوس شخص نے آپ سے اپنے قرض کا تقاضا کیا آپ نے پورا ایک وسق اوسکو دیا اور فرمایا آدھا وسق اپنا قرض لو اور آدھا یہ ہدیہ ہی روایت ہی کہ شب معراج مین جب جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مورد اختصاص فَاَوْحیٰ اِلیٰ عَبْدِہٖ مَا اَوْحیٰ کے ہوئے جناب باری سے ارشاد ہوا ای حبیب من کیا چاہتے ہو فرمایا امت مرحومہ کو اسیطرح ستر بار و بروایتے سات سو بار و بروایتے سات لاکھ بار جناب باری عز اسمہ سے یہی خطاب ہوا مگر ہر بار حضرت رحمۃ للعالمین محب الفقراء والمساکین صلی اللہ علیہ وسلم نے امت ہی کی درخواست کی اور حق تعالی ہر بار جواب اسکا حسب دلخواہ آپ کے ارشاد فرماتا تھا اور ہر بار ستر ستر ہزار امت کو بخشتا تھا پھر ارشاد ہوا ای حبیب من کس قدر یہ امت تجھے پیاری ہی فرمایا خداوندا مصرعہ نہ مین عاجز طلب سے ہون نہ تو دینے سے عاری ہی آخر جب سید آدم صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج سے پھر آئے ایکدن امیر المومنین عثمان غنی رضی آپ کے واسطے گچھا چھوہارے کا ہدیہ لائے آپ نے چاہا اوسے تناول فرمائین کہ ایک سائل نے آکر سوال کیا آپ نے دست مبارک اپنا روک لیا اور بمقتضائے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کے وہ گچھا اوسے عنایت فرمایا راہ مین امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی نے اوس سائل سے وہ گچھا خرید کرکے حضور مین جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدیہ لائے جب آپ نے چاہا کہ اوسے کھائین پھر وہی سائل نے حاضر ہوکر حضور سے سوال کیا آپ نے وہ گچھا اوٹھا کے پھر حوالے کیا وہ لے چلا راہ مین امیر المومنین عمر خطاب رضی اوس سائل سے وہ گچھا خرید فرما کے حضور مین ہدیہ لائے آپ نے جو ہین چاہا کہ اوس مین سے چھوہارے کھائین کہ پھر اوسی درویش نے حاضر ہوکر درخواست کی سلطان گدا نواز صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہ خوشہ اوسے عنایت فرمایا اس بار راہ مین امیر المومنین عثمان رضی نے اوس سائل سے وہ خوشہ خرید کرکے حضور مین ہدیہ گذرانا آپ نے چاہا کہ اوس مین سے کچھ کھائین کہ پھر اوسی سائل نے آکر سوال کیا آپ نے

115

جب اوسکا اصرار دیکھا چوتھی بار از راہ محبت فرمایا اَیُّہَا السَّائِلُ اَنتَ اَمْ تَاجِرٌ تو سائل ہے یا سوداگر تو فورا
جبرئیل امین آئے اور آیت وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْہَرْ یعنی فقیر سائل اور بطور دو سا عرض کی خداوند
کریم فرماتا ہے کہ ای حبیب میں نے شب معراج میں ستر ہزار بار تمسے پوچھا تھا کہ تم کیا چاہتے ہو، تم ہر بار
کہتے تھے کہ خداوندا اپنی امت چاہتا ہوں اور میں ہر بار تمہاری درخواست حسب دلخواہ تمہارے قبول
کرتا تھا اور ہرگز جواب درشت نہ کہتا تھا مرے اس بندے نے آج چار مرتبہ تمسے سوال کیا جواب اوسکا
تمنے درشتی سے دیا کہ اَیُّہَا السَّائِلُ اَنتَ اَمْ تَاجِرٌ

لطیفہ

دست جود تو اے کریم کو سود	تا گدا او تو بادشاہ ہمہ	ای کریمی کہ در سرای وجود
رحم فرمائے کہ تو کہیں لسرد	کہ چہ دار العیب این لسرد	جرم بخشائے و عذر خواہمہ
ہر گدا سا وہ اے کریم نکند	لا نتا صاحب سقف رحمت	پر شیعان توی اسم نکند
معنی در کرم نکتا سے	در کعبے قدم نکتا ہی	شدہ مرحوم مدام این امت

حال اور صدقہ دینے کے آپ
سب دوست رکھتے اور اپنے صدقے او خیرات کرنے سے اسقدر خوش ہوتے کہ بخیل لوگ لینے میں او
خوش نہیں ہوتے اور جس چیز کو خدا کی راہ میں دیتے اوسکو بہت چاہتے تا کہ اوسکو بمقابلہ عظمت اور کبریائی حق
اور اسی طرح اور قدر سخاوت کے کچھ گنتی میں نہ لاتے تھے بے اعتبار سمجھتے او اگر کوئی شخص آپ سے
کچھ ایسی چیز طلب کرتا کہ اوسکے دینے میں صلاح وقت نہوتا یا مصلحت اوس شخص کی ہوتی تو سائل کو
بہت اچھی طرح سے سمجھا دیتے چنانچہ ایک ورحکیم بن حزام نے کہ کسوں میں ام المومنین خدیجہ کبری
رضی اللہ عنہا کے تھے کوئی چیز آپ سے طلب کی تھی آپ نے فرمایا ای حکیم میں وہ چیز تجھے دیتا ہوں
مگر یہ کہ یہ ضرور کراہت اوسکے ساتھ تجھے لاحق ہوگی اور نصیحت کی کہ جب تک تجھسے ہو سکے کسی سے
سوال نکرنا چاہیے کہتے ہیں کہ حکیم نے اوسکے بعد سوال ہر چیز کا اسقدر ترک کر دیا کہ اگر وہ گھوڑے پر
ہوتے اور کوڑا اونکے ہاتھ سے گر جاتا تو کسی سے نہ مانگتے اور نہ کہتے کہ ذرا اوٹھا کر مجھے دے اور

لوگونکو آپ صدقہ خیرات دینے پر رغبت دلاتے اور فرماتے کہ برابر احد کے پہاڑ کے ہمین زر ہو تو بھی ہم خوش نہین
رکھتے کہ تین شب اوسپر گذرے اور ہمارے پاس اوس مین سے کچھہ بھی باقی رہے مگر جو اوس سے ادائے دین کے
لیے ہم رکھہ چھوڑین رواہ البخاری اور فرماتے ہر روز دو فرشتے آسمان سے اوترتے ہین ایک دعا کرتا ہی خداوندا
جو تیری راہ مین صرف کرے تو اوسکا بدلا دے اور دوسرا کہتا ہی خداوندا جو تیری راہ مین بخل کرے اوسکا مال
نقصان کر رواہ البخاری و مسلم اور روایت ہی کہ آپ نے اسما بنت ابی بکر کو فرمایا خدا کی راہ مین دے اور
اوسکو مت شمار کر خدا بھی تجھے دیگا اور نہ شمار کریگا اور نگاہ مت رکھہ تا کہ خدا بھی تجھسے نگاہ نہ رکھے اور دے
جو تجھسے ہو سکے حال اور جود سخا کا آپ کے یہ حال تھا کہ جو کوئی جمال مبارک آپ کا دیکھتا صفت داد و دہش
کی اوسمین اثر کر جاتی اور کرم و احسان جود و سخاوت کے ساتھہ خواہی نخواہی تخلق ہو جاتا اور جو کوئی بڑے بخیل
کہ جنہوں نے آپ کو دیکھا ہوتا حال اوسکا آپ کے جمال عظیم اور صحبت شریف کے دیکھنے اور پانے سے اس
حد کو پہونچتا کہ جو کوئی اوس بخیل کے ساتھہ مصاحبت اور مخالطت رکھتا تاثیر صحبت سے اوسکی جواد و سخی ہو جاتا
اور جود و سخا اور ساری بھلی صفتون مین بے اختیار ہو جاتا اور اپنے نفس کا مالک نہوتا جب تک احسان
و کرم اوسپر غلبہ نکرتا اور آپ ہمیشہ عموماً اکرم ترین اور اجود ترین خلق کے تھے مگر رمضان شریف کے مہینے مین
سخاوت اور بخشش آپ کی لوگون پر اور ایثار اور تقدیم اونکی حاجت کی اپنی ذات پر سب اوقات سے زیادہ
ہوتی اور صدقات اور خیرات آپ کے سب راتون اور دنون مین رمضان شریف کی سب راتون اور دنون سے دو چند ہو جاتے

فصل ششم بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل کامل کا اور علم شامل کا

سبحان اللہ عقل مین آپ کیسے کامل تھے اور علم آپ کا کس مرتبے کا تھا کہ کوئی مخلوق اوس مرتبے کو نہ پہونچ سکا
اور کوئی مخلوق ازل تا ابد آپ کی اصابت رای اور جودت و فطنت اور حسن سیاست اور تدبیر اور کسب
فضائل اور اجتناب رذائل مین ہمسر نہوا اور نہو گا اور آپ ان سب امور مین اوس پلے سرے کی حد کو پونہچے
تھے کہ ہر گز نہ پونہچا اور نہ پونہچے گا اوس حد کو کوئی بشر سوا آپ کے اور کمال عقل اور علم اور معرفت

آپ کا اس مرتبے کو پہنچنا کہ طاقت بشری سے خارج ہے باوجود کہ آپ امی تھے اور کبھی کسی سے کچھ نہیں
پڑھا تھا اعمال اور احوال و سیر اور شمائل آپ کے اس حد پر تھے کہ جس سے فرشتے کیا سارے
عقلا عالم اجسام و بشر تا ملا اعلی اوس میں حیران ہو گئے ہیں اونکے وہم و خیال کے پاؤں ادراک پہنچانی
اس عرصہ لا انتہا سے لنگ ہیں اور جو باتیں توریت انجیل زبور اور سائر کتب و صحف مرسلہ میں واقع
ہیں اون سب کی آپ کماحقہ اطلاع رکھتے تھے بغیر اسکے کہ کسی علم سے تعلیم پائیں یا علماء کتب و مائیں
یا علمائے اہل کتاب کے ساتھ مجالست کریں **شعر** نگار من کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت
بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد اور اسی طرح حکمتیں حکمائے ماتقدم اور سیرتیں اور ہر امم کی
اور معرفت ذات و صفات و افعال و اسما اور ضرب امثال اور حسن معامل و طریقہ سیاسات انام اور
تقریر شرائع اور احکام اور سوائے اسکے اور اوصاف حمیدہ و صفات جمیلہ آپ سے اس طرح پر صادر
ہوئیں کہ مقتضائے کمال عقل اور وفور علم کا تھا اس مرتبے کو کہ قوت بشری سے خارج معلوم ہوتا
ہے عاقل اطوار اور اوضاع میں جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدۂ عقل سے بنظر انصاف
دیکھے تو اوسپر روشن ہو جاوے کہ وجود شریف آپ کا کہ نور علی نور تھا مثل ایک چراغ کے تھا ظلمت آباد
ضلالت اور طوفان ارباب ضلالت میں روشن کیا ہوا اور بلاد میں اصحاب شرک و کفر و ضلال کے اونکی
عین طوفان سے تیرگی میں مثل ماہی کے آپ کے مسعود نمایاں ہوا پھر تا ستارا امید تمیم بدو ورکس سے
کے آپ عاقل ہیں کا اہل عرب کہ مثل وحش و طیر کے صاحب طباع متنافرہ تھے اور باہم متباعد و متخالف
اوضاع و اطوار میں رکھتے تھے باوجود شدت جہل و جفا و نادانی و شقاوت کی کہ آپ نے بوفور عقل تدبیر سے
اونکی جہل و ایذا پر کس قدر صبر و تحمل کیا اور رؤسائے قریش بعضے نرمی سے اور اکثر گرمی سے ہرچند
آپ کو تبلیغ احکام سے مانع ہوئے مگر آپ ہرگز اوس سے قولاً یا فعلاً باز نہ آئے اول سے آخر تک ایک حال
پر تھا مثل ایسے انار صد ہزار کے لاکھوں کروڑوں دشمنوں کے بیچ میں اپنی بوفور عقل ثابت رہے

لیسطرح ابلاغ رسالت مین قصور نکیا اور قتل و حرب اور طعن و ضرب سے خوف نکیا اور علم و عمل اور حسن اخلاق
و اعمال اور احراز سعادات مبدا و مآل مین اونکی تعلیم کردی تھی کہ انھون نے اپنی اپنی جانون پر آپ کو اختیار
کیا اور آپ کی طلب رضا مین جان و مال تصدق کیا اور خاندان و وطن چھوڑ کر ہجرت اختیار کی اور اپنے اپنے اہل
و عیال اور باپ بیٹون کو جو آپ سے وہی عداوت رکھتے جان سے مار ڈالے بغیر اسکے کہ سابق سے
کچھہ معرفت یا علاقہ وہ لوگ آپ سے رکھتے ہون اور آپ کو اور کسی شہرون مین اصحاب علم و دانش
اور ارباب فضل و بینش کے ساتھہ کبھی اتفاق سفر کا نہ پڑا کہ کچھہ علم و عقل و فضل کی باتین کسی سے سیکھین
اور ایک بار جو شام کیطرف جانے کا اتفاق ہوا تو اور اور اغیار کے ساتھہ اتفاق ہوا تھا وہان بھی
اوس تھوڑی مدت مین ایک حرف بھی کسی سے نہین پڑھا اکتساب فضائل و کمالات نہین کیا اور کبھی آپنے
کسی علما و فضلاے زمانہ کے ساتھہ مصاحبت اور مجالست نکی اور کسی حکیم سے تعلم کسی علم
و حکمت کا نکیا اور کسی استاد کی شاگردی نکی باوجود اسکے تمامی عقلا اور علما اور حکماے روے زمین نے کمال
علم و حکمت اور وفور عقل و فطنت کو آپ کی تسلیم کرکے اتباع آپ کی کی اور علماے اہل کتاب نے اور جنکو
فنون تواریخ اور حساب مستحضر تھے کیسے کیسے مشکل سوالات اور مغلق اعتراضات آپ سے کرات
مرات امتحانا کیے ہین مگر بفضلہ بہت ہی اچھی طرح آپ نے اس شیرینی و بلاغت کے ساتھہ سبھون
کے جواب دیے ہین کہ سبھون کے مونہہ کھٹے کیے ہین جو کچھہ فرمایا ہی اوسکو سبھون نے آمنا
و صدقنا کہے ہین جس جس چیز سے آپ نے خبر دی ہی اوسے سبھون نے موافق عقل و نقل کے پائی ہے
میزان خرد مین تول لی ہی جو بات آپ زبان در فشان سے بولے ہین تیرہ سو کے قریب زمانہ ہوا آج تک
فضلاے عرب و علماے عجم آپ کے کلام پاک پر از روے معارضے کے مونہہ نہ کھولے ہین بلکہ نقد گرانمایہ
لوامع حکم اور گوہر بے بہاے جوامع کلم کو آپ کے جسقدر محک امتحان پر کسے ہین اپنی اپنی میزان خرد
مین تولے ہین سواے کھرے کے کھوٹا اور سچے کے جھوٹا نپایا کہین گے کہ نقطے پیچھے دریا دیا

درفصاحت وملاحت رہ گئے ہیں اور سرقت تا عرب وار ستعال کا حسن تا لع امر واحسد لادعاں ہر حسن ولبستہ ہوگیا آوازدین آپ کا اطراف عالم میں منتشر ہوگیا الطاق سماوات وارضین میں سیر وسفر ہیبت سے اکا لرزگیا ملوک اور حکام متعال ملت آپکے ربع مسکون میں آپ کا رعب پڑگیا مگر کیا کیجیے کس حوصلے کے لئے ہیں کیا تو اپنی ایسی عز وکرامت ودولت اور علم وعقل وحکمت کے مقام اول سے ذرہ بھر بھی قدم نہ بڑھایا بلکہ تواضع اور مسکنت اپنی زیادہ کردی پس جسے معلوم ہے کہ عقل سلیم وذہن مستقیم دیا ہے وہ شخص ملاحظہ ان احوال کے بالیقین حال سے لگا کہ یہ علوم وحکم امی کو ہرگز ممکن نہیں کہ حاصل ہوں مگر یہ کہ جو حضرت حق نے آپکی تعلیم کی ہو اور ستا ان ادبنی ربی فاحسن تادیبی میں آپ تعلیم پائے ہیں یا تائید روح القدس اور اعلمنی ربی فاحسن تعلیمی کا آپ مرا اوٹھائے ہیں **نظم**

اے عرب پیت وامی لقب	شدہ تو ہم عجم وہم عرب	تیغ عرب را کہ فصاحت تراست
حبیب عجم کہ ملاحت مراست	گر تو قلم عالمہ شاست شیے	یا بخطا الکتب کماست بے
چون رتو خواست روی بسدیم	گر تو سوئے موسی عجم	از تو سلامت سپیدی امید
کرساہی سے رسید	خواندہ اس لسن کے سحر پادہ	دور روان را بحد خواندہ

روایت تفسیر روح البیان میں ہے کہ کہا وہب بن منبہ نے کہ میں نے اکہتر کتابیں قدما اور انبیا پیشین کی پڑھیں اور پایا میں نے ان سب کتابوں میں کہ حق تعالیٰ نے دیا تمامی آدمیوں کو آغاز دنیا سے اور انکے انجام تک متاع گرانمایہ عقل بمقابلہ عقل جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر بقدر ایک دانہ ریگ کے نسبت سارے ریگستان دنیا کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم راجح ترین مردم کے ہیں عقل میں اور افضل ترین سب سے ہیں رائے میں رواہ ابو نعیم فی الحلیہ **روایت** عوارف المعارف میں ایک بزرگ سے روایت ہے کہ عقل کے سو حصے ہیں ننانوے حصے ان میں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالیٰ نے دئے ہیں اور ایک حصہ کو تمامی مخلوقات میں تقسیم کیے ہیں اور کہا بعضے علماء نے کہ عقل کے

ہزار جز ہین تو ننانوے جز تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ہین اور ایک جز اوس سے تمامی مردم مین

شعر

ہر نعمتے کہ داشت خدا شد بر و تمام	ہر رتبہ کہ بود در امکان بر وست ختم

اور اگر کوئی چاہے کہ حکایتین آپ کی کمال عقل اور فطانت راے اور متانت فکر و دانش کی معلوم کرے چاہیے کہ کتب سیر کو جیسے مدارج النبوۃ معارج النبوۃ روضۃ الاحباب اور مرآت الصفا فی صفات المصطفی اور مواہب لدنیہ اور نسیم الریاض شرح شفا وغیرہ کتب احادیث و سیر کو بنظر انصاف وغیرہ ملاحظہ کرے کہ ایک جا کرنا اونکا خصوصًا اس رسالے مین حیز امکان سے بعید ہی بیان پر بطور مشتے نمونہ از خروارے دو چار حکایتین لوگون کی تیزی عقل کے واسطے تفسیر فتح العزیز وغیرہ سے لکھی جاتی ہین

حکایت اول ایک شخص نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ مین چار خصلتین بد ہین پہلی یہ کہ مین زناکار ہون دوسری چوری کرتا ہون تیسری شراب خوار ہون چوتھی دروغ گو ہون ان چارون کو ایکبار تو مین ہرگز چھوڑ نہین سکتا آپ ان مین سے جس ایک چیز کو فرمائین آپ کی خاطر سے اوسے مین چھوڑ دون آپ نے اپنی کمال عقل و فطانت سے فرمایا جھوٹ بولنا چھوڑ دے آخر جب وہ شخص اپنے گھر مین گیا اور رات ہوئی ارادہ شراب پینے اور زنا کرنے کا کیا پھر دلمین سونچا کہ صبح جب حضور مین جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاؤنگا اور آپ مجھسے پوچھینگے کہ آج کی رات تونے زنا کیا یا نہین شراب پیا یا نہین کیا کہونگا اگر سچ سچ کہدونگا تو علی رؤس الاشہاد ذلیل و خوار ہونگا اور سوا اسکے حد زنا اور شراب پھر آپ جاری کرینگے اور نہین تو جھوٹ کہونگا اور اسکے ترک کا آپ سے وعدہ کر آیا ہون آخر ارادہ زنا اور شراب پینے کا موقوف کیا نصف شب اور زیادہ رات گذری اور لوگ سو گئے چاہا کہ چوری کو چلے پھر اسی قسم کا خیال اوسے چوری سے مانع ہوا کہ اگر مجھے کل چوری کے ساتھہ متہم کرینگے اور مجھسے پوچھینگے تو مین کیا کہونگا اگر چوری کا اقرار کرونگا تو ہاتھہ میرا کاٹا جاوے گا اور سب لوگون مین فضیحت ہونگا اور

ہوں تو جھوٹ کہنا پڑے گا تا جیا اس جواہر کو بھی دو وصف کما علی الکمال حصول ہیں جناب سرور
انبیا اعقل عقلا اعلم علما صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار ہوا آیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک
جھوٹ کے چھوڑنے سے آپ سے چاروں چھٹیں۔ پس کہ مجھیں تمہیں چھوڑا دیں اس میں آپ کے
باعث ذلت داں سے محفوظ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کل مومنا بیعت جوں چھوڑے اور پھر اوس سے
ہمیشہ جوں سے بچے **حکایت دوم** ایک آدمی حضرت وثیقہ جناب سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک
شخص کو پکڑے ہوئے لایا اور عرض کی اسنے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے آپ نے اوسے فرمایا کہ
اس سے دیت لیکر چھوڑ دے کہا مجھے منظور نہیں پھر فرمایا معاف کرے تا تجھے آخرت میں ثواب عظیم
حاصل ہوگا عرض کی مجھے یہ بھی منظور نہیں فرمایا اچھا تو لے جا مار ڈال جب وہ آدمی اوس شخص کے
لیکر گیا تو آپ نے یاروں کو فرمایا کہ اگر یہ آدمی اسے جان سے مار ڈالے گا تو وہی اسکے ایسا ہوگا لوگ
دوڑے اور اوس سے خبر کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے تب اوسنے اوسے معاف کردیا اور اوس
مرد کو چھوڑ دیا جب وہ بسیار لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے معلوم کیا کہ غرض
آپ کی یہ تھی کہ اگر یہ اوسے مار ڈالے گا تو یہ بھی اوسکے مانند ایک شخص کے مار ڈالنے میں ہوگا کہ گناہ و
حکایت سوم ایک شخص نے جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر
ہوکر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ایک ہمسایہ ہے کہ مجھے مت ایذا دیا کرتا ہے آپ نے اوس کی
کمال عقل اور حذاقت سے فرمایا جا اور اپنے گھر کے سب اسباب کو نکال نکال سر راہ پر ڈال دے اور لوگ
تجھ سے پوچھیں کہ یہ تو کیا کرتا ہے کہنا کہ ہمارے ایک ہمسایہ موذی تھا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوسکی شکایت کی آپ نے اسیطرح ارشاد فرمایا ہے آخر وہ شخص گیا اور اپنے گھر کے سب اسباب کو نکال کے
سر راہ چھوڑ دیا سارے لوگوں نے وہاں پر ہجوم کیا اور اوس سے اسکا سبب پوچھنے لگے اوسنے
سب ماجرا کہا سنتے ہی لوگوں نے لعنت ملامت اوس ہمسایہ کی شروع کی اور ہر کوئی

یہ خبر مشہور ہو گئی پھر وہ ہمسایہ موذی اوس مرد کے پاس آیا اور کہا بخدا اب مجھے اسقدر فضیحت و رسوائی
سب اسباب اپنا اپنے گھر لے جا اب وعدہ کرتا ہون کہ پھر کبھی تجھے اذیت نہ دونگا حکایت چہارم
قبل بعثت جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکبار سیلاب عظیم مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً
مین آیا اور بنیاد مین کعبہ معظمہ کی رخنے ڈالے اور حجر اسود کو اکھاڑ ڈالا بعد دفع ہوجانے اوس سیل عظیم کے
سب سرداران قریش نے جمع ہو کر کے اپنے اپنے ہاتھون سے مرمت خانہ کعبہ کی شروع کی جب نوبت حجر اسود
کے اوٹھانے کی پڑی سردار ہر فرقہ اور قبیلے نے چاہا کہ مین ہی اس سنگ کو اپنے ہاتھ سے اوٹھا کر
اوسکی اصلی جگہہ پر رکھدون اور اور لوگ مزاحمت کرتے تھے پھر آپسمین سب جنگ و جدال کرنے لگے
آخر سبھون نے باہم متفق الرائے ہو کر کے ہمارے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اوس وقت مین
آپ پچیس برس کے تھے اس نزاع کے فیصلے اور رفع کے لیے حکم بنایا اور کہا کہ اب تک کوئی شخص
عاقل اس جوان کے ایسا قبیلہ قریش مین پیدا نہین ہوا ہے جو کچھ وہ کہینگے ہم لوگ جی جان سے اوسے مانینگے
غرض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ اپنے حکم ہونے کے بحکم وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ
أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ کے یہ حکم فرمایا کہ حجر اسود کو ایک بڑی چادر مین لیکر کے ہر گوشہ اوسکا ایک ایک سردار
ہر قبیلے کا اوٹھاوے اور اور سب لوگ اوسکے اوٹھانے مین شریک ہوجائین پھر جب وہ پتھر اپنے مقام
کے قریب پہنچے تو مجھے سب کے سب اپنی اپنی طرف سے وکیل مقرر کرین کہ مین اوسے اپنے ہاتھ سے وکالۃً
اوٹھا کر کے اوسکی جگہہ پر رکھدون کہ میرا ہاتھ بحکم وکالت کے ہاتھ سب لوگونکا ہوگا آخر سب سردارون نے
اس بات پر راضی ہو کر کے ایسے ہی کیا اور آپ کی ذہانت اور کمال عقل پر مرحبا و شاباش کہا حکایت پنجم
غزوہ حدیبیہ کی جنگ مین جب کافرون کے ساتھ صلح مغلوبانہ قرار پائی کافرون نے یہ شرط کی کہ جو کوئی
مسلمانون مین سے بھاگ کر کے ہمارے پاس آئیگا اوسے پھیر نہین دینگے اور جو کوئی ہم لوگون
مین سے بھاگ کر کے مسلمانون کے پاس جاوے گا اوسے ہم پھیر لیونگے آپ نے اس شرط کو قبول فرمایا مسلمانان

اور جب حکم کرو لوگون مین تو حکم کرو انصاف سے
یہ آیت پانچوین پارہ مین سورۂ نساء

صحابی اور سب مسلمان اس تدبیر کو سنکر کے بہت ہی ناخوش ہوئے اور سب کے سب حضور میں جناب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ ہرگز اس شرط کو قبول نہ کرینگے
کیونکہ ان دونوں صورتوں میں ہم لوگوں پر ذلت عائد ہوئے گی اگر یہ کفار ہمسے کچھ لیکے تو ہمسے
پیچھا چھوڑینگے تو ہم بھی ہے کچھ لیکر اونسے پیچھا چھوڑینگے آپ نے کمال حسن تدبیر و نرمی سے فرمایا ارو
ذرا غور تو کرو یہ جاؤ جو آدمی کہ ہمسے بھاگ کرکے کافروں کے پاس جائیگا وہ ہوگا مگر منافق کہ دل میں
اوسکے محبت کفر اور رعایت کافروں کی سمائی ہوگی وہ تو اسی قابل ہے کہ ہم لوگوں میں سے بے اولاد کے ساتھ
سے ہمیں تو خود چاہیے کہ ایسے آدمی کو اپنے فرقے سے نکال دیویں جب وہ خود بخود چلا جاوے تو پھر
ہم اوسے کس واسطے پھیر لیوینگے سب یار اس نکتے کو سمجھے اور کمال عقل و دانائی پر آپ کی
آفرین کہی **حکایت ششم** غزوۂ احزاب میں جب کفار ملاعین نے بعد محاصرۂ دراز کے چاہا
کہ صبح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایکبار حملہ اور یورش کرکے جھک پڑیں اور قریب تھا کہ ہار کے تھکے اور
آپ کے ساتھ ابتدا میں تین ہزار لوگ تھے آخر کو بسبب طول محاصرہ اور سیلاب آب وغیرہ کے بہت ہی
کم لوگ رہ گئے تھے اور طاقت مقابلے کی ان کفار کے ساتھ بسبب جمعیت کثیر ہونے اونکے نہ رکھتے
تھے آپ نے اپنی کمال عقل و حذاقت سے حذیفہ بن الیمان کو رات کے وقت جاسوس کے طور پر کفار
کے لشکر میں بھیجا اور فرمایا کہ سرداران قریش کو تلاش کرکے ہر ایک کے ساتھ در حضور ملو اور کہو کہ کل
صبح یورش اور حملے کا روز ہے سو سب لوگ لشکر والے مقابلے کے وقت تمہیں کو سامنے کر دینگے
اور آپ تمہارے پیچھے پیچھے رہینگے اور اوس طرف تمہارے اوپر خود و ضرب و مار کاٹ کی دھمکی ہوگی
پڑے گی پس دونوں طرف سے اہل قریش ہی زخمی ہوسکتے یا مارے جاوینگے اور پیچھے والے لوگ ہر طرح
بچ جاوینگے دونوں صورت فتح و شکست میں تمہیں کو ضعف اور سستی لاحق ہوگی پھر اسکے بعد اوسنے
پیچھے کے لوگ پھر غالب اوپر تمہارے ہو جاوینگے لہذا خوب سمجھ بوجھ کے کرنا چاہیے جو لوگ اس

سننے سے اپنے ارادے مین یورش کے متزلزل ہوگئے اور یورش موقوف کی تا آنکہ نفاق صریح اوس لشکر مین پڑ گیا اور بلا سبب ظاہر کے سب کوچ کر گئے **حکایت ہشتم** ایک جوان نے حضور مین جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کر عرض کی کہ کسی عورت سے آپ زنا کرنے کو ہمین رخصت دین صحابہ نے اوسکو جھڑکیان دین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کمال عقل سے فرمایا کہ تو میرے پاس آ وہ آپ کے پاس آیا اور بیٹھا آپ نے فرمایا ای جوان تو دوست رکھتا ہی کہ تیری مان سے کوئی زنا کرے کہا نہین فرمایا اسیطرح سب لوگ ہین کوئی اپنی مان کے ساتھ اسکو گوارا نہین کرتا پھر فرمایا اپنی بیٹی کے ساتھ دوست رکھتا ہی کہا نہین فرمایا اسیطرح سب لوگ اپنی بیٹی کے ساتھ روا نہین رکھتے پھر فرمایا اپنی بہن کے ساتھ جائز رکھتا ہی کہا نہین فرمایا سب خلق ایسے ہی ہی اسیطرح پھوپی اور خالہ اور کنیزونکو یاد فرمایا بعد اوسکے دست مبارک اپنا اوس جوان کے سینے پر پھیرا اور فرمایا اللہم اغفر ذنبہ وطہر قلبہ وحصن فرجہ پھر اسکے بعد اوس شخص نے تا زندگی اپنی کسی عورت کی جانب التفات نکیا

فصل ہفتم بیان جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت و توانائی کا شجاعت خداداد و معجزنمائی کا

شجاعت اور زور بازوے شریف کا حال ایسا مشتہر ہی کہ کسی پر چھپا نہین آپ کا ایسا کوئی آدمی جری اور شجاع اور بڑا دل والا ہوا نہین بڑی بڑی سخت لڑائیون مین شجاعان دلاور اور پہلوانان نامور سے کوئی ایسا باقی نرہا مگر بھاگا اور آپ مثل پہاڑ کے اپنی جگہہ پر ثابت رہتے ہرگز کسی لڑائی مین بھاگے نہین اپنی جگہہ سے ٹلے نہین بلکہ اور آگے بڑھتے تھے پیچھے کو ہٹتے نہین نہ قبل نبوت کے نہ بعد اوسکے چنانچہ جنگ احد اور حنین کی لڑائی مین باوجود افتراق اصحاب کے آپ ثابت قدم رہے تا آنکہ حق تعالی نے تصدیق اپنے وعدے کی فرمائی اور یہ بات دلیل ہی اوپر کمال قوت یقین اور قرار پانے دل کے مقام ثبات اور تمکین مین اور اوپر اعتماد کرنے کے وعدے پر حضرت رب العالمین کے جیسا فرمایا اللہ جل

اور پچاوسکی فرج کو ۱۲ مولوی سید فرید الدین صاحب مین

۱۲۵

ذکر ہوئی وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ اور فرمایا حَسْبُکَ اللّٰہُ اور فرمایا اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّٰہُ **روایت** مدارج النبوۃ اور شفا میں ہے کہ حنین کی لڑائی میں صحابہ میں ساعت تیرا اندازی کی کفار کے ایک فوج کا فرار اور تزلزل آگیا تھا سوا آپ کے اپنی جگہ سے ہلے نہیں آپ ایک بغلہ سپید یعنی خچری پر سوار تھے اوسے آگے بڑھایا تا کفار پر حملہ کریں اور آپ یہ شعر پڑھتے تھے **شعر**

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ	اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

یعنی میں نبی ہوں جھوٹ نہیں میں بیٹا عبد المطلب کا ہوں اور ابو سفیان بن حارث آپ کے چچا زاد بھائی ایک جانب سے اور حضرت عباس آپکے چچا دوسری جانب سے لگام آپ کی خچری کی تھامے ہوئے تھے یعنی اگرچہ جانتے تھے کہ اللہ ہر حال میں آپ کی حمایت اور نصرت کریگا مگر پھر بھی کفار کے ازدحام اور آپ کی جلدی اور پیش قدمی کو دیکھکر مقتضائے محبت اور منصب اسلامیہ سے آپکو آگے بڑھنے سے مانع ہوئے پھر آپ خچری سے اوترے اور حق تعالی سے نصرت چاہی اور ایک مٹھی خاک میں سے لیکر دشمنوں کی طرف پھینک ماری اور فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوْہُ پھر کوئی کافر ایسا نہ تھا کہ اوسکی آنکھ اوس مٹی سے نہ بھر گئی ہو پس قرار دیگر نہ رہی تھی کہ وہ سب کافروں کی شکست ہوگئی اور بھاگ گئے اور بہتر کافر مارے گئے ہزار داخل قید ہوئے اور بہتر کافر گرفتار ہوئے اور کوئی آدمی اس لڑائی میں آپ سے اسد اور اقوی اور اشجع دیکھا نہ گیا اور ایک روایت میں ہے عباس سے وہ کہتے ہیں کہ جب مسلمان اور کفار باہم غٹ پٹ ہوگئے اور مسلمان ہٹنے لگے کفار سے پیٹھ پھیر کے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خچری کو کفار کی طرف متوجہ کرکے پاؤں سے جلدی جلدی اوسے ایڑ لگانے لگے اور میں لگام اوسکی پکڑے اوسکو روکے تھا کہ جلدی کفار کی طرف دوڑے پس ابو سفیان بن حارث آپکی رکاب پکڑے آپکو کفار کیطرف جانے سے روکتے تھے پھر پیٹھ پھیرنے والے آپکے بلانے سے جمع ہوگئے کہاں ہیں ایسے لوگ جب سب مسلمان اکبار کفار پر ٹوٹ پڑے اور جنگ لڑے حتی کہ کفار نے شکست پائی اور کہتے ہیں کہ آپکو غصہ نہیں آتا تھا اور جب کبھی غصہ آتا

تھا اوسوقت کسی کو مجال نہوتی کہ آپ کے سامنے کھڑا ہو سکے مارے خوف آپ کے حال کہا ابن عمر
رضی اللہ عنہما نے کہ نہ دیکھا مینے کسیکو مردانہ اور شجاع تر اور دلیر تر اور راضی تر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور کہا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہ جب آگ لڑائی کی خوب گرم اور سرخ ہوتی اور آنکھیں لڑنے والوں کی لڑتے لڑتے
سرخ ہو جاتی ہین یعنی جب لڑائی سخت اور شدید ہو جاتی اور فتح سے محض یاس ہو جاتی تو ہم لوگ پناہ لیتے
آپ کے ساتھ پھر آپ آگے ہوتے اور ہم لوگ پیچھے پیچھے رہتے پس کوئی آدمی نزدیک تر دشمنون سے سوائے
آپ کے نہوتا اور دیکھا ہمنے بدر کی لڑائی کے دن کہ ہم لوگ پناہ دے لے گئے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور آپ ہم سب لوگون سے نزدیک تر تھے دشمنون سے اور اوس دن آپ سخت ترین لوگون کے
تھے دشمنون کے ساتھ سختی مین اور براء بن عازب کہتے ہین کہ شجاع اوسکو کہتے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس رہتا از جہت نزدیک ہونے آپ کے دشمنون سے اور کہا عمران بن حصین نے کہ نہ آئے
آپ کسی لشکر بزرگ مین مگر یہ کہ پہلے پہل آپ ہی نے اوس لشکر پر حملہ کیا اور آپ زور بازو اور قوت مین ایسے
تھے کہ کشتی گیران جہان کے آپ سے مقابلہ نہین کر سکتے روایت بخاری اور مسلم نے انس سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیکوترین مردمان کے اور سخی ترین
مردم اور مردانہ ترین مردم کے بتحقیق ایک رات اہل مدینہ ڈرے اور فریاد و شور و غوغا کرنے لگے کہ
دشمن یا چور آئے پس چلے لوگ آواز کی طرف اور آپ جھپٹے سب لوگون سے پہلے او ٹھکا ایک تلوار
گردن مبارک مین لٹکا کر ابو طلحہ کے گھوڑے پر کہ ننگی پیٹھ اور سست قدم تھا بغیر زین کے اوسپر سوار ہو کر
اوس آواز کیطرف گئے پھرتے وقت اہل مدینہ کو آپ نے دیکھا کہ چلے آتے ہین فرمایا کہ لم تراعوا
لم تراعوا پھر چلو کچھ مت ڈرو کچھ مت ڈرو اور وہ گھوڑا ابو طلحہ کا کہ نہایت بودا اور سست قدم تھا آپ کی
سواری مین اور اسکے بعد ہمیشہ ایسا تیز گام رہا کہ کوئی گھوڑا اوسکی برابری نہین کر سکتا اور آپ فرماتے
لقد وجدتہ بحرا یعنی پایا مینے اسے دریا کے ایسا تیز رو پایا اور یہ آپ کے معجزات سے تھا کیون نہو جسکے آپ

ہماں توسند تجاوی میر

فصل ساتویں

مددگا ہوں اگر وہ شخص آسی ہو تو سی تہ جاتے ضعیف ہو تو قوی ہو جاتے کھوٹا ہو تو کھرا ہو جاوے جھوٹا ہو تو سچا ہو جاوے بیمار ہو تو اچھا ہو جاوے معلوم ہو تو سالم ہو جاوے **شعر** تو مرادل دو ودلیری ہیں روئے جویس جوان سیری ہیں **روایت** ہے کہ ایک پہلوان نے پہلے اماں عرب سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا آؤ ہم تم دونوں آدمی کشتی لڑتے ہیں اگر ہم تمہیں پٹکو دونوں سے نہیں ماریں گے اور اگر تم تمہیں پٹکیں تو تمہیں قتل کر ڈالیں پس لوگوں کو آپ کے قتل سے بچائیں آخر اسی قرار پر آپ نے دو بار اوسے پٹکا اور ہر بار وہ آپ سے پناہ مانگتا تھا آپ اوسکے قتل سے درگذر فرماتے تھے پھر اسکے بعد اوس پہلوان نے چاہا کہ دھوکے سے پائے مبارک حضور سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پکڑ کے آپ کو گرائے جبرئیل علیہ السلام نے آکر آپ کو آگاہ کر دیا کہ دیکھو عدو[صلعم] کس حیلے میں ہے آپ نے فرمایا تو میرے گرانے کے داؤ میں ہے کہا تو نے کیونکر جانا فرمایا میرے خدا نے مجھے آگاہ کر دیا وہ پہلوان فوراً مسلمان ہو گیا **روایت** ہے کہ غزوۃ الاحزاب میں درمیاں اسکے اصحاب کرام خندق کھودتے تھے کہ ایک بڑا عظیم الشان پتھر نکلا ہرچند صحابی نے چاہا کہ اوسے کاٹ سکے ہر قسم کے آلات آہنی بیلچے کھودنے کے ٹوٹ گئے آخر آپکو اطلاع کی گئی آپ وہاں تشریف لائے اور مارے بھوک کے آپ کے شکم مبارک پر پتھر بندھا تھا آخر سلماں کے ہاتھ سے آپ نے کدال لی اور اوس پتھر پر ایکبار کدال چلائی وہ چکنا چور ہو گیا **روایت** مواہب لدنیہ میں ہے کہ ابو الاسد جمحی ایک شخص بڑا زور آور و توانا تھا چنانچہ گائے کے چمڑے پر کھڑا ہوتا اور دس آدمی قوی قوی ایک طرف سے اوس چمڑے کو کھینچتے تاکہ اوسکے پاؤں سے نکل جاوے وہ چمڑا اوسکے پاؤں کے چاروں طرف سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور وہ اپنی جگہ سے نہیں ٹلتا اور پاؤں اوسکا نہیں ہلتا ایکدن اوسے آپ کو کشتی کرنے کو بلایا اور کہا اگر تم سے مجھے پچھاڑا تو میں ساتھ تمہارے ایمان لاؤں گا پس آپ نے اوسے اوٹھا کر زمین پہ دے مارا مگر وہ ایمان نہ لایا **روایت** تسلے تا مہیجا میں ہے کہ کہا عمران بن حصین نے کہ میں آپ کے رسول

۱۲۸

پہلے سب کے آپ ہی قتال شروع کرتے اور اُحد کی لڑائی کے دن ابی بن خلف کافر نے جب آپ کو دیکھا
کہا اب محمد کہان جاتے ہین مین نہ چھوڑونگا اگر یہ آج بچ گئے اور پہلے اسکے جب بدر کی لڑائی مین عبد اللہ
بیٹا ابی بن خلف کا اسیر ہوکر مدینے مین آیا تھا ابی بن خلف نے اپنے بیٹے کو فدیہ دیکر چھوڑانے کے
وقت آپ کو کہا تھا کہ میرے پاس ایک گھوڑی ہے اچھی اوسے ہر روز سولہ رطل جوار کا دانہ کھلا کھلا پالتا ہون
اوسی پر سوار ہوکر تمھین قتل کرونگا آپنے اوس سے فرمایا تھا انا اقتلك انشاء اللہ تعالیٰ اگر خدا نے
چاہا تو مین ہی تجھے قتل کرونگا غرض جب احد کی لڑائی مین ابی بن خلف نے آپ کو دیکھا جھپٹا وسی
گھوڑی پر سوار ہوکر آپ پر جھپٹا اور اوسے کوداتا ہوا آپ کے قصد پر آتا تھا اور اور سب کفار بھی اوسکے
پیچھے ہجوم کیے تھے پس ٹوٹ پڑے اوس پر سارے صحابہ اور اوسکے اور آپ کے بیچ مین حائل ہوگئے اور چاہا
کہ آپ تک پہونچنے سے پہلے ہی اوسے صاف کر ڈالین آپ نے فرمایا تم سب ہٹ جاؤ اوسے اسیطرح آنے
دو پھر آپ نے حارث بن صمہ کا نیزہ اپنے ہاتھ مین لیکر ہلایا تو وہ سب کفار جو ابی بن خلف کے ساتھ ہجوم
کیے تھے اوسے چھوڑکر ایکبار سب کے سب بھاگے اولٹے پانون پھرے جسطرح شعرا کہ ایک قسم کی
مکھیان ہوتی ہین سرخ سرخ چھوٹی چھوٹی نیش دار اور جاتی ہین پیٹھ سے اونٹ کی جب وہ اپنے کو
ہلاتا ہی پھر آپ ابی بن خلف کے آگے آئے اور وہ نیزہ اوسکے گلے مین آہستہ سے لگایا ایک زخم خفیف تو
سیت سے
خراش لگا اسطرح پر کہ کچھ خون نہ بہا پھر وہ گھوڑی سے زمین پر گرا ایک پسلی اوسکی ٹوٹ گئی آخر وہان
چلاتا ہوا اور قتلنی محمد کہتا ہوا اپنے لشکر کیطرف بھاگا اور گائے بیل کیطرح چلاتا تھا اوسکے
لشکر کے لوگون نے کہا کہ تیرے کچھ ایسا زخم تو نہین لگا ہی کیون ایسا چلاتا ہی اوسنے کہا تم نہین جانتے
کسکے ہاتھ کا زخم ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ کا زخم ہی جسقدر مجھے درد والم ہی اگر سب لوگون کو
ہوتا تو وہ سبکے سب مرجاتے کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین کہا تھا کہ مین ہی تجھے مارونگا اور
واللہ اگر وہ مجھپر تھوک بھی مارتے تو مین بیشک مرجاتا پھر وہ ماہون راہ مین سرف کے مقام مین آکر

غیاث اللغات ۱۲۹

مگر یہ روایت مدارج النبوۃ اور شرح سفر السعادت میں ہے کہ محمد بن اسحق نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ
مکے میں ایک مرد بڑا شجاع اور بہادر رکانہ نام کہ صنعت کشتی میں لاثانی اور طاقتور تھا شہروں سے
لوگ اوسکے ساتھ کشتی کرنے کو آتے وہ سب کو زمین پر دے پٹکتا اوسکو کسی نے زمین پر گرایا نہ تھا ناگاہ
وہ ایک دن مکے میں کسی جگہ آپ کے سامنے آگیا آپ نے اوس سے فرمایا اے رکانہ تو خدا سے کیوں
نہیں ڈرتا میری دعوت کیوں نہیں قبول کرتا رکانہ نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ایسی چیز لاؤ جو
تمہاری سچائی پر گواہی دے آپ نے فرمایا اگر میں تیرے ساتھ کشتی لڑوں اور تجھے پچھاڑ ڈالوں تو
تو ایمان خدا اور رسول خدا کے ساتھ لائے گا کہا ہاں فرمایا اچھا کشتی کے واسطے آمادہ ہو جا پس رکانہ
کشتی کے واسطے مستعد ہو گیا اور آپ چادر اور ازار پہنے ہوئے تھے اسی کپڑے کے ساتھ اوس سے لپٹے اور
رکانہ کو اوٹھا کر زمین پر دے مارا اس رکانہ حیران و متعجب ہوا اور کہا ایک بار اور آپ نے پھر اوسے اوٹھا کے
زمین پر دے مارا اسی طرح تین مرتبہ رکانہ نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واللہ شان تمہاری عجیب ہے
باقی رکانہ کے اسلام لانے نہ لانے کا حال لوگوں نے نہیں لکھا ہے واللہ اعلم اور مدارج النبوۃ میں ہے کہ رکانہ صحرا
میں بکریوں کو چراتا تھا ایک دن جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان میں اوس سے ملاقات کی رکانہ نے
کہا تمہیں لات و عزیٰ کو گالیاں دیتے ہو اور لوگوں کو دوسرے خدا کی دعوت کرتے ہو فرمایا ہاں میں ہی ہوں
رکانہ نے کہا آؤ ہم تم باہم کشتی کریں تم اپنے خدا کو مدد کو بلاؤ اور ہم اپنے لات و عزیٰ کو اگر تم نے ہمیں پٹکا
تو دس بکریاں تمہیں ہم دیویں گے آپ نے اس عہد کو قبول فرما کے دست مبارک اوسکی کمر میں ڈال کے
لا دھڑک اوسے زمین پر دے پٹکا آخر جب رکانہ کے کہنے سے تین مرتبہ اوسے زمین پر دے مارا تب وہ
بہت ہی شرمندہ ہوا اور جھلانے لگا اور کہا ہمارے لات و عزیٰ نے ہماری مدد نکی تمہارے خدا نے تمہاری
اعانت کی اب تم تیس بکریاں تین بار پٹکنے کی عوض لے لو آپ نے فرمایا میں بکریاں نہ لونگا اوس نے
کہا تم کیا چاہتے ہو فرمایا چاہتا ہوں کہ تو مسلمان ہو جا رکانہ نے کہا کوئی اور معجزہ دکھلاؤ کہ میں مسلمان

١٣٠

ہوون اوس جگہہ ایک درخت تھا آپ نے اوسکی طرف اشارہ کیا وہ درخت آپ کے پاس آیا اور آپ کو
سجدہ کیا رکانہ نے کہا تمنے بڑا معجزہ دکھلایا اب اوسے کہو اپنی جگہہ چلا جاوے آپ نے پھر اشارہ
کیا وہ اپنی جگہہ جا کھڑا ہوا آپ نے فرمایا اب رکانہ اب ایمان لا رکانہ نے کہا زنان عرب کے طعن سے مین
ڈرتا ہون وے مجھے کہینگی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکانہ کو پٹکا تو وہ اونسے ڈر کے مسلمان ہوگیا آپ وہان سے
پھرے اور ابوبکر عمر رضی اللہ عنہما سے جو آپ کی تلاش کو چلے تھے ملاقات ہوئی بعد استفسار کے یہ قصہ
آپ نے اونسے بیان فرمایا ان لوگون نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ زور و قوت مین مشہور ان
عرب سے ہی آپ نے اوسے کیونکر پٹکا فرمایا حق تعالی نے میری اعانت کی کہ مینے اوسے زمین پر دے مارا
اور شواہد النبوۃ مین ہی کہ رکانہ نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کے پاس جا کر کے کیا کہوگے
فرمایا کہونگا رکانہ کو مینے تین بار زمین پر دے مارا ہی رکانہ نے کہا اس بات سے تو میرا دل بہت چھوٹا
ہوتا ہی تم اس واقعے کو کچھہ اور طرح پر بیان کرنا آپ نے فرمایا مین جھوٹ کسطرح کہونگا رکانہ نے کہا تم
کبھی جھوٹ نہین بولتے ہو فرمایا نہین رکانہ نے ہاتھہ اپنا آپ کے ہاتھہ مین دیا اور مسلمان ہوگیا

روایت موضح القرآن مین ہی کہ فتح مکہ کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ مکے اور طائف
کے بیچ کافر جمع ہین لڑائی کو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن پر چلے دس ہزار مسلمان ساتھہ تھے اول سے
اور دو ہزار مل لیے مکے سے پہاڑون کے بیچ گذارا فوج کا تنگی سے تھا کم گذرنے لگے قوم ہوازن گردِ مین
تھے جب مکے والے گذرنے لگے وے اون پر آگرے یہ اولٹے بھاگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ساتھہ والے بھی بگڑ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیادے ہوکر جنگ کو مستعد ہوئے حضرت عباس نے
بلند آواز سے پکارا انصار کو اوس آواز پر مہاجر و انصار پہنچے تب لڑائی ہوئی اور اللہ نے فتح دی اول
کسی مسلمان نے کہا تھا کہ ہم تھوڑونکو بہت جگہہ فتح ملی ہی اب تو ہم دس ہزار ہین حق تعالی نے ادب دیا
کہ اسباب پر نظر نہ رکھین پھر اون کافرون مین بھی اکثر مسلمان ہوئے

فصل آٹھویں بیان جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبسم و حیا کا جسیم تبسمی اور اغماض نے کرنا کا

حیا رحیثم پوشی کرنے میں کر وہات شرعیہ اور منکرات سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے
اتوی اور اتم اور اکمل تھے روایت کی بخاری نے ابو سعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ کان النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرها فاذا رائ شیئا یکرهه
عرفناه فی وجهه یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ حیا میں کنواری عورت پردہ
نشین سے تھے جب کسی چیز کو آپ دیکھتے کہ وہ آپ کو ناخوش آتی تو ہم لوگ اوسکا اثر آپ کے چہرے سے
پہچان لیتے اگرچہ آپ مارے تبسم و حیا کے زبان سے کچھ نہیں کہتے او تھا میں ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لطیف الستر رقیق الظاہر تھے بسبب حیا اور کریم النفس ہونے کے کسی سے الستاذ آپ بھی
بات نہیں کرتے جو اوسے مکروہ معلوم ہوتی اور روایت کی ابو داؤد نے عائشہ صدیقہ ؓ سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کی ایسی بات سنتے جو آپ کو ناخوش آتی تو از روے حیا کے نام
اوسکا الکر نہ لیکر یہ فرماتے کہ کیا حال ہے فلانے کا کہ ایسی ویسی باتیں کہتا اور کرتا ہے بلکہ اشارۃً یوں
فرماتے کہ کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ ایسا ویسا کرتے یا کہتے ہیں یعنی اوس کام سے منع فرماتے او کہنے
والے کرنے والے کا نام نہ لیتے اور روایت ہے عائشہ صدیقہ ؓ کہتی ہیں کہ کبھی نہیں دیکھا میں نے نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ہنستے ہوئے کہ تمام منہ کھل جاوے یہاں تک کہ دیکھوں میں کوا آپ کا یعنی
ہنس منہ پھاڑ کر ہنستے تھے کتا کوا دکھائی دیتا اور نہیں ہنستے آپ مگر مسکراتے رواہ البخاری اور
روایت کی نسائی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک مرد آپ کے پاس کہ اوسکے کپڑے پر کچھ اثر
زردی کا تھا گویا کہ رنگ زعفرانی تھا کہ کسی عورت وغیرہ سے اسپر آگیا تھا پس آپ نے اوسکو کچھ نہیں فرمایا
کیونکہ آپ کسی کے روبرو مارے حیا کے ایسی بات نہیں فرماتے جو اوسکو مکروہ معلوم ہوتی پھر جب وہ اٹھ گیا

پاس سے چلا گیا آپ نے لوگوں سے فرمایا اگر تم لوگ اس سے کہدیتے تو اچھا تھا دھو ڈالتا یا اوتار ڈالتا

روایت شفا میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اسقدر حیا تھی کہ نظر آپ کی مارے حیا کے کسی کے مونہہ پر ٹھہر نہیں سکتی تھی اور جس چیز کا اظہار عادۃً برا ہوتا اگرچہ شرعاً اوسکے اظہار میں کچھ مضایقہ نہوتا مگر اوس سے بھی آپ بسبب شدت حیا کے اغماض کرتے اور اگر ایسے ہی کسی مسئلے میں کہنا اوسکا ضرور ہوتا تو صراحۃً نفرماتے بطور کنایہ کے ارشاد فرماتے جیسا عبدالرحمن بن زبیر کی بی بی کو فرمایا حتی تذوقی عسیلتہ ویذوق عسیلتک یعنی جب تک تو اوسکا شہد نہ چکھ لے اور وہ تیرا شہد نہ چکھ لے اول شوہر سے تو نکاح نہیں کر سکتی اور مارے حیا کے یہ نفرمایا کہ جب تک تو اوس سے جماع نکرے **روایت** ہے عایشہ صدیقہ سے کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بی بی کو طلاق باین دیا اسکے بعد عبدالرحمن بن زبیر نے اوس سے نکاح کیا پھر آئی وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں رفاعہ کے پاس تھی سو اوسنے مجھے طلاق دیا پھر مجھسے عبدالرحمن بن زبیر نے نکاح کیا سو قسم ہے خدا کی کہ اوسکے پاس نہیں ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر جیسے یہ ریشہ میری چادر کا اور ابوبکر صدیق آپ کے پاس بیٹھے تھے اور ابن سعید بن عاص حجرے کے دروازے پر بیٹھے تھے آپ کے پاس آنے کو پس خالد پکارنے لگے یا ابوبکر یا ابوبکر آیا تم جھڑکی نہیں دیتے اس عورت کو کیا بیجا کی بات بک رہی ہے آپ کے پاس اور آپ بسبب خلق کے سوائے مسکرانے کے کچھہ کہتے نتھے پھر اوسکو آپ نے فرمایا شاید تو چاہتی ہے کہ پھر رفاعہ کی طرف رجوع کرے سو ایسا نہوگا جب تک تو نہ چکھ لے شہد عبدالرحمن کا اور نہ چکھ لے عبدالرحمن شہد تیرا یعنی جب تک تو اوس سے صحبت نکرے رواہ البخاری

روایت نسیم الریاض میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب شدت حیا کے ستر عورت ہرگز کسی کے سامنے نکھولتے عایشہ صدیقہ جو آپ کی اشد محبوبہ تھیں اور برابر دن رات آپ کے ساتھہ رہتی تھیں وہ کہتی ہیں کہ میں نے کبھی ہرگز آپ کا ستر عورت ندیکھا جب عایشہ صدیقہ کے ساتھہ آپ کی حیا کا یہ حال تھا

تو دو مردوں کے ساتھ کھانا نہ کھاتے روایت شرح سفر السعادت اور تفسیر حسینی میں ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا ایک بکری اور چھوہارے اور ستو کا ولیمہ کیا
اور انس رض کو حکم دیا کہ طعام ولیمہ کی صحابہ کو دعوت دے پس لوگ آنے لگے جب لوگ آتے اور کھانا کھا کر
چلے جاتے پھر اور لوگ آتے اور کھانا کھا کر چلے جاتے چند لوگ کھانے کے بعد بیٹھ کر بات چیت کرنے
لگے اور زینب رضی اللہ عنہا ایک گوشہ خانہ میں ساعت تکلیف مکان کے رو بدیوار بیٹھی تھیں
آپ چاہتے تھے کہ یہ لوگ اب اپنے گھر کو جاتے مگر حیا سے کہہ نہ سکے آخر خود آپ مجلس سے اٹھ کر گئے
اور اکثر اصحاب بھی چلے گئے مگر تین شخص اسی طرح اپنی بات چیت میں مشغول رہے آپ در خانہ پر آئے پھر
اور ان کے دیر تک بیٹھنے سے آپ کو اذیت ہوئی مگر چونکہ آپ شدید الحیا تھے مارے حیا کے ان کو کہہ
نہ سکے کہ اس حال میں یہ آیت نازل ہوئی فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ
اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ روایت
ترمذی نے روایت کی عائشہ صدیقہ رض سے وہ فرماتی ہیں کہ آپ فحش بات کبھی نہ بولتے نہ تو بالطبع اور نہ
بتکلف اور نہ کبھی شور و غل کرتے بازاروں میں جیسے عادت عوام الناس کی ہے اور بدی کا بدلہ بدی سے نہ دیتے
بلکہ معاف کر دیتے اور اس سے درگذر فرماتے

فصل نویں بیان جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عدل اور امانت اور راست گوئی اور عفت کا

لیکن عدل و امانت اور عفت اور راست گوئی آپ کی سو اس میں یہ ہے کہ آپ اصل خلقت سے ایسا
بنے ہیں مردم اور اعدل و عفیف اور راست ترین مردم تھے حتی کہ آپ کے دشمن اور بیگانگان
آپ کو اور آپ قبل نبوت کے محمد الامین کہلاتے تھے صلی اللہ علیہ وسلم اس واسطے کہ جمع کیے تھے
حق تعالیٰ نے آپ میں اخلاق صالحہ روایت نسیم الریاض میں ہے کہ جب اختلاف کیا قریش نے

بوقت بنانے کعبہ کے کہ حجر اسود کو اوٹھاکر کون شخص اوسکی جگہہ پر رکھے سبھون نے اتفاق کیا اس بات پر کہ
جو پہلے آوے پھر وہ جو حکم کرے ہم سب اوسپر راضی ہین کہ ناگاہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
اور یہ قبل زمانہ نبوت کے تھا آپ اوسوقت مین پینتیس برس کے تھے سبھون نے کہا یہ محمد ہین یہ امین ہین
جو کچھہ یہ کہین ہم اوسپر راضی ہین پس آپ نے اون لوگونکو فرمایا کہ ایک کپڑا لاؤ اور اوسمین حجر اسود کو رکھکر
تم سب کے سب گھر کر پیچھے ایک ایک آدمی ملکر اوٹھاؤ لوگون نے ایسا ہی کیا پھر آپ نے حجر اسود کو اپنے دست مبارک
مین لیکر اوسکی جگہہ پر رکھا اور یہ واقعہ سال تولد فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا مین واقع ہوا انتہا **روایت**
شفا مین ہے کہ قبل زمانہ اسلام کے لوگ حکم بنلتے تھے آپ کو اور فرمایا آپ نے واللہ مین امین مشہور ہون
اہل آسمان اور زمین کے درمیان **روایت** شفا مین مروی ہے امیر المؤمنین علی رض سے کہ ابوجہل نے کہا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ مین تمکو نہین جھٹلاتا ہون مگر جسکو تم لے کے آئے ہو اوسے جھٹلاتا ہون پس نازل فرمائی حق تعالی
نے یہ آیت فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ **روایت**
بدر کی لڑائی کے دن اخنس بن شریق صحابی ملے ابوجہل سے پس کہا ای ابوجہل یہان ہمارے تمہارے
سوا کوئی نہین ہے کہ ہماری تمہاری بات سنے گا بھلا بتا تو تو سہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہین یا جھوٹے
ابوجہل نے کہا واللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہین کبھی جھوٹ نہین کہا **روایت** پوچھا ہرقل نے
ابوسفیان رض سے اوس حدیث مین کہ سوال کیا ہی اوسنے آپ کے احوال اور اوصاف سے اور سند پکڑی ہی
اوسنے آپ کی نبوت پر کہ آیا تم لوگ اونکو قبل اسکے کہ وہ دعوا نبوت کا کرین متہم جھوٹ کے ساتھہ
رکھتے تھے ابوسفیان نے کہا واللہ ہرگز انھون نے جھوٹ نہین کہا ہے ہرقل نے کہا جب وہ خلق سے
جھوٹ نکہے تو خدا پر کیونکر جھوٹ باندھے گا اور یہ حدیث بالتفصیل صحیح بخاری مین موجود ہے **روایت**
نسیم الریاض شرح شفا مین ہے کہ جب چاہا ابوجہل نے کہ سر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پتھر سے
توڑے پس جبرئیل علیہ السلام اوسکے سامنے آئے ابوجہل ہکا بکا ہوکر کھڑا رہ گیا اور ہاتھہ اوسکا پتھر لیے ہوئے اوسطرح

۱۳۵

ساتوین سپارہ مین سورۂ انعام ... مولوی سید فریدالدین ...

خشک ہو کر رہ گیا پس سنا اسکو نضر بن حارث نے پس کہا اوسنے یا معشر قریش واللہ کہ نازل ہوا تمہارے
اوپر ایک امر کہ اب تک تم اوسمیں کچھ حیلہ لا سکے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں میں جوان کم سن مرضی تمہارے
تم لوگوں سے نیک اعمال میں اور راست تر ہیں تم لوگوں سے بیچ اقوال میں اور بزرگ تر ہیں تمہارے امانت میں
یہاں تک کہ دیکھی تم لوگوں نے کنپٹیوں میں اونکے پیری اور لائے وہ تمہارے پاس جو لائے یعنی دین
و قرآن تب پس تم لوگوں نے کہا کہ وہ ساحر ہیں سو واللہ کہ وہ ساحر نہیں ہیں ہمنے بہت سے ساحروں کا
پھونکنا اور گرہ باندھنا دیکھا ہے اور تم لوگوں نے کہا کہ وہ کاہن ہیں سو واللہ کہ وہ کاہن نہیں ہیں ہمنے
بہت سے کاہنوں کو دیکھا ہے اور اونکے کلام مسجع اور قافیہ گویاں سے ہیں اور کہا تم لوگوں نے
کہ وہ شاعر ہیں سو قسم ہے خدا کی کہ وہ شاعر نہیں ہمنے بہت سے شعر دیکھے ہیں اور اوسکے سب اقسام
ہزج اور رجز وغیرہ سے ہیں اور کہا تمنے کہ وہ مجنون ہیں سو واللہ کہ وہ مجنون نہیں ہیں کچھ اونکا
کسی نے گلا گھونٹا نہیں اونکو کچھ وسوسہ نہیں اونھوں نے کسی کام میں فساد ڈالا نہیں تم لوگ لیاقال
تو دیکھو سو واللہ کہ تمہارے درمیان ایک امر عظیم نازل ہوا ہے اور یہ نضر بن حارث سب قریش کا سیلا سا
تھا قصہ رستم و اسفندیار کا یہی سے لے آیا تھا اور مجلس میں بیٹھکر کہتا تھا کہ جو کتاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم لے آئے ہیں وہ بہتر نہیں ہے اس قصے سے جو میں لایا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو لائے ہیں سو تو
اگلوں کے قصے ہیں اوسکی شان میں یہ آیت اوتری تھی اِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ
الْاَوَّلِیْنَ مگر کہنا اوسکا قریش کو از راہ عنایت الساق کے تھا **روایت** مدارج النبوۃ
میں ہے کہ ولید بن مغیرہ کہ رؤسائے کفار قریش سے تھا اکثر قرآن سنتا اور روتا اور کہتا میں بالیقین
جانتا ہوں کہ یہ نہ تو آدمی کا کلام ہے اور نہ آدمی کا بنایا ہوا ہے اس کلام میں ایک عجب تاثیر ہے اور دل
نشینی ہے جو اور کوئی کلام نہیں ہے **روایت** حارث بن عامر سرکش جھٹلاتا تھا آپ کو لوگوں کے
سامنے مگر جب اپنے گھر میں اکیلا ہوتا تھا تو گھر والوں سے کہتا تھا واللہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۳۶

یا ودود یا ذا العرش المجید یا مبدئ یا معید یا فعال لما یرید اسألك بنور وجهك الذی
ملأ ارکان عرشك واسألك بقدرتك التی قدرت بها علی خلقك وبرحمتك التی وسعت
کل شیء لا اله الا انت یا مغیث اغثنی اغثنی اغثنی الٰهی انت کریم وانی اثم عصیتك
فان تعذبنی فانی عبدك واهل له وان ترحمنی فانك غفور رحیم واهل له فافعل بنا اللّٰهم
ما انت اهل له ولا تفعل بنا ربنا ما نحن اهل له اللّٰهم وانی اسألك واتوسل الیك
بجاه سیدنا محمد صلی الله علیه وآله وسلم ان تغفر لی ولوالدی ولاخی الاعظم
المولوی **اصغر علی** ولاخی المعظم المولوی **محمد ناظر علی** ولاجدادی
واصهاری وان تکفینی بحلالك عن حرامك وتغنینی بفضلك عمن سواك ولا حاجة
یا الله من حوائج الدنیا والآخرة الا قضیتها ولا دینا الا ادیته ولا مریضا الا شفیته
اللّٰهم عز الظالم وقل الناصر اللّٰهم کثر العدو وقل الناصر وانت المطلع الحاضر
بمکنونات الضمائر فاحجبنی عن القوم الظالمین وادخلنا المدینة سالمین
منفرحین واحشرنا یوم القیامة من هناك یا الله مع اولیائك الصالحین

تاریخ ختم کتاب **ناصر المحسنین** از نتائج طبع وقاد نور حدیقۂ عظمت وبختیاری نور حدقۂ ابہت وکامگاری
صاحب دولت ومجد وجاہ حشمت وشوکت پناہ ہنر آگاہی گرہ کشای گوہر درج اقبال اختر برج اجلال
اقلیم عقل وذہانت را شاہی بر فلک حذاقت وفطانت ماہی بفضائل شتی بہرہ وری وامصار مشہور جناب
مولوی سید امیر حسن صاحب نائب کمشنر مقام بہاگل پور ابن پیر ارباب ذوق دستگیر اصحاب
[illegible] ناطق حقائق ولطف خلق الحق عارف عاشق عاشق صادق نیر برج ورع وعرفان گوہر درج
[illegible] اسم با معرفت وبا منقبل عقبی شہباز ملک یقین سیمرغ

۲۹

قطعۂ تاریخ

خاتمۂ کتاب

سید الاحبار سید الاخیار قریب و بعید بفضائل و کمالات مشہور مرتاضین بے ریا مستجاب الدعوات مستند جناب

حضرت مولانا سید شاہ امداد علی خان صاحب صدر اعلیٰ بہادر متوطن قائم

		قطعہ
طبیب واقف سر جانی نے	تحقیق مولوی ناصر علی نے	نتائج فکر جناب مولوی محمد علی صاحب
لکھا کیا خوب نسخہ روح افزا ہے	لکھے ہیں حسن خلق مصطفیٰ کے	دکھا کے ولولے طبع رسا کے
ملاحت کی حلاوت جی کی آفت	روایات اسکے ہیں سب معتبر	سبیل احسان اسکو گو تشریح ہے
ہوا حسن وہ نسخہ لکھنے کیا	الٰہی گر دل دلہائی مشتاق	یہ نسخہ ہے کہ حسن اخلاق
بہار حسن خلق مصطفائی	خدا تھے عیب سے یہ پائی	حسن کو فکر تاریخ آئی یکبار

۱۲۹۰ھ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ الحکیم العلیم و نصلی و نسلم علی الرسول الکریم صاحب الخلق العظیم کہ اسدن یہ رسالہ خیر و برکت کا مقالہ جامع جملۂ حمیدہ سوی محامد عادات سیدیہ مصطفویہ اسمی بہ جواہر شمائل و درۃ الحمدی متعلق آل الآدم سرگروہ محمدی

موسوم ناصر المحسنین فی اخلاق سید المرسلین مؤلفہ جناب حکمت مآب مستعدۃ العلمائی ماہر سر برآوردہ حکما حاذقین مستند علمائی زمان یگانۂ امثال و اقران ماہر فائق محقق بحر الفیض مدقق بحر جمیں اوصاف و تلقین تاب

روح صدق و یقین پیرو سنت مصطفوی مفاد و سیادت مآب سوی مستجمع فضائل معنوی و صوری مولانا حکیم محمد ناصر علی صاحب پوری مدام برکاتہ و عمت عائدتہ باہتمام اخی عمران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد حسن خان محمد داسعدی بحکم العمران سے مطبع نظامی دہلی کا بیو عشرہ اخیرہ رمضان المبارک ۱۲۹۰ ہجری

خانتا ہوں کہ چھپکر مطبوع طبائع خاص و عام و مقبول جملہ انام ہوا فقط

الحمد للہ

یہ کتاب چھپی ہوئی ہے

[illegible]

محمد عبد الرحمن خان حسنی

عبدالرحمن بن حاجی محمد حسن خان

6198

جدول مزیل اغلاط نامہ المحسنین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	الیشرلی	الیشیرلی
۲	۹	نبیتینا	نبیتینا
۴	۱۰	باناک	بانک
۴	۱۵	رحمتہ	رحمتہ
۶	۱	آپ	آب
[illegible]	۵	ہستے	ہنستے
۹	۱۸	خلعت	خلت
۱۰	۷	بین	بین جہد
۱۳	۱۰	ہدایتہ	ہدایت کر
۲۵	۲	جناب	خباب
۳۰	۷	ہوامی	ہوتوعمامی
۳۲	۱۱	ہاسے	ہنسے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۷	۱۳	ہوئیں	ہوویں
۶۱	۱۴	علامتہ شترنا	علامتے مذکرنا
۶۴	۴	استو	استوی
۷۱	۳	داتون	داتون
۷۳	۲	چھوڑ	چھوڑا
۸۶	۸	نافت	یافت
۹۱	۶	آنا	آنا
۱۰۹	۸	تقط	قط
۱۲۷	۱۳	چپا	چھپا
۱۲۶	۱۶	تاخت	تاخت
۱۳۰	۱۶	او	اور
۱۳۷	۱۷	سنے	سکے

مخمس نعتیہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سنہ ۱۲۸۹ ہجری